تجلیات
رحمتِ عالم
منظوم
تعارف: از شاہ معین الدین احمد ندویؒ، شبلی منزل، اعظم گڑھ
تقریظ: از سید شاہ شاہد فاخریؒ، دائرہ شاہ اجمل، الہ آباد
تبصرہ: از مولانا ابوالحسن علی ندوی، لکھنؤ
مصنف: مولانا حکیم سید محمد مصلح الدین ثاقبؒ
ناشر: ایس۔ اے کاظمی، ریٹائرڈ آفیسر ریلویز
پتہ: ڈاکٹر سید رضوان اللہ کاظمی، ۲۲۲ پہاڑپور اعظم گڑھ ۲۷۶۰۰۱

تجلیات رحمتِ عالم

منظوم

تعارف: مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی ناظم دار المصنفین اعظم گڈھ

تقریظ: مولانا شاہ سید شاہد فاخری سجادہ نشین دائرہ شاہ اجمل۔ الہ آباد

تبصرہ: رہبر ملت مولانا ابو الحسن علی ندوی ناظم ندوۃ العلماء۔ لکھنؤ

(از)

اعلیٰ حضرت قبلہ مولانا حکیم سید محمد مصلح الدین ثاقب سنّی

فارغ دیوبند، یونیورسٹیز لکھنؤ، الہ آباد، علی گڈھ

مصنف درود اعلیٰ غیر منقوط، مترجم طبی کشکول وغیرہ

کیلی گرافر ریسرچ یونٹ اجمل خاں طبیہ کالج علی گڈھ

(مترجم وناشر)

سید محمد علاء الدین۔ کاظمی۔ ریٹائرڈ ریلوے آفیسر سنّی

222 پہاڑپور۔ قصاب ٹولہ۔ اعظم گڈھ 276001

سن طباعت ۱۹۹۳ء — ھدیہ — علاوہ محصول ڈاک

تمت

ماخذ

قرآن عظیم۔ بخاری شریف۔ مسلم شریف
مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی شریف۔ زاد المعاد
سیرۃ النبیؐ۔ یکم تا ہفتم، از مولانا شبلی نعمانیؒ و حضرت
مولانا سید سلیمان ندویؒ قدس سرہٗ۔ و مدارج النبوۃ۔
از حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ۔

وغیرہ۔ وغیرہ

یہ کتاب

فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی

حکومت اترپردیش

کے

مالی تعاون

سے

شائع ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

پیش نظر صحیفۂ متبرکہ تجلیات رحمت عالمؐ (منظوم) کے مفید عام اور مستند ہونے کا یہی کافی ثبوت ہے کہ دار المصنفین شبلی اکاڈمی۔ اعظم گڈھ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قبلہ شاہ معین الدین احمد ندوی نے خود اسکا تعارف تحریر فرمایا ہے۔ اور سجادہ نشین دارۃ اجمل الہ آباد کے جناب قبلہ سید محمد شاہد فاخری صاحب ایم۔ایل۔اے نے تقریظ تحریر فرمائی ہے۔ اور مزید برآں ملت اسلامیہ کے موجودہ سربراہ قبلہ مولانا سید ابو الحسن علی ندوی ناظم اعلی ندوۃ العلماء لکھنؤ نے تبصرہ تحریر فرمایا ہے۔

صحیفہ متبرکہ کی چند خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ تمام واقعات قرآن عظیم و احادیث و دیگر مستند کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔

۲۔ اس کی زبان منظوم رکھی گئی ہے۔

۳۔ حصہ اول میں حمد باری تعالیٰ ہے، جس میں پورے اسمائے حسنہ بالترتیب آگئے ہیں، جس کے پڑھنے سے قاری جنت کا حقدار بن جاتا ہے۔

۴۔ حصۂ دوم میں حضور سرورِ کائنات باعثِ موجودات۔ شاہنشاہِ دو عالم سیدنا و مولانا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و الہٖ وسلم کی بعثت کے پس منظر سے لے کر ولادت باسعادت۔ سراپائے صورتِ زیبا بالترتیب الاعضاء۔ ملبوسات اطہر۔ رفتار و گفتار۔ ماکولات مشروبات۔ عادات و اطوار۔ خصائل و شمائل۔ عبادات و اسوۂ رسول کے بیشتر..... عنوانات پیش کئے گئے ہیں۔

۵۔ حصۂ سوم میں واقعات معراج شریف اور اس کے کوائف و مناظر دکھائے گئے ہیں۔

۶۔ حصہ چہارم میں وجوہات و واقعاتِ ہجرت پیش کئے گئے ہیں۔

۷۔ حصہ پنجم میں ذکر غروبِ آفتابِ نبوت اور اسکے مناظر پیش کئے گئے ہیں، اور آخر میں حضور خاتم النبیین کے رفیق الاوّل والآخر امیر المومنین سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی شان اقدس میں ایک منقبت پیش کی گئی ہے۔

۸۔ تمام واقعات و مناظر کچھ اس طرح پیش کئے گئے ہیں گویا قاری صحابۂ کرام میں شامل ہے اور خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ فرما رہا ہے۔

۹۔ عالمانہ اور مشکل الفاظ کے عام فہم معنی انھیں الفاظ کے نیچے درج کر دیئے گئے ہیں۔

۱۰۔ متنازعہ فیہ روایات سے گریز کیا گیا ہے۔ تاکہ عالم اسلام کے تمام مسالک اس سے استفادہ فرمائیں اور آپسی یکجہتی قائم رہے۔

آپ صاحبانِ ایمان و عاشقانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مودبانہ گذارش ہے کہ اس صحیفۂ متبرکہ کی تبلیغ و ترویج میں حصہ دار بنیں

اپنے گھروں میں ۔ مجالس میں ۔عید میلاد النبی کے مواقع پر اور مکاتیبِ اسلامیہ کے اونچے درجات میں جگہ دیں ۔تاکہ نونہالان ملت ابراہیمیہ کے دلوں اور دماغوں میں رسول اور اسوۂ رسول کا ایک نقش دوام منقش ہوجائے اور وہ حیات طیبہ کی عام معلومات سے واقف ہوجائیں اور حتی الوسیع پیروی کی کوشش کریں ۔

یہ صحیفہ انھیں جذبات کے تحت مرتب کیا گیا تھا ۔

اس صحیفہ کی آمدنی بنام مؤلف مرحوم و دیگر بزرگانِ دین ومعاونین اور دیگر کارخیر کے لئے وقف ہے ۔

ناشر

سید محمد علاء الدین

ریٹائرڈ گورنمنٹ آفیسر

ملنے کا پتہ ۔ ڈاکٹر سید محمد رضوان اللہ کاظمی

(۲۲۲ بہاڑ پور ۔قصّاب ٹولہ ۔اعظم گڈھ)

پن ۔ ۲۷۶۰۰۱

تعارف

ہمارے شہر (اعظم گڈھ) کے نامور طبیب مولانا حکیم سید مصلح الدین صاحب کاظمی شعر وسخن کا فطری ذوق رکھتے ہیں اوزان کا کلام محض شاعری نہیں بلکہ ان کے فن کی نسبت سے حکیمانہ ہوتا ہے۔ وہ متعدد نظموں کے مصنف ہیں، اب انھوں نے حمد و نعت کا ایک گلدستۂ عقیدت اور دنیائے انسانیت کے طبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا جمال آراستہ کیا ہے۔ اس میدان میں اور شعرا نے بھی اپنی شاعری کے جوہر دکھائے ہیں لیکن ان میں حقیقت کم اور شاعری زیادہ ہے۔ حکیم صاحب عالم بھی ہیں اور شمائل نبوی کی روایات پر ان کی پوری نظر ہے اس لئے انھوں نے حقیقت نگاری کا زیادہ لحاظ رکھا ہے اور جو کچھ لکھا ہے وہ شمائل کی صحیح روایات کی روشنی میں لکھا ہے، اور یہ روایتیں حواشی میں مع ترجمہ کے نقل کردی ہیں، یہ اس سراپا کی سب سے بڑی خصوصیت ہے جو اردو کی اس قبیل کی نظموں میں مشکل سے مل سکتی ہے۔ ایسی واقعاتی نظموں میں جنمیں حقیقت نگاری کا اتنا اہتمام ادبی پہلو کا سنبھالنا بہت مشکل ہوتا ہے، پھر جب اس کا لکھنے والا عالم دین اور اس کے مخاطب خواص ہوں، اس لئے ان نظموں کی زبان قدرتاً عالمانہ ہے پھر بھی حکیم صاحب نے ایک ماہر طبیب کی طرح اس دار وئے شفا کو ادبی چاشنی سے مفرح اور خوشگوار بنانے کی پوری کوشش کی ہے اور یہ نظم اپنے روحانی فوائد کے لحاظ سے اکسیر کی حیثیت رکھتی ہے اس کے لئے کسی طویل تعارف کی ضرورت نہیں ناظرین کو خود ان نظموں کی خوبی کا اندازہ ہوجائیگا مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔

معین الدین احمد ندوی
دارالمصنفین اعظم گڈھ
۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء

تقریظ

تجلیات رحمت عالم (منظوم)

حضرت مولانا شاہ محمد شاہد فاخری مدظلہم سجادہ نشین ادارۂ شاہ اجمل الہ آباد
کی نظر میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا خیال ہے کہ کبھی کبھی ولولۂ عقیدت اور جوش محبت سے ایسی چیزیں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو جاتی ہیں جن کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی یا مشکل سے ملتی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی والہانہ کیفیت بعض ماہرین علوم کو اس میدان میں لاکر کھڑا کر دیتی ہے۔ صحابہ کرام کی زبان مبارک سے مدح سرکار دو عالم میں قصیدہ مدحیہ نکلنا اور اس کا اولیاء کرام کے اوراد و وظائف کا جزو بن جانا مشہور ہے۔ اُردو میں محسن کاکوروی کا نئے انداز میں سراپائے حضور رکھنا آنکھوں کے سامنے ہے۔

حضرت مولانا حکیم سید مصلح الدین ثاقب کاظمی صاحب کا وجود علمائے حق کیلئے سرمایۂ افتخار ہے کہ حکیم صاحب موصوف نے اس سے پہلے ایک نادر درود شریف غیر منقوط (مترجم) مرتب فرمایا تھا اور اب گلدستہ حمد و نعت مع سراپا پاک و سیرت پاک کی تصنیف واقعی حیرت انگیز کمال کی مظہر ہے۔

مدح، مداح رسول کی اس خدمت کے لئے میرا قلم کانپ رہا ہے اور کچھ زیادہ لکھنے سے عاجز ہوں۔ بس دعا ہے کہ رب العزت حکیم مولانا سید مصلح الدین صاحب کو آغوش مصطفوی کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ اے اللہ انھیں اس کا اجر عطا فرما، اے سید رسلؐ اسکو قبول فرمالے، اے غوث پاکؒ اور خواجہ اجمیریؒ، روحانیت سید مصلح الدین کو دربار رسول میں پیش کرکے انکو صلہ محبت کا حقدار بنادے، سید پھلے پھولے اور پروان چڑھے۔ آمین

شاہد فاخری

سجادہ نشین دائرہ شاہ اجمل، الہ آباد، ۱۹ر جنوری ۱۹۶۸ء

تبصرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، امابعد

حکیم سید محمد مصلح الدین صاحب ثاقبؔ کاظمی مرحوم ان باتوفیق شاعروں اور عالموں میں تھے جنھوں نے اپنی علمی قابلیت اور شعری صلاحیت کے اظہار کے لئے نعت اور صلوٰۃ وسلام کے میدان کا انتخاب کیا اور اپنی ذات اور محنت کو اس پر صرف کر کے اپنے لئے وسیلۂ نجات اور ترقی درجات کا سامان کیا، ایسے لوگ تو بہت تھے اور ہیں جن کو اصناف شاعری اور ردیف وقوافی پر نیز صنائع و بدائع اور استعارات و تشبیہات پر غیر معمولی دسترس حاصل تھی، وہ اگر غیر منقوط اشعار لکھنا چاہتے تو غیر منقوط لکھ سکتے تھے، اور اگر غیر منقوط سے بالکلیہ احتراز کرنا چاہتے تو اس میں بھی کامیاب ہو جاتے لیکن انھوں نے اپنے اس کمال کو فانی شخصیتوں اور حقیر مقاصد کے لئے وقف کر دیا، لیکن حکیم صاحب نے اپنے اندرونی جذبہ اور ذات نبوی سے شیفتگی کی بنا پر حضرت محسن کاکوروی کے نقش قدم پر چل کر اس کو ایسی ذات کے لئے وقف کر دیا جس کی بہار کو خزاں اور جس کے کمال کو زوال نہیں، اس میں کامیابی وناکامی کا سوال نہیں، اس راہ کا ہر چلنے والا خواہ رفتاں وخیزاں چلے کامیاب وبامراد ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجے بلند فرمائے اور ان کی کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔

ابوالحسن علی ندوی

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

۲۴ اپریل ۱۹۷۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واردات قلبی

منجانب رب العزت دل میں شوق پیدا ہوا کہ اپنے نام کی مناسبت سے اپنی حیات مستعار میں ایک ایسی چھوٹی مگر نہایت مستند کتاب مرتب کی جائے جو تمام بنی نوع انسان کو اخلاق حسنہ کی تعلیم و ترغیب دیکر انسانِ کامل بنانے میں رہبری کرسکے اور چونکہ اشعار عموماً شوق ذوق سے پڑھے جاتے ہیں، اسلئے اس کتاب کی زبان اگر منظوم ہو تو زیادہ بہتر

اس مقصد کے حصول کے لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا جیتا جاگتا ۔ چلتا پھرتا ۔ کھاتا پیتا ۔ اٹھتا بیٹھتا ۔ سوتا جاگتا نمونہ، قدرت آنکھوں کے سامنے رکھا جائے کہ تمام لوگ آسانی سے اس کی پیروی کرسکیں اور اس کام کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت زیبا آپ کے عادات و اطوار اور آپ کے شمائل و خصائل اور آپ کی پوری حیات طیبہ سے بڑھ کر اور کوئی شاہکار قدرت نظر نہیں آیا ۔ جو آج بھی بفضلہ تعالیٰ پوری طرح محفوظ موجود ہے، چنانچہ اپنی علمی بے بضاعتی کے باوجود.... انھیں میں سے اکثر عنوانات ۔ جو احادیث سے بھی ثابت ہیں اور عالم اسلام کے تمام مسالک سے بھی متفق ہیں۔ اخذ کرکے منظوم کردیئے گئے ہیں،

صورت زیبا کے عنوانات میں ہر عضوئے پاک کے لئے احادیث میں

جن الفاظ میں تعریف فرمائی گئی ہے، ان عربی الفاظ کا قائم رکھنا اس لئے مناسب معلوم ہوا تاکہ اہل علم حضرات کے لئے حوالہ کا کام دے سکیں اور عوام کے لئے انھیں الفاظ کے نیچے معنی بھی دیدیئے گئے ہیں، اور آگے کے بندوں میں مترادف اردو الفاظ میں عام فہم بنا دیا گیا ہے۔

مضامین کی مناسبت سے اس کتاب کا نام "تجلیات رحمتِ عالم منظوم" رکھنا مناسب معلوم ہوا،

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات با برکات سے کامل یقین ہے کہ قارئین گرامی و فدایانِ رسول ﷺ شوق سے خود بھی پڑھیں گے اور اپنے مدارس و اسکولوں کی آٹھویں جماعت کے نصاب میں نظم کی جگہ پر شامل فرمائیں گے۔ تاکہ نونہالان ملت اسلامیہ آج کے کفر والحاد کے زمانہ میں اپنے آقا و مولا نبی کریم ﷺ کی صورت زیبا۔ عادات و اطوار... شمائل و فضائل سے بخوبی واقف ہو کر اس کو اپنانے کی کوشش کر سکیں اور ساتھ ساتھ اپنے ادبی لیاقت میں بھی اضافہ کر سکیں۔

اہل علم حضرات گرامی سے گذارش ہے کہ میری کوتاہیوں اور غلطیوں کو نظر انداز فرما کر اپنی قیمتی آراء سے سرفراز فرمائیں۔

اس صحیفہ کی تیاری میں میرے برادرِ خورد جناب سید محمد علاء الدین صاحب سلمہٗ نے میری بڑی مدد فرمائی ہے آپ ریلوے کے محکمہ میں کسی اونچی جگہ پر فائز ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انھیں اجر عظیم سے نوازیں ۔ آمین

آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ میری اس ادنی

کوشش کو اپنے حبیب لبیب کے صدقہ میں قبول فرمائیں، اور تمام قائیں و معاونین کی خطاؤں کو معاف فرماکر مغفرت فرمائیں۔
ثم آمین

جَزَاكَ اللهُ فِي الدَّارَيْنِ خَيْرًا

کمترین حافظ مولوی حکیم سید محمد مصلح الدین ثاقب
فارغ دیوبند اور یونیورسٹیز لکھنؤ۔ الہ آباد۔ علی گڑھ
کیلی گرافر۔ اجمل خان طبیہ کالج ریسرچ سکشن مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

متوطن ـ ۲۲۲ ـ پہاڑ پور ـ قصاب ٹولہ ـ شہر اعظم گڑھ
276001

مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۷۳ء۔

انتسابات

حصۂ حمد اپنے والد بزرگوار مرحوم کے نام

اور

حصۂ نعت اپنی والدہ مرحومہ کے نام معنون کرتا ہوں،

اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے۔ آمین

حکیم مولوی محمد مصلح الدین کاظمی غفرلہٗ سنی

کچھ مصنف کے بارے میں

از قلم سید محمد علاء الدین کاظمی۔ برادر خورد مصنف مرحوم۔

ولادت ۱۹۱۳ء یا ۱۹۱۴ء میں ایک زمیندار سید گھرانے میں ہوئی۔ بڑی خوشیاں منائی گئیں، صدقے خیرات بانٹی گئیں،

نام سید محمد مصلح الدین۔ بعد میں تخلص ثاقب ہوا۔

نسب نامہ خاندانی شجرہ میں سلسلہ نسب امام عالی مقام حضرت موسیٰ کاظمؓ سے ملتا ہے۔

وطن موضع کوٹھیا معافی (عطیہ شاہان اودھ) تحصیل گھوسی۔ نزد فتح پور تال رتوے۔ تھانہ مدھوبن ضلع اعظم گڑھ

تعلیم اردو۔ فارسی۔ حفظ قرآن گھر پر۔ عربی مقامی اسلامی مدارس میں۔ فراغت دیوبند سے بحیات اساتذہ محترم حضرت مولانا سید محمد طیبؒ و مولانا سید حسین احمد مدنیؒ و دیگر..... حضرات وقت۔
منشی، مولوی، عالم، فاضل انگریزی کی سندات یونیورسٹیز لکھنؤ الہ آباد۔ علی گڑھ سے حاصل فرمائیں۔ طب لکھنؤ سے۔ رجسٹریشن کلاس اے لکھنؤ میڈیسن بورڈ یو پی سے۔

مطب ہاؤس جاب گورکھپور میں حکیم وجیہہ اللہ صاحب مرحوم کے مطب میں محلہ گھاسی کٹرہ تقریباً دو سال۔

مسلک | اہل سنت والجماعت۔

حلیۂ مبارک | میانہ قد۔ نورانی چہرہ۔ گورا رنگ۔ گردوال داڑھی۔ تراشیدہ موںچھیں۔ اعضا متناسب۔ آواز بلند۔

لباس | کرتا۔ پاجامہ۔ شلوار۔ شیروانی۔ تہبند۔ کشتی نما ٹوپی۔ جیب میں گھڑی۔ ایک چھوٹی کنگھی۔ پاؤں میں موزہ۔ پیر میں لکھنوی یا سلیم شاہی جوتے۔

ذاتی حالات و خصائل | مزاجاً بُردبار۔ راست گو۔ خوش پوش۔ خوش خور۔ مہمان نواز۔ سخی۔ خداترس۔ غریب نواز۔ ایثار و قربانی کا مجسمہ۔ حوائجِ ضروریہ کے علاوہ ہمہ وقت باوضو رہتے مسواک کے عادی۔ فرائض و نوافل میں کثرت اسوۂ رسولِ اکرمؐ کے پابند۔
آپ کی اہلیہ اور ایک لڑکی آپ کی زندگی میں ہی اللہ کو پیاری ہو چکی تھیں، اور کوئی اولاد نہیں تھی۔

مشغلہ | مطب کرنا۔ علمی۔ ادبی۔ سیاسی۔ قومی۔ سماجی مجالس میں ا
مشاعروں میں شرکت فرماتے۔
دارالمصنفین شبلی اکاڈمی سے خاص عقیدت تھی۔ اور ہر جم
پابندی سے مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی اور مول
صباح الدین عبدالرحمٰن ندوی و مولانا قبلہ ضیاء الدین
اصلاحی کی ملاقات کرنا ضروری تھا۔

تصانیف | کئی طبی کتابیں شائع کیں۔ درود اعلیٰ غیر منقوط مترجم
کر کے شائع کیں۔ پھر مسودہ تجلیاتِ رحمت عالم منظوم

فرمایا، جو اُن کی حیات میں طبع نہ ہو سکی اور اب چھپی ہے۔

ملازمت ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۳ء تک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اجمل خان طبیہ کالج کے شعبہ ریسرچ میں کیلی گرافر کے فرائض بحُسن وخوبی انجام دیتے رہے تھے۔

وصیت اپنے آخری ایام میں مجھے وصیت فرمائی کہ میرے مسودہ "تجلیات رحمت عالم منظوم" کو شائع کرکے عوام الناس تک پہونچانے کی کوشش کرنا۔ اور میں نے وعدہ بھی کر دیا تھا کہ انشاءاللہ پوری کوشش کی جائے گی۔

سفر آخرت مارچ ۱۹۷۳ء میں مرض الموت میں مبتلا ہو کر، جون ۱۹۷۳ء بعمر تقریبًا ساٹھ سال بوقت صبح صادق کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے اس عاشق رسول کی روح پاک جسد خاکی سے اسطرح پرواز کر گئی گویا نیند آگئی ہو۔ طبیہ کالج میں بے حد غم منایا گیا اور کنڈولنس میٹنگ کی گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

سید محمد علاءالدین۔ برادر خورد مولانا مرحوم
۲۲۲ پہاڑ پور۔ قصاب ٹولہ۔ شہر اعظم گڑھ
پن۔ ۲۷۶۰۰۱
مورخہ ۱۰ ؍ دسمبر ۱۹۹۲ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حصّہ اوّل

حمد شریف مع اسمائے حُسنہ [1]

کروں جُراَتِ حمد اس منہ سے کیونکر — جو منہ بن چکا ہے معاصی کا مصدر
مجھے ہمّتِ حمدِ باری ہو کیونکر — کہ ہوں غرق بحرِ گنہ میں سراسر
میں ادنیٰ تریں اور وہ ذاتِ عالی — میں اک عبد عاصی وہ اللہ اکبر

وہ اللہ رَحْمٰن رَحِیْم اور طَاھِرٌ
لَہُ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ اَوَّل وَ آخِرٌ

زباں اپنی بے باک و گستاخ ولاغی — دِل اپنا گنہ گار و بدکار و خود سر
کہاں میں کہاں اس کی ذاتِ معلّٰی — کہاں میں کہاں صاحبِ عرشِ اکبر
ملک اور سلام اور قدّوس مُومِن — مہیمن عزیز اور جبّار و داور

مُتَکَبِّر و خَالِقٌ وَ بَارِیٌ وَ بَرٌ
لَہُ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ اَوَّل و آخِرٌ

---

[1] اَسْمَاءُ لِلّٰہِ تَعَالٰی الْحُسْنٰی اَلَّتِیْ اُمِرْنَا بِالدُّعَاءِ بِھَا تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصٰھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ وَ غَیْرُ ھُمَا ○

ترجمہ :- نام باری تعالیٰ کے اچھے، جن کے ساتھ حکم ہوا ہم کو دعا مانگنے کا۔ ننانوے نام ہیں۔ جو یاد کرے گا ان کو داخل ہوگا بہشت میں۔ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم اور دوسرے محدثین نے۔

ہر اک عضو اپنا گنا ہوں میں شاطر
خباثت کا مرکز شرارت کا محور
کہاں وہ خدا اور کہاں مجھ سا بندہ
کہاں ربِّ خالق کہاں خلق کمتر
مصوّر و غفّار وقہّار مُطلق
وہ وہّاب رزّاق فتّاح یکسر
علیم اور قابض و باسط و خافض
لہ الحمد والمجد اوّل و آخر

کہاں میری پستی کہاں وہ بلندی
کہاں ایک چونٹی کہاں بازشہ پر
جہاں ہوں ملائک کی ارواح لرزاں
جہاں عقلِ پیغمبری مُتحیّر !
وہ الرافع المعزّ المذلّ
سَمیعٌ بصیرٌ حَکَم اور عدلٌ
لَطِیفٌ خَبِیرٌ حَلِیمٌ مُدَبِّر
لہ الحمد والمجد واوّل وآخر

کہاں ایک رائی کہاں ایک پربت
کہاں ایک ذرّہ کہاں وسعتِ بر
کہاں میری خُردی کہاں وہ بزرگی
کہاں ایک قطرہ کہاں اک سمندر
عظیمٌ غفورٌ شکورٌ العَلیٌّ
کبیرٌ حفیظٌ مقیتٌ حسیبٌ
جلیلٌ کریمٌ رقیب اور ناظر
لہ الحمد والمجد اوّل و آخر

کہاں کرمکِ شب کہاں بدرانور کہاں اک دیا اور کہاں شمس خاور
میں نادان ظالم فقیر اور عاجز وہ دانا وہ عاقل غنی اور قادر
مُجیبؔ اور وَاسِعؔ حَکیمؔ وَدُودؔ مجید اور باعث شھید اور اَلْحَقْ
وَکیل و قویؔ مَتِینؔ اور قاھِرْ
له الحمد والمجد اوّل و آخر

مضامین لاؤں تو لاؤں کہاں سے خیالات ہیں پست ذات اسکی برتر
جو عنوان سوچوں تو کس طرح سوچوں دماغ اپنا مختل ہے وہ ذات اطہر
وَلِی اور حمید اور مُحصیٔ خِلقتْ وہ مُبدی معید اور مُحیِیٔ مَیّتْ
مُمیتْ اور اَلحیُّ قَیُّومْ و قَادِر
له الحمد والمجد اوّل و آخر

وہ باقی میں فانی وہ قائم میں آنی میں ممکن وہ واجب عرض میں وہ جوہر
میں عابد وہ معبود و خلّاق اعلم میں محتاج روزی وہ رزّاق اکبر
وہ واجد وہ ماجد وہ واحد و یکتا احد اور صمد مقتدر اور قادر
مُقدّم مُؤخّر وہ اوّل و آخر
له الحمد والمجد اوّل و آخر

شب و[1] روز مہر و مہ و آب و آتش
زمین و پہاڑ و سما ، و سمندر

غرض دونوں عالم کے سارے عناصر
نمونے ہیں جس کی خدائی کے یکسر

وہ ظاہر و باطن وہ والی وہ آمر
وہ ہے مُتعَالی وہ توّاب و برّ

وہ ہے مُنتقِم عفو فرمائے اغفر

لہ الحمد والمجد اوّل و آخر

طلسمِ جہاں جس کی اک کُن سے[2] پیدا
یہ کونین ہیں جس کی صنعت کے منظر

عدم کو وجود اس کی قدرت نے بخشا
اسی کے ہیں انعام لعل اور گوہر

رءوف اور ہے مالک الملک بیشک
وہ ہے ذُوالجلال اور اکرام و مُقسِط

وہ جامِعُ غنی اور مُغنی اغنر

لہ الحمد والمجد اوّل و آخر

---

[1] سورہ تبارک الذی ، سورہ یونس ، سورہ انعام ، سورہ ق ، سورہ الاعراف ، سورہ الرعد وغیرہ میں پوری تفصیلات بیان فرمائی گئی ہیں۔

[2] اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون ۔ (القرآن)

ترجمہ :- جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کے بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو فرماتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔

وہ تخلیقِ عالم کا پہلا[1] نمونہ — وہی نور جو خلق میں اولیں تر

یہاں بے سہاروں کا ہے جو سہارا — وہاں ہوگا جو شافعِ روزِ محشر

وہ طٰہٰ و یٰسٓ لقب پانے والا — وہی صاحبِ قابَ قوسین سرور

نبیِ مکرّم رسولِ مُفخّر

فصلِّ علیہِ وبارِکْ وسلِّم

مقامِ بلند اور محمود[2] والا — وہ مخلوق میں دونوں عالم کا افسر

غریبوں کا ملجا یتیموں کا مولیٰ — ضعیفوں کا ماویٰ مساکیں کا یاور

جسے حق نے محبوب اپنا بنایا — دو عالم میں جو ذات ہے منتخب تر

مرفع معلی مقدس مطہر

فَصَلِّ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

---

[1] کما جاء فی الروایۃ الصحیحہ : اول ما خلق اللہ نوری

ترجمہ :۔ صحیح حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا۔

[2] کما قال اللہ تعالیٰ الحُسنیٰ: ان یبعثک ربک مقاما محمودا

عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود سے نوازے گا۔ (قرآن عظیم)

رَفَعنَا لَكَ ذِکْرَکَ شان جس کی   دلیلِ رسالت ہے قرآن جس پر

کہا جس کو قرآن نے "خُلقِ اعظم"[1]   تمنّا میں تھے جس کی موسیٰ پیمبر

جو ہے اصل میں وجہ تخلیق خلقت[2]   جہاں فخر فرمائیں جبریلؑ اتر کر

وہی مہبط (اترنے کی جگہ) وحی و پیغام اطہر

فَصَلِّ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلِّم

وہی فخر گیتی امام الائمہ (تمام اماموں کے امام)   بنے مقتدی جس کے سارے پیمبر

یہاں بھوک میں جس نے بخشی تھی سیری   وہاں پیاس میں قاسم جامِ کوثر

مسلّم ہے جو رحمت ہر دو عالم   جو ہے مومنوں پر بالفاظ داور

رؤف مجسّم رحیم مُفخّر

فَصَلِّ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلِّم

---

[1] قال اللہ تعالیٰ انک لعلیٰ خلق عظیم

(اے پیغمبر آپ اخلاق کے بلند ترین درجہ پر فائز ہیں) (قرآن عظیم)

[2] لولاک لما خلقت الافلاک

اگر آپ نہ ہوتے یہ سارے عالم پیدا نہ کئے جاتے۔ (قرآن عظیم)

وہ لاہوت کا ارمغانِ گرامی | جو ناسوت میں نور عرش منوّر
عالم بالا — نایاب تحفہ | دنیا۔ زمین

بیان اس کی اوصاف کا غیر ممکن | جو اللہ کے بعد ہو سب سے بہتر

اسی کے سہارے اسی کے بھروسے | یہ دُرہائے منظوم لایا پرو کر

مُصفّیٰ مُذکّیٰ مُقدّس مُطہّر

صَلّ علیہ وبارک وسلّم

مجھے خود مجالِ گذاش نہیں ہے | وسیلہ کے صدقے میں ہو فضل مجھ پر

تری مغفرت ہے محیطِ دو عالم | تری شان رحمت ہے غالب غضب پر

میں ننگِ خلائق سہی میرے مولیٰ | مگر ہے وسیلہ مرا سب سے بڑھ کر

مُبارک مُعجّب مُجنّس مُعنبر

صَلّ علیہ وبارک وسلّم

خطاکار ثاقب زبان صاف کر لے | ذرا جلد پڑھ لے درود مُطہّر

کہ پھر بیان سراپائے اقدس | طہور اس سے بڑھ کر نہیں کوئی اطہر

یہ وہ نور ہے جس کا ہر ایک ذرّہ | ہے صد رشک انوار مہرِ منوّر

مُبارک مُکرّم مُعظّم مُطہّر

صَلِّ عَلَیہ وَبارِک وَسَلِّم

وسیلہ اور اسمائے حسنہ کے صدقے — خطائیں مری اے خدا در گذر کر
مجھے اور مری قوم کو بخش دینا — ہر اک عبد مومن پہ اپنا کرم کر
میں جس درجہ چھوٹا حقیر اور احقر — وسیلہ ہے اتنا ہی اعلیٰ و اکبر

عزیزٌ وحَرِیصٌ وشفیعٌ ومُذکِّرٌ
فَصَلِّ علیہِ و بَارِکْ وسَلِّمْ

چلو اب تمہیں ان کا حُلیہ بتا دوں — جنھیں لا رہا ہوں وسیلہ بنا کر
سراپا حبیب خدا کا دکھا دوں — وہ ہے جس کا رتبہ فرشتوں سے بڑھکر
ہے یہ نعمت دین و ایمان جس کی — ہے شیدا و قربان یہ جان جس پر

وہ محبوب عالم وہ محبوب داور
فَصَلِّ عَلیہِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

سنو اب سراپائے حضرت کی خوبی — ذرا دیکھ لو ان کی حُلیہ کا منظر
یہ تصویر حق کی بنائی ہوئی ہے — جو ہے رشک بہزاد و مانی و آذر
نظیر اس کی دنیائے دوں میں نہ ڈھونڈھو — ملا ہے اسے عرش سے خطِّ از ہر
کھلا ہوا

عجیب و غریب و مقدس مطہر
فَصَلِّ علیہِ وبَارِکْ وسَلِّمْ

یہ الفاظ گو تیرے قابل نہیں ہیں　　مگر اس سے آگے کہاں میرا محضر

دعا ہے الٰہی کہ مقبول فرما　　جو کچھ حمد کے پھول لایا ہوں چن کر

بجاہ حبیب کہ نامش محمد　　بہ قرآں صلوٰۃ و سلامش مکرر

بانجیل احمد بہ تورات مُبشر

فصلّ علیہ و بارک وسلّم

فَصَلُّوا عَلَیۡہِ بِقَلۡبٍ صَمِیۡمٍ بِاخۡلَاصِ رُوۡحٍ وَعَقۡلٍ سَلِیۡمٍ

پس اے مسلمانو! آپ کی ذات پاک پر دل وجان کے خلوص وعقل وہوش کی درستگی کیساتھ درود پڑھتے رہو

فَاِنَّ الۡاِلٰہَ وَ مَلَاءَ الۡاِلٰہِ یُصَلُّوۡنَ اَبَدًا عَلٰی حُسۡنِ مِیۡمٍ

کیونکہ بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے آپ کے نام نامی کے حسن پر ہمیشہ رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔

عَلٰی مَنۡ ھُوَ اشۡتُقَّ اِسۡمُہٗ مِنۡ اِسۡمِہٖ مُحَمَّدٌ بِتَشۡدِیۡدٍ وَّتَثۡلِیۡثِ مِیۡمٍ

یعنی اس ذات گرامی پر کہ جسکا نام اللہ کے نام سے مشتق ہوکر تشدید وتثلیث میم کے ساتھ محمد ہے

فَقُوۡلُوۡا لَہٗ اَیُّھَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ فَصَلِّ عَلَیۡہِ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ

پس اے مومنو! تم بھی ہمیشہ کہتے رہو کہ اے اللہ آپ بھی ان پر رحمت وبرکت وسلام بھیجتے رہیئے

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

آمین

حصہ دوم تجلیات رحمت عالم

وجود مبارک

وجود آپ کا وجہ تخلیق خلقت — بہ باطن مقدم بہ ظاہر مؤخر
وہ تقریر موسیٰؑ، وہ تبشیر عیسیٰؑ — مُوَاعَد مشاھَد مبارک مبشر
(موعود — مشہود — بشارت والے)

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ انموذج خلقِ حُسن حقیقی — وہ تخلیق لاہوت کا فردِ جوھر
(نمونہ — اکیلا)
وہ لولاک[1] باعث وشہکارِ فطرت — مُحَمَّد مُمَدَّح مُقَدَّس مُطَہَّر
(حمد شدہ — ممدوح — بزرگ — پاک)

فصل علیہ بارک وسلم

ازل اور ابد آپ دونوں کے جامع — مکاں لامکاں سب میں افضل وبرتر
(ابتد — انتہا — دنیا — آخرت)
جمال اور جلال آپ دونوں کے مظہر — مُوَصَّف مُنَعَّت مُشَخَّص مُبَشَّر
(وصف شدہ — نعت شدہ — ممتاز — بشارت والے)

فصل علیہ وبارک وسلم

کرم ہی کرم اور رحمت ہی رحمت[2] — تبرک ہیں جو دونوں عالم کے اندر
وہ احسان اللہ کا مومنوں پر — ومبعوث برحق رسولِ مطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

[1] لولاک لما خلقت الافلاک
[2] وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین — اے پیغمبر ہم نے آپکو دونوں جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے (قرآن)

نعت میلاد النبیؐ

تعالیٰ اللہ محبوب الٰہ العالمین آئے
مبارک طرۂ تاجِ سرِ عرشِ بریں آئے
مبارک فخرِ آدم رشکِ موسیٰ نازشِ عیسیٰ
مقامِ افضل و محمود کے موعود پیغمبر
وہ تسکین و تسلیِ دلِ اندوہ گیں آئے
وہی جو صاحبِ درسِ مساوات و اخوت ہیں
فلک پر سلطنت جنکی مسلّم ہے زمانہ میں
وہی زینت دہِ ہر دو جہانِ عبقریں آئے
وہی روم و حبش جنکی نگاہوں میں برابر ہیں
وہی فیضانِ قدرت سے جو ہیں امی لقب والے
وہی جنکا پسینہ رشکِ بوئے مشک و عنبر ہے
وہی مقبول جنکے نام سے ہو توبۂ عاصی
الٰہی اپنے قلبِ زار کی بس یہ تمنا ہے
درود ان پر جو بن کر رحمت للعالمیں آئے

محمد اللہ فخرِ اولیںؐ آخریں آئے
مبارک سید الکونین ختم المرسلیں آئے
متاعِ دو جہاں سرمایۂ دنیا و دیں آئے
مکانِ گنبدِ خضرا کے اعلیٰ ترمکیں آئے
وہی مژدہ دہِ ہر قلبِ رنجور و حزیں آئے
وہی خیر البشر پیغمبر ہادیِ دیں آئے
وہ سلطانِ زماں آئے شہنشاہِ زمیں آئے
خیامِ خاتمِ ختمِ نبوت کے نگیں آئے
وہی فخرِ دو عالم۔ رشکِ شام و روم و چیں آئے
وہ علامِ حقائق اور شیخ العارفین آئے
وہی ہے زلف جنکی رشکِ زلفِ عنبریں آئے
گنہگارو! مبارک وہ شفیع المذنبیں آئے
کہ یہ ثاقب بھی اس بالینِ قدس کے قریں آئے
سلام ان پر جو بن کر رحمتِ دنیا و دیں آئے

سید محمد مصلح الدین ثاقب غفرلہ والدیہ
اعظم گڈھ ۷ ۱۰ ۵۹ء

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

تَعَالَوْا نُصَلِّيْ نُحَيِّيْ نُسَلِّمُ — اِلٰى مَا نَطَقْنَا اِلٰى اَنْ نُكَلِّمُ

دوستو! آؤ ہم سب مل کر حضور کی ذاتِ اقدس پر درود سلام بھیجیں جبتک کہ ہم میں گفتگو اور کلام کی طاقت موجود ہے

عَلٰى اَفْضَلِ الْخَلْقِ خَيْرِ الْبَرَايَا — كَمَا اَنَّ رَبِّيْ عَلَيْهِ يُسَلِّمُ

اس پاک ذات پر جو تمام مخلوقات سے افضل اور بہتر ہے ٹھیک اسی طرح جیسے کہ ہمارا پروردگار ان پر رحمت و سلام بھیجتا ہے

فَادْعُوْكَ يَارَبِّ بَلِّغْ سَلَامِيْ — فَصَلِّ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

پس اے اللہ ہم آپ سے مودبانہ دعا کرتے ہیں کہ آپ اس ذات گرامی پر میرا سلام پہونچا دیجئے اور خود بھی رحمت و برکت

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ بِعَدَدِ

جميع معلوم لك ٥

حدیثِ بشریت وصفاتِ قدسیہ

سیفتگان جمال نبوی کو یہ خلش رہتی ہے کہ وہ روایات جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کی گئی ہیں ان پر لفظ حدیث کا اطلاق صحیح ہے یا نہیں؟

اللہ تعالے کا شکر ہے کہ تلاش کے بعد معلوم ہوا کہ حضرات محدثین رحمہم اللہ نے یہ خلش پہلے ہی دور فرمادی ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک

۱۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ وہ احادیث جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان ہوتی ہیں، وہ بالاتفاق محدثین حدیث کی قسم مرفوعہ میں داخل ہیں۔ باوجود اس کے کہ نہ وہ روایات ہیں نہ حضور کے اقوال ہیں نہ افعال نہ تقاریر (زرقانی)

۲۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ اللہ تعالے نے تمام انبیا علیہم السلام کو خوب رو اور خوش گلو مبعوث فرمایا تھا۔ مگر ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام حضرات سے زیادہ خوش رو اور خوش گلو تھے اور حضور کی ظاہری خوبیوں کا ادراک بھی نہیں کیا جا سکتا۔

۳۔ علماء نے تصریح کردی ہے کہ کمال ایمانی کے لئے یہ اعتقاد ضروری ہے کہ کسی آدمی کے جسم میں وہ ظاہری خوبیاں جو حضورؐ کے جسم مبارک میں موجود تھیں جمع نہیں ہوئیں،

۴۔ نیز قرطبیؒ نے نقل فرمایا ہے کہ قدرت کی طرف سے حضور کا پورا حسن ظاہر نہیں کیا گیا ورنہ کوئی انسانی آنکھ اس کو دیکھنے کی قوت نہیں رکھتی،

۵۔ حضور کی صفات بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ کے پہلے اور آپ کے بعد کسی کو بھی آپ کے مثل نہیں دیکھا، بہت سارے لوگ صرف آپ کی ظاہری شکل ہی دیکھ کر ایمان لائے اگر آپ قرآنی آیات کی تلاوت نہ بھی فرماتے تب بھی آپ کا ظاہری حسن اور منظر آپکی نبوت پر دلیل ہوتا تھا، (بہجۃ المحامد ابو زکریا عماد الدین)

بشریت کاملہ

۱۔ حدیث ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا۔ گویا آپ کے رخسار مبارک میں سورج تیر رہا ہو۔ جب آپ مسکراتے تھے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی تھی، سبحان اللہ (مدارج النبوۃ از کتاب الشفاء)

۲۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

واحسن منک لم ترقط عینی

واجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبرا من کل عیب

کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ

میری آنکھوں نے کبھی آپ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا،

عورتوں نے آپ سے زیادہ کوئی صاحب جمال نہیں جنا،

آپ کو ہر عیب سے پاک کیا گیا ہے، جیسے آپ اپنی

مرضی کے مطابق پیدا کئے گئے ہوں،

صفات قدسیہ

حضور پرنور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سارے اخلاق و صفات عالیہ قرآن عظیم میں مذکور ہیں،

ترجمہ۔ اے نبی ہم نے آپ کو بیشک حق پر گواہ بنا کر بھیجا فرمانبرداروں کو بشارت دینے والا اور گمراہوں کو عذاب سے ڈرانے والا۔

سَمَّیتُکَ الْمُتَوَکِّلَ ۔ ترجمہ ۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھ دیا ہے، کیونکہ آپ ہر معاملہ میں مجھ پر توکل کرتے ہیں۔

اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ ترجمہ۔ آپ میرے خاص بندے اور رسول ہیں،

لیس بفظٍ ولا غلیظٍ ترجمہ۔ نہ آپ درشت خو ہیں اور نہ سخت دل،

ولا سخّابٍ فی الاسواقِ ترجمہ۔ نہ بازاروں میں شور و شغب کرنے والے ہیں،

ولا یدفع السَّیئۃَ بالسیئۃ ۔ ترجمہ۔ برائی کا بدلہ برائی سے کبھی نہیں دیتے بلکہ معاف فرماتے اور درگذر کرتے ہیں)

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ،

ترجمہ۔ اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغامبر بنا کر بھیجا ہے (ایمان لانے والوں پر) انکو ہماری رضا کی خوشخبری سنانے والا اور (ایمان نہ لانے والوں پر) ہمارے عذاب سے ڈرانے والے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

اور اسی طرح قرآن میں اور بہت ساری جگہوں پر صفات قدسیہ کا ذکر آیا ہے اسکے علاوہ احادیث میں آیا ہے کہ حضور اکرم ؐ کی صفات عُلیہ اور جمال زیبا کا بیان کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے، اور اس کا اندازہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کو ہے (سبحان اللہ)

معاون مرتب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا مقصد

ولادت جنابِ حبیبِ خدا کی ۔ ہے لاریب فضلِ خدا دو جہاں پر

ہے قرآن میں خود یہ ارشادِ باری ۔ کہ ہے مومنوں پر یہ احسانِ داور

فصل علیہ و بارک وسلم

کہ اسنے انھیں میں سے اک ذات چنکے ۔ ہدایت کو ان کی بنایا پیمبر

جو پڑھ کر سناتا ہے آیات اسکی ۔ بناتا ہے ان کو مزکّی مطہر

فصل علیہ و بارک وسلم

جو دیتا ہے تعلیمِ قرآنِ اقدس ۔ سکھاتا ہے آداب حکمت برابر

ہے بے شبہ یہ فضل و احسان خدا کا ۔ وگرنہ وہ تھے پہلے گمراہ یکسر

فصل علیہ و بارک وسلم

لے لقد من اللہ ...... مبین ۵ ط آل عمران رکوع سات

ترجمہ ۔ بیشک بڑا احسان کیا اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر جو بھیجدیا پیمبر انھیں میں سے جو ان پر پڑھتا ہے اللہ کی آیتیں اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو سکھاتا ہے کتاب اور عقل کی باتیں ۔ اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے ۔

یہ سچ ہے اگر ذاتِ نبوی نہ ہوتی　　نہ ملتا پھر انسان کو ایسا رہبر!

جو مبعوث ہوتے نہ شاہِ دو عالم　　تو انسانیت رہتی گمراہ یکسر

صلّی علیہ و بارک وسلم

نہ اسلام ہوتا نہ ایمان ہوتا　　نہ نظارۂ حُسنِ دینِ مطہّر

نہ انوارِ ایماں سے دل جگمگاتے　　نہ آتا نظر منظرِ کیف پرور

صلّی علیہ و بارک وسلم

نہ خالق کو انسان پہچان پاتا　　نہ معبود کی شان ہوتی اجاگر

بغاوت کا اِک دَور چلتا مسلسل　　عبادت خدا کی نہ آتی میسّر

صلّی علیہ و بارک وسلم

نہ قرآن اترتا نہ جبریل آتے　　نہ احکامِ اسلام ہوتے مقرّر

نہ ارشادِ نبوی کے اعجاز ہوتے　　نہ تعلیمِ حکمت نہ حکمت کے جوہر

صلّی علیہ و بارک وسلم

نہ ہوتیں نمازیں نہ ہوتے یہ روزے　　زکاتیں نہ حج اور نہ احکام دیگر

نہ معیارِ حق نہ عبادِ الٰہی　　جنھیں کہتے معمارِ دینِ پیمبر

صلّی علیہ و بارک وسلم

نہ ہوتے خلیفہ نہ بنتی خلافت　　　نہ حسنِ خلافت یکے بعد دیگر

نہ ہوتیں ضیا پاش وہ چار شمعیں　　　بہ صدیق و فاروق و عثمان و حیدر
خلیفہ اول　خلیفہ دوم　خلیفہ سوم　خلیفہ چہارم

فصل علیہ و بارک وسلم

غرض اک عجب دورِ تاریک ہوتا　　　کہ جسکا گماں بھی ہے طاقت سے باہر

جہالت بغاوت کو دیتی سہارا　　　نہ کہتا کوئی آج اللہ اکبر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ ہے صرف برکت وجودِ نبی کی　　　کہ اسلام کا بول بالا ہے سب پر

سمجھتا ہے ہر صاحبِ عقل اتنا　　　کہ ہے دینِ اسلام ہی سب سے بہتر

فصل علیہ و بارک وسلم

نہ سمجھو کہ تعداد مسلم تو کم ہے　　　تو پھر دینِ اسلام غالب ہے کیونکر

کہ ہوگی یہ عقل و تدبر کی خامی　　　ہے تعداد اعداد اک شئیِ دیگر

فصل علیہ و بارک وسلم

کہ ہے معتبر صرف باطن کی خوبی　　　بظاہر وہ شئے ہو اقل یا کہ اکثر
بہت کم　زیادہ

اصولِ نبوت ہیں کچھ ایسے پیارے　　　کہ ہے فوقیت انکو حاصل سبھی پر

فصل علیہ و بارک وسلم

عدد میں تو بالو کے تودے ہیں زیادہ بہت کم ہیں دنیا میں مشک اور عنبر
مگر کیا کوئی عقل والا کہے گا..... کہ وقعت میں بالو ہے ان سے سواتر[1]

فصل علیہ و بارک وسلم

نبوت نے ہم کو عطا کر دیئے ہیں معیشت کے کچھ ایسے نایاب جوہر
کہ ہوتی ہے انسانیت جن سے کامل چمک اٹھتی ہے خاک بھی نور بنکر

فصل علیہ و بارک وسلم

نہ تھے آپ جب تک تو تھی کیسی دنیا ذرا دیکھ لیں آپ تاریخ اٹھاکر
کریں غور جبتک نہ تھی ذاتِ نبوی تو دنیا کے حالات تھے کتنے ابتر

فصل علیہ و بارک وسلم

اندھیرا گھٹا ٹوپ چھایا ہوا تھا نہ تھے علم و حکمت نہ تھے انکے جوہر
بھروسہ کسی پر نہ رکھتا تھا کوئی بغاوت سے تھی ساری دنیا مکدّر

فصل علیہ و بارک وسلم

نہ خالق کو مخلوق پہچانتی تھی بناتے تھے معبود لا لا کے پتھر
نہ ماں باپ کا کوئی حق جانتا تھا نہ تھی زیست (زندگی) کی مستحق کوئی دختر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] اللہ تعالیٰ کی مدد صفات پر آں ہے، تعداد پر نہیں (دعا اون مرتب)

پڑا تھا حرام ان کی گھٹی میں گویا　　حلال ان کے نزدیک خونِ برادر

زنا قتل و غارت گری اور چوری　　تسلّط تھا سارے رزائل کا ان پر

فصل علیہ و بارک وسلم

غرض انکی خواہش تھی معبود انکی　　خدا کو سمجھتے تھے خاک اور پتھر

وہ جو چاہتے کرتے تھے بے محابا　　نہ تھا کوئی معیار ان کا مقرّر

فصل علیہ و بارک وسلم

یونہی اک اندھیرا رہا مدتوں تک　　رہا یونہی چلتا جہالت کا چکر

یکایک ہوا فضلِ باریٔ تعالیٰ　　اچانک ہوا حکم خلّاقِ اکبر

فصل علیہ و بارک وسلم

کہ اب انقلاب ایک عالم میں آئے　　بدل جائے یہ بزم ہستی سراسر

سجاؤ نئے سر سے پھر یہ گلستاں　　شگوفے نئے برگِ نورستہ لیکر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ برگِ خزاں خوردہ جھڑ جائیں پہلے　　شجر ہائے ابلیس کٹ جائیں یکسر

کچھ اس شان سے آئے فصلِ بہاراں　　کہ ہو جائیں کونین جس سے معطّر

فصل علیہ و بارک وسلم

خدا اور بندے کا ہو رشتہ قائم — جھکے گر جبیں تو مرے آستاں پر

منظم ہو دستور بزمِ جہاں کا — حدود عبد و معبود کے ہوں مقرر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ باطل مرے سامنے سرنگوں ہوں — مناۃ و ھبل، لات و عزیٰ کے پتھر

(عرب کے مشہور بتوں کے نام)

بنائیں مرا گھر مصفیٰ مُدَیٰ کی[1] — وہ ہو جائے پھر مثل سابق مطہر

فصل علیہ و بارک وسلم

براہیم کی سنتیں پھر ہوں زندہ — نظر آئے خلّت کا پھر حسن منظر

(محبت۔ دوستی)

طواف اعتکاف و رکوع اور سجدے — کریں جوق در جوق ادا لوگ مل کر

فصل علیہ و بارک وسلم

مرے نام سے گونج اٹھے سارا عالم — نظر آئیں معبود باطل نگوں سر

مرا دین۔ اِسلام ہے نام جسکا — ادا ہو سکیں اسکے ارکانِ کھل کر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے جب سے خانہ کعبہ تعمیر فرمائی تھی تب سے ہزاروں سال تک اس خانہ کعبہ میں ایک خدائے واحد کی عبادت ہوتی رہی تھی، مگر پھر بعد میں لوگوں نے بت پرستی شروع کر دی تھی۔ یہاں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

(معاون مولّف)

وہی جن کا ہے منتظر اک زمانہ　　وہ آجائیں اب رونقِ بزم بن کر

ہو تکمیل تعمیرِ قصرِ نبوت　　بنیں مفخرِ دو جہاں اب پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

کئے مژدۂ پاک کے خیر مقدم　　ملائک نے یا ربّ لبیک کہہ کر

ہوا منتقل پھر وہ نورِ الٰہی　　ہوئی جس سے سیمائے مادر منور

ماں کی پیشانی

فصل علیہ وبارک وسلم

ہوئی ابتدائے سعادت یہیں سے　　نسیمِ بہاراں چلی خوب کھل کر

اترنے لگیں برکتیں پھر فلک سے　　ہوا نور ظاہر خدا کا زمیں پر[لہ]

فصل علیہ وبارک وسلم

وہی جن سے ہے رونقِ بزمِ عالم　　وہی دو جہاں میں جو ہیں سب سے برتر

نبیِؐ معظّم رسولِ مکرّم　　مبارک مقدس مبشر مطہر

برکت والے، پاکیزہ، بشارت دینے والے، پاک

فصل علیہ وبارک وسلم

لہ۔ نورِ محمدی حضرت آدمؑ سے منتقل ہوتے ہوئے حضرت عبداللہؓ تک آیا اور وہاں سے حضرت بی بی آمنہ کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہوا۔

(معاون مرتب)

وہی نام نامی ہے جن کا محمدؐ — وہی ہے لقب جنکا محبوبِ اکبر

خدا نے وجود ان کا عالم کو بخشا — ہوئے آپؐ پیدا عرب کی زمیں پر

فصل علیہ و بارک وسلم

زمیں وہ جو تھی پاک سارے جہاں سے — وہ گھر جو عرب بھر میں تھا منتخب تر

نسب[1] وہ جو انساب میں سب سے اعلیٰ — زمانہ جو برکت میں تھا سب سے بڑھ کر

فصل علیہ و بارک وسلم

بہ حسب روایاتِ راویٔ صادق — بہ روئے بیاناتِ مشہور و اشہر

ربیع نخستیں کی تاریخ بارہ (۱۲) — بہ ہنگام آثارِ صبح منور[2]

(صبح صادق کے وقت)

فصل علیہ و بارک وسلم

بہ فضل الٰہی بہ فیضِ خدائی — بہ سالِ مبارک بہ ماہ مُوقّر

ولادت ہوئی اشرف الانبیا کی — دوشنبہ کے دن آمنہ کے مکاں پر

(پیدائش) (حضورؐ کی والدہ)

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] ملک عرب میں قریش خاندان سب سے اونچا تھا۔ آپ اسی خاندان میں پیدا ہوئے تھے،

[2] آپ صبح صادق کے وقت یوم دوشنبہ تاریخ بارہ ربیع الاول مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء موسم بہار میں حضرت بی بی آمنہ کی گود میں پیدا ہوئے تھے۔ ماں نے نام احمد اور دادا نے نام محمد رکھا تھا۔ یہ نام اسم بامسمیٰ ثابت ہوا، (معاون مرتب)

زمانے نے فطرت کا انعام پایا ازل سے جو تھا اسکے حق میں مقرر

تولّد ہوئے رحمتِ ہر دو عالم خوشا مرحبا، مومنوں کا مقدّر

پیدا

فصل علیہ و بارک وسلم

ہوا جلوہ نورِ باری ہویدا ..... چمک اٹھے ذرے بھی خورشید بن کر

ظاہر سورج

فلک پر صدا گونج اٹھی مرحبا کی زمین پر ہوئے عام الطافِ داور

آسمان

فَادْعُوكَ یَارَبِّ بَلِّغْ سَلَامِیْ

فَصَلِّ عَلَیْهِ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

اللّٰھم صل وبارک علی النبی الامی بعدد جمیع معلوہ وتقبل منی و من

سائر المومنین الیٰ یوم الدین

احقر خدام سید المرسلین

محمد مصلح الدین الکاظمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بارگاہ الٰہی میں معذرت خواہ ہوں کہ اپنی ہیچ مدانی و بے بضاعتی کے باوجود عام عاشقان نبوی کی معلومات اور جلائے ایمانی کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منظوم سراپائے جمال بالترتیب پیش کرنے کی جرات کر رہا ہوں،

ہر عضو پاک کے لئے تین بند دیئے گئے ہیں، پہلے اور دوسرے بند کے چوتھے مصرع میں عربی کے وہ الفاظ دیدئے گئے ہیں جو عضوئے پاک کی صفات بیان کرنے میں احادیث میں وارد ہوئے ہیں، تاکہ کسی طرح کے مبالغہ کا شائبہ نہ رہ جائے،

تیسرے بند میں انھیں عربی الفاظ کو آسان اردو میں سمجھا دیا گیا ہے، تاہم مشکل الفاظ کے معنی بھی جگہ جگہ درج ہیں،

تمہیدی بند

مبارک سراپائے محبوب داور

مبارک وہ تحسین حسن مصوّر

مبارک بیان رسول مبشر

مکرم محرم مشرف مطہّر

بزرگ   باحرمت   بلند   پاک

سرِ مبارک[1]

وہ راسِ مبارک وہ سرکار کا سر — جو سر دو جہاں کے سروں کا ہے سرور

وہ سر جس پہ قربان امت کا ہر سر — مُعظّم مُکرّم مُخیّم مفخّر
(بڑا، بزرگ، شاندار، قابل فخر)

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ سرِ ناز گیتی وہ سرِ فخرِ عالم — وہ سر سروری جس سے ہے خود مفخّر

سرِ شاندار و بزرگ و مُطہّر — مُعمّم مُقلّس مُقنّع مُکبّر
(عمامہ والا، ٹوپی والا، قناع والا، بڑا)

فصل علیہ وبارک وسلم

سرِ مفتخر جس کی عظمت کے آگے — سلاطین عالم نے بھی خم کیے سر

وہ سر جو وجاہت میں تھا سب سے اعلیٰ — جو سر حُسن میں اپنے تھا معتدل تر

فصل علیہ وبارک وسلم

[1] زرقانی نے فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آقائے نامدار جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سرِ مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔

موئے مبارک[1]

وہ موئے مبارک وگیسوئے مشکین — سرِ پاک کے بال تھے کتنے بہتر

چمک دار کالے حسین اور نرالے — نہ اَجْعَدُ نہ اَسْبَطْ مُعَفّٰی مُقَصَّر

(گھونگھریالے — سیدھے — بڑھائے ہوئے — چھٹائے ہوئے)

فصل علیہ وبارک وسلم

کبھی کان کی لَو سے اوپر مُعَلَّق — لٹکتے کبھی نیچے کانوں سے آکر

کبھی پاک مونڈھوں پہ لہراتے رہتے — مُطَوَّلْ مُلَمَّمْ مُجَمَّمْ مُوَفَّرْ

(لانبے — لمۃ والے — جمہ والے — وفرہ والے)

فصل علیہ وبارک وسلّم

جو شانہ کشی پر تو بن جاتے سیدھے — مگر جب سنورتے تو چھلّوں کا منظر

غرض ان کی خوبی ہے باہر بیاں سے — مُلَمَّع۔ مُمَشَّط۔ مُعَنْبَر مُعَطَّر

(چمکدار — سنوارے ہوئے — عنبر جیسے — خوشبودار)

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] بخاری شریف میں حضرت انسؓ نے اور دلائل النبوۃ میں حافظ ابو نعیم نے موئے مبارک کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضورؐ کے بال نہ زیادہ گھونگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے، نہ اینٹھے ہوئے نہ بالکل سیدھے، جب آپ کنگھی فرماتے ریگستان کے ریت کی طرح اور جب جب کنگھی سے اس کو سنوارتے تو حلقہ گیر ہو کر انگوٹھیوں کے چھلے کی طرح ہو جاتے یعنی گھونگھریالے ہو جاتے۔ جمہ، وفرہ، اور لمہ کی توضیح — جمّہ — وہ بال جو کندھوں تک آویں،

وفرہ — وہ بال جو کانوں کی لو تک آویں،

لمہ — وہ بال جو کندھوں تک آکر لہرائے،

پیشانی مبارک[1]

وہ مہتاب پارہ جبینِ مبارک
خجل دیکھ کر جس کو خود بدرِ انور

وہ یا صبح کا جیسے روشن ستارہ
مُشَرَّف مُوَقَّدْ مُزْھَرْ مُنَوَّر
بلند ۔ دمکتا ہوا ۔ گلاب جیسا ۔ روشن

فصل علیہ وبارک وسلم

حسَن ابنِ حضرت علی خود ہیں راوی
کہ سرکار تھے صاحبِ لونِ ازہر
رنگ

جبینِ مبارک تھی صاف اور چوڑی
مُوَسَّع ۔ مُوَضَّح ۔ مُسَرَّج مُقَمَّر
کشادہ ۔ واضح ۔ چمکدار ۔ چاند کی طرح

فصل علیہ وبارک وسلم

اگر آپ ہوتے مخاطب کسی سے
تو سیمائے سیمیں کا ہوتا یہ منظر
چمکدار پیشانی

کہ جیسے چراغ ایک ہو جگمگاتا
کہیں لوگ جس کو سراج منور
روشن چراغ

فصل علیہ وبارک وسلم

[1] زرقانی کی روایت کا ترجمہ ہے کہ حضور چوڑی اور صاف پیشانی والے تھے صحاح کہ "الصلت" واضح پیشانی کو کہتے ہیں۔

ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا ہے کہ آپ بہت روشن پیشانی والے تھے۔

حضرت حسن ابن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرخ و سفید رنگت والے اور چوڑی پیشانی والے تھے (شمائل ترمذی)

ابروئے مبارکؐ[۱]

وہ ابروئے شبیہِ ہلالِ دو روزہ — کہ نقاشِ فطرت کا اک نقش عبقر

عجیب تر نمونہ

بھویں قابِ قوسین کا اک نمونہ — مُزَدَّب مُعَوَّج مُفَرَّق مُطَہَّر

ترچھے — بانکے — علیحدہ — پاک

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ قوسین باہم کماں دارِ عالم — وہ حاجب کہ صد رشکِ خمہائے خنجر

پردہ

کماں دار بھرپور اور موہنی سی — اَزَجّ اور اَسْبَغ مُفَصَّل مُطَہَّر

کماندار — بھرپور — الگ — پاک

فصل علیہ و بارک وسلم

بوقتِ غضب درمیاں جن کے گاہے — نظر آنے لگتی تھی اک رگ ابھر کر

وہ تھا جن کے مابین اک فاصلہ سا — گھنے بال تھے جن کے اور معتدل تر

فصل علیہ و بارک وسلم

[۱] ترمذی شریف میں ھند ابو ھالۃ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور کے ابروئے مبارک کماندار تھے، پورے اور ابھرے ہوئے تھے، دونوں کے درمیان فاصلہ تھا، ان دونوں کے بیچ میں ایک رگ تھی جسے غصہ ابھار دیتا تھا، یعنی وہ رگ نمایاں ہو جاتی تھی،

مژگان مبارک[1]

وہ مژگانِ محبوب کی دل ستانی قطاریں وہ پلکوں کی دل دار و دلبر

شعاعِ کرم جس سے آتی تھی چھن کے کَحِیْلٌ (سرگین) وطَوِیْلٌ (لانبی) مُهَدَّبٌ (سیاہ پلک) مُطَهَّرٌ (پاک)

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اَشْفَار اَحْدَب ہے تعریف جن کی (حسین لانبی پلکیں) جو تھیں باعث زینت چشمِ انور

وہ پلکیں جو تھیں حسن میں اپنی یکتا وہی خوبیاں جن کی اب بھی ہیں اشہر

فصل علیہ و بارک وسلم

حسین اور لانبی نوکیلی رسیلی جو رہ جاتیں لوگوں کے دل میں اتر کر

عجب ان میں تھی قدرتی سرمگینی نہ دیکھی گئیں پھر پلک ان سے بہتر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] الانوار - صحیح روایتوں میں وارد ہے کہ آپ اَوْعَج العینین احدب الاشفار تھے، اوعج اس شخص کو کہتے ہیں جس کی آنکھیں بہت سیاہ ہوں، اور احدب اسکو جس کی پلکیں لمبی ہوں، در قہ رضہ کہتے ہیں کہ حضور اصیل الاصل طویل الفرع اور کحیل النظر تھے، (الانوار)

چشم مبارک[1]

وہ سرچشمۂ رُشد چشم رسالت — وہ آنکھیں قرارِ قلوب مکسّر

(ٹوٹے ہوئے دل)

وہ عین مروّت کہ محبوب آنکھیں — مُدَعّج مُسَوّد مُبَیّض مُحمّر

(حسین سیاہی والے، سیاہ - سفید - سرخی مائل)

فصل علیہ وبارک وسلم

جسے دیکھ کر دشمنِ دیں کا دل بھی — بہ چشم زدن ہو ہی جاتا مُسخّر

وہ آنکھیں تھیں یا رشکِ حوران عین تھیں — مُشَفّی مُشکّل مُشرّب مُبَصّر

(بڑی آنکھوں والی حوریں) شفاف - سرخ وسفید - شہابی - بینا

فصل علیہ وبارک وسلم

سفیدی میں شامل لطیف ایک سرخی — پھر اِن میں حسین لال ڈوروں کا منظر

وہ جس طرح کچھ مچھلیاں سرخ باہم — کلیلیں کریں صاف چشمے کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] ترجمہ بابت چشم مبارک -

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور سرمگین آنکھوں والے تھے، دوسری حدیث میں ہے کہ حضور کی آنکھوں میں قدرتی سفیدی وسیاہی شامل تھی اور حضور کی پلکیں لمبی تھیں،

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور اشکل العینین تھے اور شکلہ یہی ہے کہ آنکھوں کی سفیدی میں حسین سرخی شامل ہو،

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور اشرب العینیں تھے، یعنی حضور کی سفیدیٔ چشم میں سرخ ڈوروں کی طرح باریک رگیں تھیں، اسی کو شکلہ کہتے ہیں،

(المنتقی فی سیرۃ المصطفی)

گوشِ مبارکؐ

وہ تھے کان یا رشکِ صد کانِ گوہر — وسماعِ احسن وگوشِ مبارک

مُکمّل، مُتمّم، مُسمّع مُوقّر — وہ گوشِ نبیؐ، سامعِ وحیِ مُوحیٰ

کامل - پورے - باعزت

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ مضراب وحدت کے تاروں کے محور — وہ کان اشنائے پیامِ الٰہی

مکرّم معظّم مسلّم مُطھّر — خدا جن کو فرمائے اُذُنانِ اَخیر

پاک باعظمت مکمل پاک

فصل علیہ وبارک وسلم

بہ حسبِ روایاتِ ابنِ عساکر — وہی کان جو خلقۃً تھے مکمل

سُنائی نہ دیتیں جو اوروں کو اکثر — وہی کان سُن لیتے جو ایسی باتیں

فصل علیہ وبارک وسلم

ترجمہ :— بابت گوشِ مبارک۔

ابن عساکر حضرت ابوہریرہؓ کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کان کامل ومکمل تھے،

نیز اللہ تعالیٰ نے حضور کے گوش مبارک کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ اے پیغمبر! آپ کہدیجئے کہ رسول کے کان تمھاری بھلائی کے لئے ہیں، (قرآن مجید)

بینی مبارک[1]

وہ بینیٔ پاکیزہ و نورِ افزا ،،،، وہ انفِ حسیں شمعِ روشن سے انور
خوبصورت ناک

وہی ناک ہے جس سے ناموسِ عالم وہ اقنیٰ اَشَمّ و مشرّف مُنوّر
نرم اور بلند ۔ معتدل بلند ۔ اونچی ۔ روشن

فصل علیہ و بارک وسلم

ہے ابن ابی ھالہ سے جس میں مروی کہ بینیٔ پاکیزہ تھی معتدل تر

نہ جو دیکھتا غور سے انفِ نبوی سمجھتا اشمّ انفِ اَطہر وہ اکثر
معتدل ناک

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ بینی بلندی میں جو معتدل تھی طوالت جسامت میں تھی جو حسیں تر

وہی جس پہ اک نور تھا جلوہ فرما نگاہوں کا عشاق کی تھا جو محور ،،

فصل علیہ و بارک وسلم

[1] ترجمہ بابت بینی مبارک ۔
ھند ابی ھالہ فرماتے ہیں کہ آپؐ کی ناک مبارک لمبی پتلی اور اعتدال کے ساتھ بلند تھی، اس پر ایک مخصوص نورانیت چھائی رہتی تھی، جو شخص غور سے دیکھتا وہ آپ کو اَشمّ سمجھتا
(ترمذی شریف)

اقنی القرنین ۔ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی ناک لمبی ہو، نرم حصہ باریک اور وسطی حصہ قدرے بلند ہو،
اَشَمّ اسکو کہتے ہیں جسکی ناک کا اوپری حصہ برابر ہو اور نرم حصہ پر کسی قدر بلندی پائی جائے،

رخسار مبارک[1]

وہ رخسارِ تاباں کہ شمسِ درخشاں ‏ ‏ وہ عارض کہ آئینۂ مہرِ انور ،،،،،،

وہ رخسار تھے مصحفِ حق کے پرتو ،، ‏ ‏ مُحسّن مُسقّل مُبرّق مُنوّر
حسین - کم گوشت والے - چمکدار - روشن

فصل علیہ و بارک وسلم

وہی حسن ہے جن کا مشہور عالم ‏ ‏ جو تھے وجہ صد رشکِ بدرِ منوّر
چودھویں کا چاند

وہ رخسار ہموار اور ہلکے پھلکے ‏ ‏ عذارِ نبی جو سُبک اور برابر
رخسار

فصل علیہ و بارک وسلم

جو آئینہ تھے حق نمائی کے گویا ،،،، ‏ ‏ بہ چشم اصحابِ محبوبِ اکبرؐ

جو اللہ کے خود سنوارے ہوئے تھے ‏ ‏ بنایا تھا جن کو خدا نے حسین تر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] ترجمہ بابت حدیث رخسار مبارک
وصّاف پیغمبر حضرت ھند ابن ابی ھالہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار انور سبک ، حسین ، اور جمیل و روشن تھے ، بہت زیادہ پر گوشت نہیں تھے بلکہ اعتدال کے ساتھ کم گوشت والے تھے (ترمذی شریف)

لب مبارک[1]

وہ لب ہائے شیریں کہ قندِ مکرر — وہ شفتین صد رشک برگِ گلِ تر
دونوں لب

وہ لب رشک صد موجِ تسنیم و کوثر — مُلَطَّفْ۔ مُوَرَّد مُغَیِّرْ مُفَسَّرْ
لطیف - گلاب جیسے - تغیر کنندہ - تفسیر شدہ

فصل علیہ وبارك وسلم

وہ ہونٹ آپؐ کے حُسن و خوبی میں یکتا — و لب جن کے دونوں کنارے حسین تر

وہی پاک لب جس سے پھیلے جہاں میں — علومِ معارف کے چشمے اُبل کر

فصل علیہ وبارك وسلم

وہی لب جو تھے انتخابِ زمانہ — جو تھے دونوں عالم کے ہونٹوں سے بہتر

وہی مشغلہ جن کا ذکر خدا تھا — وہی خوبیاں جن کی ہیں حد سے بڑھ کر

فصل علیہ وبارك وسلم

[1] ترجمہ بابت حوالہ لب مبارک ۔

زرقانی کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لب ہائے مبارک خدا کے تمام بندوں سے حسین تر واقع ہوئے تھے ، اور آپ لبوں کے کناروں کے لحاظ سے بھی سب سے زیادہ حسین معلوم ہوتے تھے ، یعنی حضور اکرم کے لب مبارک انتہائی خوبصورت اور اسی طرح لب کے دونوں کنارے بھی حسن و لطافت کے سرچشمہ تھے ۔ (زرقانی)

دندانِ مبارک[1]

سنایائے اسنانِ سردارِ عالم — وہ پرکار قدرت کے منظوم گوہر

وہ دنداں فدا جن پہ لعل و جواہر — مُنَضَّد مُشَنَّب مُفَلَّج مُطَہَّر
پروئے ہوئے - انار دانہ جیسے - کشادہ - پاک

صلی علیہ و بارک وسلم

بوقتِ تکلم وہ نوریں شعاعیں — تبسّم میں ان کا وہ گل ریز منظر

صحابہ کو حاصل تھا دیدار جن کا — مُضَوَّءٌ مُبَرَّقٌ مُسَرَّجٌ مُنَوَّر
روشن چمکیلے تابان نورانی

صلی علیہ و بارک وسلم

وہ دو دانت جو اگلے اور اوپری تھے — کہ تھا جن میں اک فاصلہ معتدل تر

وہ تھے آبدار ایسے اور اتنے روشن — کہ اک برق سی کوندتی رہتی جن پر

صلی علیہ و بارک وسلم

---

[1] ترجمہ احادیث بابت دندان مبارک — ۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "افلج الثنیین" تھے، یعنی حضور کے دونوں اگلے بالائی دانتوں کے درمیان کشادگی تھی، جب آپ گفتگو فرماتے تو دونوں دانتوں کے درمیان ایک نورانی شعاع دکھائی دیتی،

۲۔ بیہقی کی ایک روایت ہے کہ حضور کے دانت جب ہنستے وقت ظاہر ہوتے تو ان سے بجلی جیسی چمک نظر آتی،

۳۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور کے دانتوں میں فلج تھا اور فلج ثنایائے مبارک کے مابین فاصلہ کو کہا جاتا ہے، اور یہ صفت ممدوحہ ہے (نسیم الریاض)

۴۔ زرقانی فرماتے ہیں کہ آپ کے دندان مبارک میں آب و تاب اور رونق تھی،

زبان مبارک[1]

زبانِ مبارک کی معجز بیانی ،،،، وتفسیرِ قرآن وحکمت کا مصدر

وہ فرمانِ ناطق لسانِ پیمبر مُبَیَّنْ مُصَدَّقْ مُفَصَّلْ مُقَدَّرْ
زبان واضح — تصدیق شدہ — باتفصیل — باانداز

فصل علیہ وبارک وسلم

وَمَا یَنْطِقُ[2] الخ ہے صفت جس زباں کی جسے وَحْیٌ کہتا ہے قرآں کھل کر

وہی جو زباں بولتی حکم رب سے جو خاموش رہتی تو منشائے حق پر

فصل علیہ وبارک وسلم

ہر اک گفتگو جس کی صاف اور سیدھی ہر اک جملہ واضح مفصّل ٹھہر کر

کچھ ایسی وضاحت تھی نطق نبی میں کہ محفوظ کر لیتے اصحاب سُن کر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] ترجمہ بابت زبان مبارک — حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضورؐ کی گفتگو تم لوگوں کی طرح لگاتار اور جلد بازی کے ساتھ نہیں ہوتی تھی ۔ بلکہ اس کا ہر لفظ صاف ، شستہ اور مضمون ایک دوسرے سے ممتاز و علیحدہ ہوتا تھا ، آپؐ کے قریب بیٹھنے والے آپؐ کی گفتگو اچھی طرح ذہن نشین کر لیتے تھے۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکثر اوقات خاموش رہتے تھے اور بلا ضرورت کلام نہ فرماتے الفاظ صاف صاف اور جملے جامع ہوتے ، آپؐ فضول گو نہ تھے ' (شمائل ترمذی)

[2] وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ ۔ حضور کی تمام گفتگو وحی ربانی ہوتی ہے '

دہن مبارک[1]

دہن آپ کا رشکِ فردوسِ غنچہ — وہ منہ تھا کہ احکامِ شاہی کا مظہر

وہ فم جس کے دونوں کنارے حسیں تھے — محسّن مُنظّف ضَلیعٌ و مُطَھّر
(حسین، پاک، فراخ، طاہر)

فصل علیہ وبارک وسلم

وہی منہ جو تھا حسن وخوبی میں یکتا — وہ اشداق وسعت میں تھا معتدل تر

وہ اَلطَفُھُم خَتمُ فَم کا نمونہ — لطیف و سلیع و حسین و عجب تر
(سبک، کشادہ، خوبصورت، نرالے)

فصل علیہ وبارک وسلم

دہن اور لبوں کی صفت کیا بیاں ہو — بتائے کوئی حسن ان کا تو کیونکر

دہاں جب وہ ٹھہرا حبیب خدا کا — تو پھر کیوں نہ ہو سارے عالم سے بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] دارمی کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم "وسیع الفم" تھے، یعنی حضور کے دہن مبارک کی جا بی تنگ نہ تھی۔ اور آپ لبوں کے حسن میں یکتا اور اسکے کناروں کے اعتبار سے تمام انسانوں میں حسیں تر و لطیف تر واقع ہوئے تھے، (دارمی)

لعاب دہن مبارک[1]

لعابِ دہن کی صفت کیا بیاں ہو　　گواہی ہیں جس کی ہو تاریخ خیبر

شفا جس سے پا جائیں عینین حیدر　　مُفَرِّح مُرَوِّح ومَمجُوج واَطہَر

فرحت بخش - روح افزا - کوئیں میں ڈالا ہوا

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ شیریں و شیریں کُن شورِ آبی　　جو تھا بہرِ امراض اکثیر اکثر

وہ خوشبو کہ جس سے خجل مشک خالص　　مُفَاخ مُمَدّح مُطَیَّب مُطَہَّر

خوشبو پھیلانے والا - ممدوح - پاک - طاہر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہی جس کی کُلّی میں یہ معجزہ تھا　　کہ جب وہ پڑی شور کنوئیں کے اندر

کھاری

تو شیریں ہوا مستقل اس کا پانی　　لگی پھیلنے خوشبوئے مشکِ اذفر

فصل علیہ و بارک وسلم

[1] فتح الباری کی روایت ہے کہ حضور کی خدمت میں ایک ڈول کھاری پانی کا لایا گیا، آپ نے اس پانی سے ایک کلی منہ میں لیکر اس ڈول میں ڈال دی، وہ پانی کھاری کنوئیں میں ڈال دیا گیا جس کے اثر سے کنوئیں کا پانی شیریں ہوگیا اور اس سے مشک جیسی خوشبو آنے لگی،

دوسری روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آشوب چشم کی شفا کا واقعہ درج ہے،

• تیسری روایت میں حضرت ابوبکرؓ کو جب غار حرا میں سانپ نے ڈسا تھا، تب آپ نے اپنا لعاب دہن لگا دیا جس سے سانپ کا زہر جاتا رہا تھا۔ (فتح الباری)

شارب مبارک[1] (پاک مونچھیں)

وہ مونچھیں کہ جوہر تھیں مردانگی کا — وہ مونچھیں کہ ہر بال تھا جن کا اطہر

وہ شارب جو قُصّوا الشوارب کی مظہر — مُعَدَّل مُنَظَّف مُسَوّیٰ مُقَصَّر
(مونچھیں کترواؤ) — (معتدل - پاک - برابر - کتری ہوئی)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

وہ مونچھیں جو مشروب میں تر نہ ہوتیں — جو مونچھیں لبِ پاک سے رہتیں اوپر
(پینے کی چیزیں)

منڈاتے جنھیں یا کترواتے حضرت — مُزَیَّن مُحلّق مُقَصَّر مُطَہَّر
(آراستہ - منڈی ہوئی - کتری ہوئی - پاک)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

ٹپکتے نہ جن سے غرور و تکبر — تواضع کا تھیں اک نمونہ جو یکسر

نہ تھی جن میں بوئے رعونت ذرا بھی — ہوئی شان رحمت کی جن سے اجاگر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی طرف اشارہ ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ قصّوا الشوارب واعفوا اللحی ۔ یعنی مونچھیں کترواؤ اور ڈاڑھی بڑھاؤ۔

ریشِ مبارک[1] (داڑھی اطہر)

وہ گلدستۂ عرش ریشِ مبارک عرلیش پناگاہِ جبریل اشہر

وہی جس کا ہر بال تھا تارِ رحمت مُکَثُّ مُزَیَّن مُحلّٰی مُصَدَّر

فصل علیہ و بارک وسلم

گھنی گول آراستہ خوبصورت نظر جس سے آتا تھا پُر صدرِ اطہر
سینہ پاک

وہ تھی اس طرح زینت صدرِ نبوی کہ جس طرح سینے پہ ہو کوئی زیور
سینہ پاک

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ داڑھی جو اِک مشت سے کم نہ ہوتی کبھی بڑھ کے کچھ اور ہوتی سوا تر

وہ تفسیر وَاعفوا اللّحی پاک داڑھی پکے جن میں تھے سترہ بال گن کر
داڑھی بڑھاؤ

فصل علیہ و بارک وسلم

[1] صحیح روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک گھنی اور بھرپور تھی، جس سے سینۂ اطہر بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا،
ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور کی داڑھی میں صرف سترہ بال پکے ہوئے تھے۔

روئے انور[1] چہرۂ مبارک

وہ اس جانِ کونین کا روئے زیبا — وہ چہرہ حسیں تر، نہ اطول نہ اَدْوَر
خوبصورت چہرہ — نہ لمبا نہ گول

وہ تھا وجہِ انور کہ حُسنِ مقطر — مُجَلّٰی مُحَلّٰی ۔ مُنَوَّرْ ۔ مُبَدَّرْ
روشن چہرہ — جوہرِ حسن — چمکدار — آراستہ — روشن — بدر جیسا

فصلِ علیہ و بارک وسلم

شفاء[2] الصدورِ عبادِ الٰہی — وہ نورٌ علیٰ نور کا ٹھیک مظہر

و مصباح[3] مشکوٰۃ شہکارِ فطرت — مُشَرَّق ۔ مُضَوَّء ۔ مُحَسَّن ۔ مُقَمَّر
چمکدار — روشن — حسین — چاندسا

فصلِ علیہ و بارک وسلم

ہے شاہد حسنؓ بن علیؓ کی روایت — کہ سرکار بارُعب تھے اور حسیں تر

چمکتا تھا روئے مبارک ہمیشہ — چمکتا ہے جس طرح بدرِ منوّر
چودھویں کا چاند

فصلِ علیہ و بارک وسلم

ترجمہ بابت روئے انور —

[1] حضرت ھند ابن ابی ھالہ اور حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ نے الگ الگ حضور اکرمؐ کے چہرہ کی تعریف فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضور کا چہرۂ مبارک حلقۂ قمر کی طرح حسین اور روشن تھا،

[2] یعنی جس کے دیدار سے خدا کے نیک بندوں کے دلوں کو صحت و فرحت حاصل ہوتی تھی،

[3] یعنی جو خدائے تعالیٰ کی بہترین صناعی پر بمنزلہ ایک روشن چراغ کے تھے،

(معاون مرتب)

گردن مبارک[1]

وہ گردن تھی یا وجہِ فخرِ دو عالم — ہوئی شانِ اسلام جس سے مُفتخر

عنق وہ کہ تھا حُسن جس کا مسلّم — مُصَوَّغ وَ سَاطِعْ مُرَفَّع مُنوّر

(عنق: گردن — مسلّم: تسلیم شدہ — مصوّغ: ڈھلی ہوئی — ساطع: دراز — مرفّع: بلند — منوّر: روشن)

صلِّ علیہ و بارِک وسلِّم

وہ رَقَبَہْ بلند و حسین شاد والی — جہاں سرنگوں سر فرازانِ اشہر

(رقبہ: گردن)

وہ ہے جس کی تمثیل اِبْرِیقِ فِضّہ — جو تھی حُسن میں جِیْدِ دُمیہ سے بڑھکر

(ابریق فضہ: چاندی کی صراحی — جید دمیہ: گڑیئے کی گردن)

صلِّ علیہ و بارِک وسلِّم

بلند اتنی اور ایسی رخشاں درخشاں — صراحی ہو چاندی کی جیسے مُنوّر

جو تھی حُسن میں ایسی شفاف و روشن — کہ ہو جیسے گڑیئے کی گردن حسین تر

صلِّ علیہ و بارِک وسلِّم

[1] حوالہ بابت گردن شریف۔

مواہب محمدیہ نام کی کتاب جو شمائل ترمذی کا ترجمہ اور شرح ہے، کے مصنف سلیمان جمل سے یوں روایت ہے کہ حضور کی گردن گویا کسی حسین گڑیئے کی گردن تھی، خوبصورت اور چاندی جیسی،

ایک دوسری حدیث میں یوں ہے کہ آپکی گردن مبارک چاندی کی صراحی جیسی حسین اور لمبی تھی،

(المنتقی)

منکبین شریفین[1] کندھے مبارک

وہ منکب جو تھے شاہزادوں کے مرکب — وہ مرواحِ حسنین اکبر و اصغر (سواری / تفریح گاہ)

وہ کاندھے جو تھے حاملِ بار امت — مُعلّیٰ، مُقدّس، ضَخیم و مُشعّر (بلند - پاک - شاندار - بال والے)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

وہ مونڈھے ضماندارِ بارِ امانت — کہ تھا وزن ختمِ نبوت کا جن پر

وہی درمیاں جن کے اک فاصلہ تھا — مُفصّل، مُبعّد، مُقوّی، مُکبّر (فاصلے والے - دور - قوی - بڑے)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

وہ مونڈھے جو تھے حسن و قوت میں یکتا — کتف وہ جو اکتافِ عالم سے برتر

جو تھے بال والے حسیں اور نرالے — جو تھے آپؐ کے حسن و قوت کے مظہر (مونڈھے)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

حوالہ بابت منکبین شریفین۔

[1] حضرت براء ابن عازبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتدل قد والے تھے، اور آپؐ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان فاصلہ یعنی دوری تھی۔
ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضورؐ کے مونڈھے اور سینہ شریف کے اوپری حصے بال دار تھے،

[2] حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما حضور اقدس کے مونڈھے پر اکثر سواری فرماتے تھے،

عضدین مبارک[1] بازوئے مبارک

نہ پوچھو صفت بازؤں کی نبی کے
بھرے جن میں تھے حسنِ ملت کے جوہر

وہ بازو جنابِ حبیبِ خدا کے
حَسِیْنٌ وَجَمِیْل و قَوِیٌّ مُشْعَرٌ
خوبصورت حسین قوی بال والے

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہ بازو کہ ہے جن کی قوت مسلّم
وہ بازو کہ ہے حُسن جن کا مُشَہّر

وہ بازو کہ ہے شانِ اسلام جن سے
وہی فاتحِ مکۃ و بَدْرٌ وَخَیْبَرْ

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہ بازو صحابہ کو تھی جن سے قوت
وہ بازو کہ ہے ناز امت کو جس پر

وہی جن کا لوہا رکانہ نے مانا
پڑھا کلمہ جس دم انھیں آزما کر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

حوالہ بابت بازوے مبارک ـ

[1] زرقانی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ لمبے جوڑے اور موٹے تھے ،

[2] دیکھو بیان قوت جسمانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم (صفحہ ۱۴۴)

ابطین مبارک[1] (بغلیں مبارک)

وہ حضرت کے ابطینُ بُرّاق و اُبیَضْ
چمکدار و سفید
وہ بغلیں نہاں نورِ حق جنکے اندر

وہ زیرِ کتف نور کا اک دفینہ
مونڈھا
مُصفّٰی مُشفّٰی مُبیّض مُعطّر
صاف شفاف سفید خوشبودار

فصلِ علیہ و بارک وسلم

صحیحین میں صاف ہے یہ روایت
جنابِ انسؓ کہتے ہیں جس میں کھلکر

کہ خود میں نے دیکھی سفیدی بغل کی
دعا میں جب اٹھتے تھے دستانِ اطہر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

وہ بغلیں جو تھیں بوئے خوش کا خزینہ
روایت ہے بزّارؓ کی دال جس پر

کہ جب آپؐ مجھ سے معانِق ہوئے تھے
بغل گیر ہونا
رواں تھا بغل سے پسینہ معطّر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ کو دعائیں کرتے وقت دیکھا تو حضورؐ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

بزّارؓ بنی خرش کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضور نے مجھ سے معانقہ فرمایا تو حضور کا پسینہ مجھ پر بہا جو مشک کی خوشبو سے بسا ہوا تھا۔

(بخاری مسلم)

یدین شریفین[1] (دست مبارکین)

وہ ایدیِ اکرم کہ حُسنِ مجسّم .. وہ تھے ہاتھ یا دستِ قدرت کے پیکر

وہ بخشندۂ دولتِ ہر دو عالم بَسِیطٌ و مُطوّل مُشرّف مُخیّر

(کشادہ لانبے باعزت سخی)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

بیاں کیسے ہو ایسے ہاتھوں کی خوشبو کہ چھو جائیں جو ہاتھ بچوں کے سر پر

تو ہو جائیں سر ان کے پورے بلد میں مُعرّف مُمیّز مُشخّص مُطہّر

(شہر مشہور۔ ممتاز۔ مستثنیٰ۔ پاک)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

وہی رمی تھی جس کی رمیِ الٰہی جو تھے آیتِ اِذْ رَمَیتَ کے منظر

(کنکری مارنا — جب آپنے کنکری ماری تھی)

بہت معتدل جس میں اک فربہی تھی جواد و کریم و قوی و حسین تر ...

فصلِ علیہ و بارک وسلم

[1] زرقانی سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ لمبے چوڑے۔ موٹے ہاتھوں والے تھے، ربیع بنت عفراء کہتی ہیں کہ جب میں نے ایک طباق کھجور اور نرم نرم روئیں دار ککڑیاں حضور کو تحفہ دینے گئی تو بدلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے بھر کر زیور یا سونا دیا تھا جو سخاوت کی دلیل ہے، (شمائل ترمذی ص ۱۰۲) بعض بچوں پر حضور اپنا دست مبارک رکھدیتے وہ اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لیا جاتا تھا، (شمائل ترمذی ص ۱۰۲)

راحتین مبارکین[1] (ہتھیلیاں اطہر)

کفِ دستِ حضرت کہ صد رشکِ دیبا (ریشم سے زیادہ نرم کپڑا) ہتھیلی کی خوشبو کہ شرمائے عنبر

وہ راحتہ جو تھی مخزنِ روح و راحت کریمٌ و نعیمٌ و سبطٌ، معطّر
(سخی - نرم - کشادہ - خوشبودار)

صلِ علیہ و بارک وسلم

روایت میں ہے یہ صفت صاف مروی کفِ دستِ نبوی تھی ایسی معطّر

کہ جس طرح عطار کی وہ ہتھیلی لگا ہو کوئی عطر عمدہ سا جس پر

صلِ علیہ و بارک وسلم

ہے یوں ہی روایت جنابِ انسؓ کی کہ تھی نرم ایسی کفِ دستِ اطہر

کہ میں نے کبھی زندگی میں نہ دیکھا کوئی نرم ریشم جو ہو اس سے بڑھکر

صلِ علیہ و بارک وسلم

---

[1] بخاری شریف میں ابن بطالؓ فرماتے ہیں کہ حضور کی ہتھیلیاں پُر گوشت تھیں نہایت نرم تھیں۔
[2] مسلم شریف میں حضرت انسؓ کے فرمان کے مطابق حضور کی ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ ملائم اور نرم تھیں۔
[3] ایک اور روایت میں ہے کہ حضور کی ہتھیلیاں مشک کی طرح خوشبودار تھیں، خواہ ان میں عطر لگا ہو یا نہ لگا ہو،

اصابع بدین

(انگلیاں مبارک)

وہ پاک انگلیاں خاتمُ الانبیا کی جو تھیں باعثِ زینتِ دستِ اطہر

اصابع کہ صد غیرتِ شاخِ طوبیٰ مُطَوَّلْ۔ مُمَدَّدْ۔ مُعَدَّلْ۔ مُعَنْبَرْ
لانبی دراز معتدل خوشبودار

فصلِ علیہ و بارِک وسلِّم

اصابع جو لانبی تھیں اور خوبصورت وہ قصبان فِضّہ حسین و سبک تر

شِکن اور سلوٹ سے تھیں جو مبرّا گماں ہوتا چاندی کی شاخوں کا جن پر
(انگلیاں) (نقرئی شاخیں)

فصلِ علیہ و بارِک وسلِّم

وہی جلد تھی جن کی صاف اور چکنی جو آئیں نظر مستقیم ۔ و برابر

وہ انگشت دستِ نبی کیا بتاؤں کہ تھیں کس قدر خوشنما اور حسین تر

فصلِ علیہ و بارِک وسلِّم

لہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کی صفات بیان ہوئی ہیں،

صدرِ مبارک (سینہ مبارک)

وہ فخرِ رسالت کا صدرِ صدارت ‌ ‌ ‌ وہ آئینۂ پرتوِ حق کا منظر

وہ سینہ کہ گنجینۂ علم و عرفاں ‌ ‌ ‌ مُشَرَّح مُشَتَّح مُعَرَّض مُطَہَّر

فصلِ علیہ وبارک وسلّم

وہ سینہ جن پر نہ تھے بال مطلق ‌ ‌ ‌ وہی سطح جس کی شکم کے برابر

وہ سینہ کشادہ، فراخ اور چوڑا ‌ ‌ ‌ جو انساں کے ہر ایک سینہ سے بہتر

فصلِ علیہ وبارک وسلّم

وہی درمیان جن کے خط بال والا ‌ ‌ ‌ جو اترا تھا۔ تا ناف۔ سینہ سے چل کر

وہ خطِ حسین سینۂ مصطفیٰ کا ‌ ‌ ‌ وہ حُسنِ بشر کا عجب ایک منظر

فصلِ علیہ وبارک وسلّم

حوالہ سینۂ مبارک۔ ترمذی شریف کی ایک روایت ہے کہ حضور اکرمؐ چوڑے سینہ والے تھے پیٹ اور سینہ کی سطح برابر تھی، سینہ کے بالائی حصہ سے ناف تک جسم شریف بالوں کی ایک خوبصورت لکیر کے ذریعہ ملا ہوا تھا، چھاتیاں بالوں سے خالی تھیں (ترمذی)

دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "طول المسربہ" تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بالوں کا ایک باریک خط سینہ سے لیکر ناف تک مسلسل شاخ کی طرح ملا ہوا چلا آیا تھا، (المواہب اللدنیۃ)

بطن مبارک[1] (شکم مبارک)

وہ بطن نبی حاملِ رزقِ اطہر | بہ نانِ شعیر و بہ رشکِ مزعفر
(جو کی روٹی) (زعفرانی پلاؤ)
وہی پیٹ ہے حسن مشہور جس کا | مُفاضُ و مُسوّی مُعدّل مُطہّر
(ہموار) (برابر) (معتدل) (پاک)
فصلِ علیہ وبارک وسلم

شکم جس کو مرزوقِ لاہوت کہیئے | جو یُطعمنی ربّی کا تھا ایک مظہر
(جو عالم بالا سے مخصوص روزی پائے) (مجھ کو میرا رب کھلاتا ہے)
فراخی و وسعت میں جو معتدل تھا | جو تھا سطح سینہ کے بالکل برابر
فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہی نورِ حق سے جو معمور رہتا | جو آسودہ ہوتا بہ رزقِ مُطہّر
(پاک روزی)
شکم تھا جو صوم وصالی کا عادی | پئے درس امت بندھے جن پہ پتھر
(متواتر روزے) (امت کو سبق دینے کیلئے)
فصلِ علیہ وبارک وسلم

---

[1] ترمذی شریف کی ایک روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے سینہ اور شکم مبارک کی سطح برابر تھی۔ (ترمذی شریف)

[2] دوسری روایت میں ترمذی اور دوسرے محدثین نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم مبارک اعتدال کے ساتھ وسیع اور برابر تھا (ترمذی شریف وغیرہ)

ظہرِ مبارکؐ[1] پشت مبارک پیٹھ مبارک

وہ ظہرِ مبارک وہ پشتِ پیمبرؐ وہی پیٹھ ہیں خوبیاں جسکی اشہر
(پیٹھ)

وہ حضرت کی پشتِ حسین اللہ اللہ مُصفّٰی و مختُومٌ اَلطَفُ و اَطْہَرُ
(صاف مہروالی زیادہ لطیف پاک)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

وہ تھی پیٹھ یا کوئی چاندی کی سِل تھی وہ چاندی نکھر جائے جو اور ڈھل کر

وہ شفاف پشتِ مبارک نبیؐ کی ... ڈھلی جیسے چاندی ہو سانچے کے اندر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

وہی جس پہ تھی ثبت مہرِ نبوت وہی پشت مذکور قرآن کے اندر

وہی وزر[2] جس کا خدا نے ہٹایا کہ ہے اَنقَضَ ظَہرَکَ دال جس پر
(بوجھ) (جس نے آپؐ کی پیٹھ توڑ دی تھی)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

حوالہ پشت مبارک ۔ ترجمہ

[1] ایک صحابی کا بیان ہے کہ عمرۂ جعرانہ میں حضور کی پشت مبارک میں نے دیکھی تو گویا وہ سانچے میں ڈھلی ہوئی چاندی تھی (فتح الباری ۔ج ۔۶)

[2] اشارہ الیٰ قولہٖ تعالیٰ ۔ ووَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ الَّذِیۡ ...... (القرآن)

مہرِ نبوت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر قدرتی مہر تھی

وہ مہرِ نبوت کہ طغرائے قدرت — وہ عقدِ ثریا سا پشتِ کتف پر

قدرتی مونوگرام — ثریا ستاروں کا ہار

تلوں اور بالوں کا وہ ایک گچھا — مُنعّم مُطیّب مُطہّر مُعبّر

نرم خوشبو پاک عجیب تر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہی جس کو سائب رضؓ کی آنکھوں نے دیکھا — جو مابین مونڈھوں کے رہتا اجاگر

کہ ریشم کے پھندے سی تھی شکل جس کی — جو تھا نرم اور خوبصورت مُعطّر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہی مہر جو حسبِ توضیحِ مُسلم — تلوں اور بالوں کی تھی ایک پیکر

امام مسلم رح

وہ یا جیسے ہو اک کبوتر کا انڈا — کہ ہوں چند خالِ حسیں جسکے اوپر

تل

فصلِ علیہ وبارک وسلم

ترجمہ حوالہ مہر نبوت: — امام بخاری و امام مسلم دونوں حضرات سے روایت ہے کہ سائب بن یزیدؓ نے بیان کیا ہے کہ میں ایک بار حضور اقدس صلعم کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا تھا تو میں نے خاتم نبوت کو حضور کے دونوں مونڈھوں کے درمیان دیکھا جو مسہری کے پھندے کی طرح معلوم ہوتی تھی۔

دوسری روایت مسلم کی ہے کہ حضور کے مونڈھے کے کنارے تلوں کا مجموعہ تھا جو دیکھنے میں مہا سے معلوم ہوتے تھے، امام بیہقی اور امام ترمذی وغیرہ نے بھی اس طرح کے دوسرے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ (معاون مرتب)

سترِ مبارک ۱؎ اعضائے پوشیدہ

بہ زیرِ شکم تا سُریں اور رُکبہ　　وہ اعضائے محرم وہ سترِ پیمبر
(پیٹ　کولہے　گھٹنے)

وہ اعضائے محصورِ عفت کے ضامن　　مُعَفّ و مُنَظّف مُکَمّل . مُطَہّر
(پوشیدہ)
(روکے ہوئے ۔ پاکدامنی　پاک دامن　ستھرے　پورے　پاک)

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

کسے تاب دیدارِ سترِ نبی کی .....　　کہ بتلائے کوئی صفت اس کی لکھکر

وہ کیسے تھے اور کتنے تھے خوبصورت　　بس اللہ ہے اس کا اَعْلَم وَاَخْبَر
(زیادہ جاننے والا)

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

سیر کی روایات ہیں صاف شاہد　　کہ خود عائشہ محرمِ رازِ سرور

یہ فرما رہی ہیں کہ ڈالی نہ میں نے　　کبھی اک نظر سوئے سترِ پیمبر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

شمائل ترمذی ص ۱۹۳ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے غایت شرم و حیا کی وجہ سے کبھی آپ کے سترِ مبارک کی جانب نظر بھی نہ ڈالی،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور شرم و حیا میں کنواری پردہ دار لڑکیوں سے بھی زیادہ بڑھے ہوئے تھے ، اسلئے بے پردگی کا گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

(معاون مرتب)

ساقینِ شریفین[1] (پنڈلیاں)

وہ ساقین برّاق وابیض نبی کی ‫ ‫ ‫ ‫ وہ پنڈلی حسیں تر دکھاؤں تو کیونکر

(پنڈلیاں چمکدار اور گوری)

حسیں پنڈلیاں انکی بس یوں سمجھ لو ‫ ‫ ‫ ‫ حَمِیْشُ و مُدَقَّقُ مُلَطَّفُ مُحَمَّرُ

(پھرتیلی - دقیق موٹی - لطیف - براق)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

وہ پنڈلی جو تھی حسن و خوبی میں یکتا ‫ ‫ ‫ ‫ لطافت میں اپنی جو تھی سب سے بڑھکر

جو پھرتی میں تھی بس نظیر آپ اپنی ‫ ‫ ‫ ‫ جو قوت میں ہر ساق سے تھی قوی تر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

جو ساقین، حسبِ حدیثِ سراقہؓ ‫ ‫ ‫ ‫ نظر آتیں اس درجہ خوشتر و انوَرَ

کہ ہوں جیسے گابھے درخت تمر کے ‫ ‫ ‫ ‫ نہایت ہی شفّاف و بیحد سُبک تر

(درختِ کھجور کے تنے کی طرح)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ حضور کی پنڈلیوں میں "حموشتہ" یعنی باریکی اور لطافت تھی جیسا کہ تمام اعضائے پاک معتدل تھے،

ابن اسحاق کے نزدیک سراقہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ انھوں نے فرمایا جب میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساق مبارک دیکھی تو مثل کھجور کے درخت کے گابھے کی طرح چمکدار اور براق تھی (فتح الباری)

قدمین شریفین[1]

وہ قدمین حضرت کے اللہ اکبر — کہ ہے جن پہ قربان امت کا ہر سر

جو ہر انس و جن کے قدم سے مقدس — خَمِیصَ و مُمِیّسَ مُحسّنْ مُوَقّر

گہرے تلوے والے - برابر تووں والے - حسین - باعزت

فصلِ علیہِ و بارِک وسلّم

وہ تھے جن کے تلوے جوانی میں گہرے — کھولت میں جو ہو گئے تھے برابر

ادھیڑ عمر

وہی پشت پا جن کی صاف اور چکنی — لَطِیفٌ و ضَخِیمٌ و مُلَیّنٌ مُطَهّر

نُسک - پرگوشت - نرم - پاک

فصلِ علیہِ و بارِک وسلّم

بتایا جنھیں ابن ہالہؓ نے خمصان — کہا بوہریرہؓ نے جس کو برابر

ایک صحابی — گہرے

روایات دونوں ہی تھیں جن پہ صادق — جوانی میں اوّل بڑھاپے میں دیگر

پہلی روایت — دوسری روایت

فصلِ علیہِ و بارِک وسلّم

ترجمہ حوالہ قدمین شریفین :-

[1] حضرت عبداللہ ابن بریدہ ابن حصیب اسلمی سے روایات ہے کہ آپ کے قدمین تمام انسانوں کے قدموں سے زیادہ حسین تھے،

[2] ابن ہالہ نے کہا آپ کے تلوے میں گہرائی تھی، انھوں نے حضور کو شروع سے دیکھا تھا جو آپ کے پرورش کردہ تھے۔ اور ابوہریرہ جب غزوۂ خیبر ۷ھ میں تشریف لائے تھے تب آپ نے حضور اکرم ﷺ کے تلووں کو دیکھا تو بھرے ہوئے تھے اسکی تطبیق یوں ہے کہ جوانی میں جسم اقدس بھرے ہوئے نہیں تھے مگر بعد میں پرگوشت ہو گئے تھے، (زرقانی شرح مواھب)

عقبین مبارکین[1]

ایڑیاں مبارکین

سبک ایڑیاں ان کی سمجھاؤں کیسے　　　جو تھیں عمر بھر حاملِ جسمِ اطہر

وہ ایڑی تھی یا کوئی چاندی کی گھنڈی　　　مُصوّغ و مَنہُوش اَلطَف مُطَہّر

ڈھلی ہوئی ۔ کم گوشت والی ۔ لطیف نازک ۔ پاک

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہ ایڑیاں جن کی سبکی کے باعث　　　مبارک قدم تیز پڑتے زمیں پر

وہ ایڑی جو تھی حسن میں اپنے یکتا　　　جو قوت میں تھی آپ ہی اپنی ہمسر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہی ایڑیاں رشکِ عقبینِ انسان　　　صفت جن کی منہوش آئی ہے لکھکر

انسانوں کی ایڑیاں رشک کرتی تھیں

سبک

میرا سر ہو قربان ان ایڑیوں پر　　　جو تھیں پاک و برتر حسیں و سبک تر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

[1] ترجمہ بابت عقبین ۔

کئی راویوں کے حوالہ سے شعبہ بن سماک بن حرب نے کہا کہ سُنا میں نے جابر بن سمرہؓ سے کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم تھے ۔ اشکل العینین اور منہوش العقب تھے ، جس کے معنی ہیں آپؐ اعتدال کے ساتھ بڑے منہ والے بڑی آنکھوں والے اور سبک ایڑی والے تھے ، (شمائل ترمذی)

انگشتہائے مبارک[1] پیر کی انگلیاں

وہ تصویر انگشتِ پائے پیمبر — جسے ذکر فرماتیں میمونہؓ اکثر
ام المومنین

وہ "سبابہ" اطولُ ترینِ اصابع — مُطوّلؔ مُعتدلؔ مُمیزؔ مُطہرؔ
کلمہ کی انگلی — بقیہ انگلیوں سے زیادہ لمبی — لانبی ۔ معتدل ۔ ممتاز ۔ پاک

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہی جن کی انگشتہائے مبارک — درازی میں اور انگلیوں سے تھیں بڑھکر

وہی جن کی ہیں میمونہ ایک راوی — کہ بھولیں نہ دو انگلیاں زندگی بھر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

کہا جن کی بابتہ یہ ابن حجرؒ نے — کہ یہ بات تھی پائے اقدس کے اندر

مگر آپ کے ہاتھ کی انگلیوں کو — بتاتے ہیں راوی کہ تھیں معتدل تر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

---

[1] حوالہ انگشتہائے مبارک ۔
احمد و الطبرانی کی روایت ہے کہ حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ کے دونوں پائے مبارک کی ایک انگلی "سبابہ" دیگر انگلیوں سے لمبی تھیں،
حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ یہ بات صرف حضورؐ کے پاؤں کی انگلیوں میں تھی' ہاتھ میں نہیں' (معاون مرتب)

قد و قامت مبارک[1]

وہ قد غیرتِ سرو و شمشاد و بالا (خوبصورت درختوں کے نام) — وہ قامت جو دنیا کی قامت سے برتر

قدِ معتدل معنیٔ فردِ کامل — حَسِینٌ و مُوَسّط مُعَدّل مُطَھّر

فصل علیہ و بارک وسلم (خوبصورت - متوسط - معتدل - پاک)

وہ قد جو نہ لانبا تھا حد سے زیادہ — نہ اس درجہ ناٹا کہیں جس کو اقصر (سب سے چھوٹا)

حسین اس قدر جس پہ قربان ہر قد — نہ اَطْوَل نہ اَقْصَر۔ مُوَسّط مقدّر

فصل علیہ و بارک وسلم (لمبا - ناٹا - اوسط - باندار)

جو چلنے میں تھا ہم خراموں سے اعلیٰ — جو تھا بیٹھ کر ہم نشینوں سے برتر

جو صنّاعیٔ حق کا تھا اک نمونہ — جسے دیکھ کر کہتے اللہ اکبر

فصل علیہ و بارک وسلم

[1] حوالہ بابت قد و قامتِ مبارک :-

مؤطا امام مالک نے فرمایا ہے کہ حضور نہ بہت دراز قد تھے نہ پست قد بلکہ معتدل قد والے تھے ،

ترمذی شریف میں بھی بتلایا گیا ہے کہ حضور کا قد نہایت معتدل تھا ،

(معان مرتب)

کرادیس مبارکہ[1] (ہڈیوں کے جوڑ)

عظامِ ہمیبد کے جوڑوں کا نقشہ — کھنچے کیسے قرطاسِ ابیض کے اوپر
(سفید کاغذ)

(ہڈیاں)
کرادیس اطہر حسین اور نرالے — ضخیم و فخیم و معظّم مکبّر
(ہڈیوں کے جوڑ) (وزنی ۔ شاندار ۔ باعظمت ۔ بڑے)

فصلِ علیہ وبارک وسلم

"جلیل المشاش" آئی ہے شان جن کی — "فخیم الکرادیس" صادق ہے جن پر
(ہڈیوں کے شاندار جوڑ) (پرشوکت ہڈیاں)

وہی تھے سرے جن کے حسبِ روایت — بہت معتدل، شاندار و حسین تر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

عظم جن عظامِ مبارک کے ایسے — حسین، خوبصورت، لطیف و سبک تر

کہ خود جن کو صنّاعِ فطرت نے گویا — دیا تھا ہمیں ایک تحفہ بنا کر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

[1] حوالہ بابت کرادیس مبارک :—
حضورؐ کی ہڈیوں کے جوڑ کے متعلق ایک لمبی حدیث میں ہے کہ آپؐ کی ہڈیوں کے جوڑ نہایت اعتدال کے ساتھ بڑے تھے،
حضرت امام حسن ابن علیؓ نے فرمایا ہے کہ حضورؐ کی ہڈیوں کے سرے ضخیم یعنی بڑے اور شاندار تھے، (شمائل ترمذی)

جلدِ مبارک[1]

ہرن کے چمڑے

وہ اس جلد ناعم کی اللہ رے نرمی — کہ شرمائے جس سے حریرِ مُشَجَّر

نرم جلد — عمدہ ریشم

فقیدِ دو عالم حسین و مُوَرَّدْ — مُنَعَّمْ۔ مُلَیَّنْ مُطَیَّبْ مُعَطَّرْ

بے مثال — خوبصورت — گلابی — نازک۔ نرم۔ پاک۔ خوشبودار

فصلِ علیہ و بارک وسلم

روایت جو ہو یاد ابن جُبَل کی — تو کھل جائیں اوصاف جلدِ مطہر

معاذ ابن جبل

وہ جب اِک سفر میں کبھی اتفاقاً — خود ابن جبل تھے ردیف پیمبر

ہم نشین سواری

فصلِ علیہ و بارک وسلم

تو کہتے ہیں میں نے کوئی نرم شئے بھی — نہ پائی کبھی جلدِ اطہر سے بڑھکر

وہ کیسی حسیں جلد تھی یا الٰہی — مرے جان و دل دونوں اس پہ نچھاور

فصلِ علیہ و بارک وسلم

[1] حوالہ بابت جلد مبارک:۔

معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے کسی سفر میں انھیں سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا تھا تو کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد مبارک سے زیادہ نرم اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوئی۔ (ابتسار الازہار)

لونِ نورانی[1] (رنگت مبارک)

وہ رنگ آپؐ کا نورِ شمعِ تجلی ،،، وہ صد غیرتِ حسن گلہائے عبہر
(چنبیلی پھول)

وہ مجموعۂ حُسنِ رنگِ دو عالم ، مُبَیَّض . مُوَرَّد . مُمَلَّح . مُحَمَّر
(عالم رنگین کا جوہر) (سفید) (گلابی) (ملیح) (مائل بہ سرخی)

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ تلخیص لونِ جہانِ مُلَوَّن ، وہ تلمیع لَمَعاتِ کونین عبقر
(عالم رنگین کے رنگوں کا نچوڑ) (دو عالم عجیب)

جو تھا باعث نازش لعل و گوہر ، مُصَفّٰی مُشَفّٰی . مُلَمَّع مُزَهَّر
(صاف) (شفاف) (چمکدار) (پھول جیسا)

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ جسطرح حل شنگرف و مائدہ ہوں ، تناسب بھی جنکے رہیں معتدل تر

وہ رنگت تھی بس انتخاب دو گیتی ، نہ اَبْیَض نہ اَمْهَق نہ آدم نہ اَسْمَر
(دونوں جہاں) (سفید) (-) (کالے) (سانولے) (گندمی)

فصل علیہ وبارک وسلم

حوالہ بابت لون مبارک ـــ

[1] احادیث و سیر کی روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ آپؐ کا رنگ سپیدی و سرخی ملا ہوا تھا ، اور آپؐ نہایت خوبصورت اور پرنور دیکھ پڑتے تھے ،

(فداہ روحی)

پسینہ اطہر[1]

وہ عطر مدینہ کہ ان کا "پسینہ" — عرق دیکھ کر جس کو گوہر بھی ششدر

لآلئِ خنداں وہ درہائے غلطاں — مُصَفّٰی (پسینہ) مُدَوَّر مُزَعْفَر مُعَنْبَر

ہنستے ہوئے موتی — صاف — گول — زعفرانی — عنبری

فصلِ علیہ و بارک وسلم

وہ افزوں کنِ خوشبوئے مشک و عنبر — وہ جس کا ہر اک قطرہ عطروں کا جوہر

لگاتے جسے دلہنوں کو سجا کے — مُشَفّٰی ۔ مُرَوِّح ۔ مُشَمَّم ۔ مُعَطَّر

شفاف ۔ راحت بخش ۔ خوشبودار ۔ عطر جیسا

فصلِ علیہ و بارک وسلم

صحیحین میں ہے روایت انسؓ کی — وہ خود جس میں فرما رہے ہیں یہ کھلکر

کہ میں نے نہ سونگھا کوئی مشک و عنبر — جو خوشبو میں ہو جسمِ نبوی سے بڑھکر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

[1] حوالہ بابت پسینہ اطہر۔

بخاری شریف و مسلم شریف میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور کا پسینہ اتنا خوشبودار تھا کہ مشک و عنبر کی خوشبو اسکے سامنے ہیچ تھی،

عورتیں آپؐ کے پسینہ کو جمع کر کے عطر کی جگہ دلہنوں کو لگاتی تھیں ۔ وغیرہ

(فداہ روحی و امی و ابی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ملبوسات کا بیان

عمامۂ مبارک[1]

سرِ پاک کے وہ مبارک عمامے — جو آتے نظر فرق اقدس پہ اکثر[1]

وہ عمامے صدر رشکِ تاجِ شہی تھے — مُسدَّس مُسبَّع (پیشانی) مُسوَّد و اخضر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

یہ عمامے تعداد میں تین عدد تھے — نہ تھے جن کے طول و عرض بھی برابر

کوئی چھ کوئی سات گز کوئی بارہ[2] — جو تھے اپنی رنگت میں بھی مختلف تر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

روایت یہ جابرؓ کی بتلا رہی ہے — کہ جب فتح مکہ میں آئے پیمبر

تو اس وقت تھا زیب راس مبارک — سیہ رنگ کا ایک عمامہ خوشتر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت جب حضور داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کا عمامہ بندھا ہوا تھا۔

[2] امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ آپ کے عمامہ کی لمبائی کبھی چھ ہاتھ اور کبھی سات اور کبھی بارہ ہاتھ کی ہوتی تھی۔

(معاون مرتب)

کلاہ مبارکؐ[1] ٹوپی

وہ ٹوپی تھی یا فخرِ تاجِ سلاطین جہاں سرنگوں شانِ کسریٰ و قیصر

شاہان عجم

کلہ تھی وہ یا ظلِ فضلِ الٰہی مُبارَک، مُکرَّم، مُدَوَّر، مُطَہَّر

برکت والی ۔ بزرگ ۔ گول ۔ پاک

فصلِ علیہ و بارک وسلم

پہنتے جسے آپؐ زیرِ عمامہ جو ہوتی بناوٹ میں اکثر مُدَوَّر

جو رہتی تھی سر اس مبارک سے ملحق نہ ہوتی بلندی میں جو حد سے باہر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

روایات میں حسبِ ارشادِ نبوی یہ ہے فرق مسلم و کافر کے اندر

کہ ہو زیرِ عمامہ مسلم کے ٹوپی بغیر اسکے رکھتی ہے جب قوم دیگر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

[1] معتبر روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ٹوپی رکھکر اور کبھی بغیر ٹوپی کے کبھی عمامہ باندھتے تھے۔

(معاون مرتب)

(ٹوپی یا صافہ کو تیل سے بچانے والا کپڑا)

قناعِ مبارک[1]

وہ زیرِ عمامہ قناع مبارک — زراہِ نظافت پیمبر کے سر پر
اسے دیکھتے آپ تو بول اٹھتے — مُزَیَّت مُدَھَّن مُعَطَّر مُطَھَّر
(ستھرائی)
زیتون کے تیل والا ۔ روغنی ۔ خوشبودار ۔ پاک

فصلِ علیہ و بارِک وسلم

جو زیرِ کلاہِ مبارک بھی رہتا — اثر جس پہ روغن کا ہوتا تھا اکثر
اسے آپ رکھتے اسی مصلحت سے — کہ آثارِ روغن نہ آئیں کُلہ پر

فصلِ علیہ و بارِک وسلم

وہ صافے، کلاہیں، قناعِ مبارک — جو بنتے تھے ملبوس راس مطہر
وہ کپڑے بھی ہوتے تھے خوش بخت کتنے — جنھیں بخش دیتے شرف خود پیمبر

فصلِ علیہ و بارِک وسلم

[1] شمائل ترمذی میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمامہ کے نیچے اکثر یہ کپڑا استعمال فرماتے تھے، جو تیل جذب کرتے کرتے روغن فروش کے کپڑہ جیسا معلوم ہوا کرتا تھا۔ (شمائل ترمذی)

(معاون مرتب)

قمیص (کرتہ) مبارک[1]

وہ پاکیزہ کُرتے حبیبِ خدا کے
جنھیں آپ محبوب رکھتے تھے اکثر

وہ اکثر سفید اور شفّاف ہوتے
مُبَیَّض مُصَفّٰی مُقَدَّس مُطَہَّر
سفید۔ صاف۔ پاک۔ طاہر

فصلّ علیہ و بارکؐ وسلم

لطافت تھی اس درجہ محبوبِ خاطر
کہ اُمّت کو ارشادِ نبوی ہے کھل کر

کہ رکھو لباس و کفن اپنے ابیض
(سفید)
کہ یہ رنگ ہے سب سے اَطْیَب و اطہر
پاک و طاہر

فصلّ علیہ و بارکؐ وسلم

وہ تنگ آستینیں کلائی کی حد تک
چھپے رہتے تھے جس میں دستانِ اطہر

وہ جبّاتِ رومی وہ حلّے یمانی
جنھیں زیبِ تن آپؐ فرماتے اکثر
روم کے بنے جبّے۔ یمن کے بنے حلّے

فصلّ علیہ و بارکؐ وسلم

[1] شمائل ترمذی کے روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتہ زیادہ پسند تھا، آپؐ کے کرتے کی آستین کلائیوں تک اور تنگ ہوتی تھی، اور آپؐ سفید رنگ پسند فرماتے تھے، (معاون مرتب)

ازارِ مبارک[1] (لنگیٔ مبارک)

وہ زیرِ قمیص آپؐ کی پاک لنگی ۔۔۔ کمر سے وہ تا ساق ثوب مُؤَزَّر
پنڈلی ۔ تہبند بنایا ہوا کپڑہ

وہ صد رشکِ عفت ازارِ مبارک ۔۔۔ مُصَفّٰی مُنَظَّف مُستِر مُستَّر
صاف ستھرا ۔ چھپانے والا ۔ پوشیدہ

فصل علیہ و بارک وسلم

وہی جس کی حد آپ نے خود بتا دی ۔۔۔ کہ لنگی ہے تا عضلۂ ساق بہتر
پنڈلی کا سخت گوشت

نہ یہ ہو سکے گر تو کچھ اور اسفل ۔۔۔ مگر اس سے نیچے پہننا ہے منکر
نیچے ۔ منع

فصل علیہ و بارک وسلم

اس ارشاد سے ہو گیا ہے یہ ثابت ۔۔۔ کہ لنگی ہے مسنون ٹخنوں سے اوپر

پہنتے ہیں جو لوگ ٹخنوں سے نیچے ۔۔۔ وعیدیں ہیں منقول حضرتؐ سے ان پر
سزائیں

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] شمائل ترمذی کی روایتوں سے ثابت ہے کہ لنگی ٹخنوں سے اوپر اوپر باندھنا چاہیئے اور ہم لوگوں کو اس کا ہمیشہ خیال رکھنا ضروری ہے '

(معاون مرتب)

ردائے مبارک[1] (یعنی چادر اطہر)

وہ مزّمل پاک کی شانِ نزولت　　ردائے مبارک نبیؐ کے جسد پر

سورہ مزمل شریف　شان نزول　　چادر　جسم

کبھی تھی وطن کی کبھی تھی یمن کی،،،　　مُبیّض مُخطّط مُحمّر مُطہّر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

سفید۔ لکیروالی۔ سرخ۔ پاک

وہی حُلّۂ سُرخ سفیانؓ نے جس کو　　بتایا ہے تفسیر میں اپنی چادر

ایک مشہور صحابی

وہی جس کے نیچے سے ساق مبارک　　نظر آرہی تھی حسین و منوّر،،،

پنڈلی

فصلِ علیہ و بارک وسلم

براء ابن عازبؓ بھی راوی ہیں جس کے　　جہاں ان کا ارشاد ہے صاف کھلکر

ایک صحابی

کہ میں نے نہ دیکھا حسین کوئی انساں　　کبھی سرخ حلے میں حضرت سے بڑھکر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

[1] شمائل ترمذی میں بیان کردہ روایات اشعار میں آگئے ہیں۔ (معاون مرتب)

خفّین مبارکین (موزے)

وہ خُفّین زیبندۂ پائے اقدس — وہ موزے جو تاج شاہی سے بھی برتر
(موزے)

وہ دِحیہ کا ھدیہ نجاشی کا تحفہ — وہ مَدُبوُغ مُھدٰی مُسوّدٌ مُطَھّر
(پاک شدہ — ہدیہ — سیاہ — طاہر)

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہ دونوں سیہ رنگ تھے اور سادے — ملے تھے نجاشی سے جو تحفہ بن کر

وہ خفین ہوتے تھے جو زیب پا بھی — وہی مسح فرماتے جس پر پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

علاوہ ازیں اور خفین بھی تھے — جنھیں پیش فرمایا دحیہ نے لاکر

وہی جن کو حضرت نے پہنا یہاں تک — کہ بوسیدہ معلوم ہوتے وہ پھٹکر

فصل علیہ وبارک وسلم

لہ ترجمہ احادیث بابت موزہ مبارکین :-

ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی بادشاہِ حبش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو عدد سیاہ سادے موزے ہدیتہً بھیجے تھے تو حضور نے انھیں پہنا، پھر وضو فرمایا اور ان پر مسح فرمایا،

دحیہ رضؓ نے دو موزے ہدیتہً پیش کئے جس کو آپ نے پہنا، اس کے ساتھ ایک جبہ بھی تھا جس کو حضور نے یہاں تک پہنا کہ پرانے ہوکر پھٹ گئے تھے، (شمائل ترمذی)

نعلین مبارکین[1]

نعالین اقدس کی شان اللہ اللہ
کہ تاجِ شہنشاہ بھی جن سے کم تر

مبارک جوتے
قبالین والے شراکین والے
مُثنّٰی و مخصُوف ۔ اَجرَدْ و اَطْھَرْ
دو تسمے والے — دوہرے تسمے والے — دو تلے والے — چھیلے چمڑے والے ۔ پاک
فصلِ علیہ وبارک وسلم (دوہرے)

وہ جوتے جو مِل جائیں ۔ دوں انکو بوسے
رکھوں دل میں آنکھوں سے اپنی لگاکر

تلے جن کے مخصُوف محراب والے
تقاطُع کی صورت میں دو تسمے اوپر
دوہرے — صلیبی شکل
فصل علیہ وبارک وسلم

توسط سے جن کی ملی ہیں نجاتیں
بدل جاتے ہیں جس سے ظالم کے تیور

یہ ادنیٰ ہے آن پاک جوتوں کی برکت
کہ ہوتی ہے ان سے زیارت میسّر

فصل علیہ وبارک وسلم

شبیہہ نعلین

[1] حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضورؐ کے جوتوں میں دہرے تسمے لگے تھے اسکے علاوہ شمائل ترمذی وغیرہ میں بھی اسی طرح کی تفصیل آتی ہے

خاتمِ نبوی (انگوٹھی مبارک)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پاک جس سے مہر بھی لگائی جاتی تھی،

انگوٹھی وہ سردارِ کون و مکاں کی، خطوطِ مبارک جو کرتی مُہمّز

نگینہ تھا منسوب اس کا حَبَش سے جو تھا تین سطروں کے اندر مُسَطّر[1]

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہ نقشِ محمدؐ رسول اور اللہ وہ اسم و لقب نیچے اللہ اوپر

جو رہتی تھی دستِ یمینِ نبی میں جو تھی زینتِ دستِ خلفائے اکبر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

مریسیع (جگہ کا نام) میں جو کہ کھوئی گئی تھی،،، کھلے جس کے کھوتے ہی فتنوں کے ہر در[2]

نبوت کے خاتم کی خاتم کا نقشہ مُفضّٰی مُفصَّص مُنقَّش مُدَوّر
(چاندی والی، نگینہ والی، نقشہ دار، گول)

فصلِ علیہ وبارک وسلم

[1] حضور کی انگوٹھی کے نگینہ میں تین سطروں میں اوپر اللہ، اسکے نیچے محمد اور اسکے نیچے لقب رسول لکھا ہوا تھا،

[2] ایک بار یہ انگوٹھی گم ہوگئی تھی تو کچھ لوگوں نے اسکو استعمال کر کے نئے فتنے پیدا کرا دیئے تھے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک[1] کا بیان

وہ ان پاک ٹکڑوں کی شان اللہ اللہ جنھیں فخر حاصل تھا بننے کا بستر

کبھی ٹاٹ دوہرا کبھی کوئی چمڑا کھجوروں کے چھلکے تھے پُر جنکے اندر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

جسے حضرتِ حفصہ نے ایک شب میں بچھایا تھا کچھ چوتہا سا بنا کر

ہوا صبح کو جس پہ ارشادِ عالی کہ اس طرح کا اب بچھانا نہ بستر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

ہوئی اسکی نرمی کچھ اس طرح مانع نمازِ تہجد نہ آئی میسر

وہی بوریا فخرِ قالین شاہی وہی تھا فراشِ جنابِ پیمبر

بچھونا

فصلِ علیہ وبارک وسلم

[1] ترمذی شریف میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ کا بستر چمڑے کا ہوتا تھا اسکے اندر کھجور کے چھلکے بھرے ہوئے تھے ،

حضرت حفصہؓ نے ایک رات حضور کے بستر کو چار تہ کر کے بچھا دیا تھا تو حضورؐ نے آپ کو منع فرمایا کہ اب ایسا بستر نہ لگانا کیونکہ نمازِ تہجد قضا ہوگئی تھی ،

اس سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ ہم کو زیادہ آرام دہ بستر نہیں لگانا چاہئے ۔

(معاون مرتب)

وسادِ مبارک[1] (یعنی تکیہ مبارک)

وہ تکیہ جنابِ رسولِ خدا کا،،،، وہ حضرت کے سر کا وسادِ مُطَھَّر

غلاف اس کا چمڑے کا ہوتا عموماً. تراش۔ درختِ تمر جس کے اندر
کھجور کے درخت کے چھلکے
صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

اسی پر سرِ پاک رکھتے تھے حضرت اسی پر لگاتے تھے ٹیک آپؐ اکثر

وہ تکیہ بھی تھا کتنی عظمت کا حامل جو رہتا مُلابِس بہ آغوشِ اطہر
بڑائی ملا ہوا۔ گود پاک سے
صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

وہی جس کی جابرؓ نے کی ہے روایت کہ تھا تکیہ حضرت کا بر شقِّ ایسر
بایاں پہلو

وہی بو جُحَیفہؓ سے ہے جس میں مروی کہ کھانا نہیں خوب تکیہ لگا کر،،،،
(صحابی)
صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

---

[1] حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ کا تکیہ مبارک چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے درخت کے چھلکے بھرے ہوئے تھے (مسلم شریف)
حضور کا فرمان ہے کہ تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھانا چاہئے، اپنے بچوں کو بار بار بتلا دیجئے!
(معاون مرتب)

تکیہ کے علاوہ - دوسری طرح حضورؐ کا ٹیک لگانا

سوا تکیہ کے آپؐ نے زندگی میں — سہارا لیا ہے کبھی اور جن پر ،،،،

وہ فضلؓ ابن عباس تھے اور اسامہؓ (خادم خاص) — روایت میں دو نام آتے ہیں اکثر

(حضور کے چچا زاد بھائی)

صلی علیہ وبارک وسلم

ہوا تھا وصالِ نبی جس مرض میں — بندھی جس میں تھی زرد پٹی بھی سر پہ

ہوا فضل سے جس میں ارشادِ نبوی — میرے سر سے باندھو اسے خوب کس کر

صلی علیہ وبارک وسلم

تو تعمیل ارشاد کے بعد حضرت — زمیں سے اٹھے تھے انھیں کو پکڑ کر

اسامہ پہ بھی اک سہارا لیا تھا — اسی حال میں آپ نے بار دیگر

صلی علیہ وبارک وسلم

۱؎ حضرت انسؓ اور حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ان لوگوں کا سہارا لیکر مسجد تک تشریف لائے اور نماز پڑھائی تھی اور سر پر زرد پٹی بندھی تھی جس کو آپ نے اور کس کر باندھنے کو فرمایا تھا ، (ترمذی شریف)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماکولات یعنی کھانے اور اسکے متعلقات

روٹیوں کا ذکر

اب ان روٹیوں کا بھی کچھ ذکر سن لو — جو حضرت کو آتی تھیں اکثر میسر

وہ نان جویں[1] بے چھنا[2] جس کا آٹا — نہ کھائی گئی جو چپاتی[3] بنا کر

جو کی روٹی

فصل علیہ و بارک وسلم

نہ رائج تھے جس وقت سوپ اور آ کھے — کہ جو صاف کرتے ہماری طرح پر

اُڑا دیتے بس مار کر پھونک[4] تنکے — بنا لیتے پھر جسکی روٹی پکا کر

فصل علیہ و بارک وسلم

ہے ارشاد جس کے لئے عائشہؓ کا — کہ آلِ محمدؐ نے دو[5] دن[6] — برابر

نہ پائی کبھی روٹیاں جو کی اتنی — کہ کھا لیتے سب جس کو آسودہ ہو کر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] ترمذی شریف صفحہ ۷۸ مطبوعہ سہارنپور

[2] ۷۹

[3] ۷۹ - ۸۰

[4] ۸۶

[5] ۸۷

[6] محدثین نے فرمایا ہے کہ شہنشاہ دو جہاں درسِ امت کیلئے شکم سیر ہو کر کبھی نہیں تناول فرماتے تھے،

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے

سالن[1] کا ذکر

وہ سالن جنابِ رسولِ خدا کے — جنھیں نوش فرمالیا کرتے اکثر

کبھی گوشت بکری[1] کا یا مرغیوں[2] کا — بٹیریں[3] کبھی ہوتیں سالن کے اندر

فصل علیہ و بارک وسلم

کبھی روغنِ زیت[4] (زیتون) یا سرکہ[5] ہوتا — کبھی کچھ کھجوریں[6]، کدو[7]، یا چقندر[8]

کبھی شہد[9] خالص کبھی کوئی حلوا[10] — کبھی کچھ ثرید و لحوم (پرچہ ہائے گوشت) مشفّر

فصل علیہ و بارک وسلم

کبھی اتفاقات ایسے بھی ہوتے — کہ کھاتے چھوہاروں سے روٹی ملا کر

غرض تھے نہ حضرت تکلّف کے عادی — بلا عذر کھاتے جو آتا میسّر

فصل علیہ و بارک وسلم

ثرید :۔ ایک طرح کا عربی کھانا جو گوشت روٹی ملا کر بنتا ہے۔

[1] شمائل ترمذی شریف روایات مرقومہ ص۔۸۱۔۸۳۔۸۴۔۸۵۔ وغیرہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کا طریقہ

بوقتِ تناول وہ شانِ نبوت — وہ پاس و لحاظِ یمین[1] اور الیسر
(داہنا — بایاں)

وہ آداب کھانے کے (کھانے کے وقت) ملحوظ رکھنا — وہ قصداً نشستِ[2] تواضع بنا کر

فصل علیہ و بارک وسلم

تناول وہ تین انگلیوں[3] کے سہارے — وہ پھر انگلیاں[4] چاٹنا منہ لگا کر

تکبر کی عادت سے بچنے کی خاطر — نہ کھانا کبھی میز پر[5] رزق لے کر

فصل علیہ و بارک وسلم

بڑے ظرف میں بے تکلف وکھانا — نہ مثلِ عجم چھوٹے برتن[6] میں رکھ کر

اگر چاہو تمثیل ..... اکلِ پیمبر — تو دیکھو "کما یاکل العبدُ"[7] پڑھ کر

فصل علیہ و بارک وسلم

۱تا۶ شمائل ترمذی شریف مطبوعہ سہارنپور صفحات ۷۶ - ۷۷ - ۸۶ - ۸۷ -

۷ یعنی میں غلاموں کی طرح کھاتا ہوں۔

کھانا کھانے کے وقت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا **وضو فرمانا** اور

بسم اللہ کہنا

وہ ما قبل کھانے کے ہاتھوں کا دھونا (پہلے) — وہ ما بعد تطہیر دستان اطہر (بعد میں ۔ دونوں ہاتھوں کا دھونا)

کبھی اکتفا دستِ شوئیدگی پر — کبھی کھا کے کھانا وضوء مکرر (دوبارہ وضو کرتے)

فصل علیہ و بارک وسلم

کلمات پڑھنا

وہ کلمات جو حضور کھانا کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ارشاد فرماتے تھے

وہ قبل کھانے کے تسمیہ پڑھنا (بسم اللہ پڑھنا) — وہ ما بعد تحمیدٌ (حمد کرنا) و تثنیہ (ثنا پڑھنا) اکثر

وہ ارشاد اَلحَمدُ لِلّٰہِ حَمدًا (اللہ ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے) — وہ کلمات شکرِ خداوند اکبر

فصل علیہ و بارک وسلم

شمائل ترمذی میں مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو صاف فرماتے اور بسم اللہ شریف پڑھ کر کھانا تناول فرماتے تھے اور کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے ۔(شمائل ترمذی ص ۹۶ ۔۹۷ ۔۹۸ ۔۹۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

پانی پینے کا طریقہ

وہ کیفیتِ شربِ پیغمبرانہ
نظر آتے تھے جس میں حکمت کے جوہر

پینے کا طریقہ

کھڑے[1] ہو کے پینا کبھی آبِ زمزم
بہ حالِ قعود[2] اور مشروب اکثر

بیٹھ کر — پینے کی چیزیں

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ تنبیہ پینے پہ اک دم میں پانی
وہ دو[3] تین[4] وقفوں میں پینا ٹھہر کر

ایک سانس

تنفس[4] وہ ممنوع برتن کے اندر
وہ ہر سانس برتن سے منہ کو ہٹا کر

فصل علیہ و بارک وسلم

مشک سے وہ کیشہ کی اک بار پانی
پیا تھا پیمبر[5] نے جب منہ لگا کر

ادب سے وہ کیشہ کا فوراً ہی اٹھنا
وہ رکھ لینا مشکیزہ کا منہ کتر کر....

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] شمائل ترمذی صفحہ ۱۰۶ سے ۱۱۴ کی روایات کا ماحصل یہ ہے کہ

(۱) حضورؐ آبِ زمزم کھڑے ہو کر نوش فرماتے تھے۔ مگر دوسری چیزیں پانی دودھ وغیرہ بیٹھ کر پیتے تھے

(۲) آپؐ نے ایک سانس میں پانی پینے کو منع فرمایا ہے، اور برتن کے اندر سانس لینا بھی منع فرمایا ہے

(۳) آپ خود تین سانس لے کر پانی وغیرہ پیتے تھے

ایک مرتبہ حضرت انسؓ کی والدہ مشکیزہ میں پانی لائیں تو آپؐ نے منہ لگا کر پانی نوش فرمایا، تب حضرت کیشہ نے مشکیزہ کا منہ کتر کر تبرکاً اپنے پاس رکھ لیا تھا،

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر **مشروبات** کا ذکر مبارک

(پینے کی چیزیں)

اب اس پاک مشروب کا ہو بیاں کیا! جو سکھلا دے آداب ایمن و ایسر

نبیذ[1] و لبن آب شیریں و بارد تھے مشروب مرغوب[2] طبع پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اظہار دستور اَیمَنْ فَاَیمَنْ بزرگوں کو ترجیح ہوں گر وہ ایسر

فقط دودھ پی کر وہ ارشاد زِدْ نَا[3] وہ کچھ اور کھا کر تمنائے اخیر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] [2] [3] شمائل ترمذی کے صفحہ ۱۰۴ - ۱۰۵ میں تفصیل دی ہوئی ہے۔

چھوہارے۔ کھجور۔ کشمش وغیرہ بھگو کر اس کا بے نشہ پانی نبیذ کہلاتا ہے،

حضور کو نبیذ۔ دودھ۔ میٹھا ٹھنڈا پانی زیادہ پسند تھا۔ حضور پہلے داہنی طرف والوں کو دیتے تھے، تب پھر بائیں طرف والوں کو۔ پھر پہلے بزرگوں کو، تب چھوٹوں کو۔

دودھ پینے کے بعد فرماتے" اے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ دیجئے۔ دیگر چیزیں کھا کر اللہ کا شکر ادا فرماتے اور دعائیہ طور پر اور زیادہ کی دعائیں فرماتے،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

مخصوص پیالوں کا ذکر

وہ فخرِ نبوت کے مخصوص پیالے   وہ صد رشکِ جامِ جم و کےؔ و قیصر

بنام رَیال و مُغِیثُ و مُضَیَّبْ   گنایا جنھیں ابن قیّم نے لکھکر "

فصل علیہ و بارک وسلم

وہی جس کو ثابت رضؓ کی آنکھوں نے دیکھا   جناب انس (مشہور صحابی) نے دکھایا جو لاکر

خرید اگیا تھا جو ابن انس سے   تبرک میں لاکھوں دراہم (درہم کی جمع) کو دیکر

فصل علیہ و بارک وسلم

نَبِیذُ (شہد) و لَبَنَ (دودھ) اور عَسَل اور پانی   یہ چیزیں پیا جس سے حضرت نے اکثر

اگر اس کی تصویر چاہو تو سُن لو   مغلظ (موٹا) - مضبّت (پتر سے بندھا ہوا) - محدّد (لوہا لگایا ہوا) - مطہر (پاک)

فصل علیہ و بارک وسلم

نبیذ :— کشمش چھوہارے وغیرہ پانی میں بھگو کر نشہ پیدا ہونے سے پہلے چھان کر پیتے تھے ،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

پھل کھانے کا بیان

تفکّہ جناب حبیبِ خدا کا ۔۔۔ وہ میوے جو نوش آپ فرماتے اکثر

پھل کھانا

یہی لکڑیاں خربزے تربزے تھے ۔۔۔ جنھیں کھاتے گاہے رطب سے ملاکر

تازہ خرما

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

وہ قِثّاءِ اَجرِ وزُغبِ کا ہدیہ ۔۔۔ جو لائیں تھیں بنتِ مُعَوَّذ اٹھاکر

چھوٹی چھوٹی روئیں دار لکڑیاں ۔۔۔ نام صحابیہ

ہوا مرحمت جس کے بدلے میں انکو ۔۔۔ کفِ دست سونا کہ اتنا ہی زیور[1]

مٹھی بھر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

علاوہ ازیں آپ کو گاہے ماہے ۔۔۔ ملی ہیں فواکہ کی اقسام دیگر ،،،،،

غرض شاذ و نادر چکھا ہے نبی نے ۔۔۔ عِنَبْ اور تُفّاح و رُمّان لیکر

انگور ۔ سیب ۔ انار

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

---

[1] راوی کو شک ہے کہ یہ تحفہ سونا تھا یا کوئی زیور تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

بیٹھنے کا طریقہ

وہ حضرت کا طرزِ قعود عاجزانہ — جو اکثر نظر آتا مسجد کے اندر

(بیٹھنے کا طریقہ)

کبھی قُرفُصائی ... کبھی اِحتِبائی — جلوس مبارک کی تھی شان اکثر

(گوٹ مار کر بیٹھنا - سرین کے بل دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو گھیر کر بیٹھنا)

صلی علیہ وبارک وسلم

وہ اک بار قیلہؓ کا مرعوب ہونا — نظر آئے جب آپ مسجد کے اندر

نشست آپؐ کی قُرفُصائی جو دیکھی — گئیں کانپ خوفِ نبوت سے ڈر کر

صلی علیہ وبارک وسلم

صحابہ نے حضرت کو جب یہ خبر دی — کہا بہرِ تسکین "عورت سکوں کر"

یہ جملہ ہوا اس طرح کچھ مُسَکِّن — کہ جاتا رہا دل سے عورت کے سب ڈر

(تسکین دینے والا)

صلی علیہ وبارک وسلم

تفصیل کے لئے دیکھئے شمائل ترمذی شریف ص ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ -

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیٹنے یا آرام فرمانے کا طریقہ

جنابِ پیمبر کی راحت کا نقشہ بھی تھا کتنا پیارا حسین و عجب تر

تلاوت وہ آیات قرآں کی پہلے[1] وہ پھر لیٹتے وقت اک خاص منظر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ سونے کا آغاز شقِ یمیں سے وہ دستِ یمیں زیرِ رخسارِ اطہر
(داہنی کروٹ) (داہنا ہاتھ)

وہ پھر پڑھ کے مخصوص آیات قرآں تمامی بدن پر حصارِ مسکرر ،،،

فصل علیہ وبارک وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے مسکرانے کا طریقہ

ہنسی حضرت خاتم الانبیا کی تجاوز نہ کرتی تبسم سے اکثر

مگر ہاں کبھی ذکر نعمائے جنّت جو فرماتے حضرت تو فرماتے ہنس کر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] حضورؐ سونے سے پہلے آیات قرآنی تلاوت فرماتے ، اور اپنے تمام بدن پر حصار کرتے ، پھر داہنی کروٹ لیٹ جاتے تھے ۔ [2] حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صرف مسکراتے تھے (بخاری شریف) مسلم شریف میں آیا ہے کہ حضور مسجد نبوی میں صحابہ کرام کی جاہلیت کی باتیں سن کر مسکرا دیتے ۔ جب جنت کی نعمتوں کا ذکر فرماتے تو ہنس کر فرماتے ۔ شمائل ترمذی ص ۔ ۳۸ ۔ ۳۹ ۔ ۱۱۷ ۔ ۱۱۸ ۔ ۱۳۸ ۔ ۱۳۹ (معاون مرتب)

گفتار مبارک[1]

بلاغت خطابِ نبی کی نہ پوچھو،،، وہ الفاظ کم اور معانی کے دفتر

ہر اک حرف واضح ہر اک لفظ بَیِّنَ ہر اک جملہ تھا جس کا وَحیِٔ مُفَسَّر
(صاف) (تفسیر شدہ وحی)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

وہ انداز گفتار صاف اور شُستہ وہ طرزِ تکلم سنبھل کر ٹھہر کر

وہی گفتگو شان جس کی نرالی،، تخاطب وہ ہیں جس کے اوصاف اشہر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

بلاغت میں تھا جو نظیر آپ اپنی فصاحت میں جس کا نہ تھا کوئی ہمسر

وہ حسنِ کلامِ پیمبر، نہ پوچھو جسے حفظ کر لیتے اصحاب سُن کر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

[1] حوالہ بابت گفتار مبارک۔ شمائل ترمذی کی روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور کی گفتگو ٹھہر ٹھہر کر ہوتی تھی، ہر حرف ہر لفظ صاف صاف ہوتا تھا، اسکو سننے والے پوری طرح ذہن نشین فرما لیتے، ہر جملہ نہایت جامع اور بامعنی ہوتے تھے،

رفتارِ مبارک[1] چلنے کا طریقہ

عجب شانِ رفتارِ صلّی علیٰ تھی — نظیر اسکی عالم میں بتلاؤں کیونکر

وہ جیسے کوئی عرش کا بسنے والا (حضور مراد ہیں) — اتر کر چلا آئے فرشِ زمین پر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

وہ رفتار سرعت یہ قوتِ خمیدہ — بلندی سے پستی میں گویا اتر کر

وہ سرکار کون ومکاں تھے خراماں — کہ سروِ خرامانِ جنت زمین پر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

جو رفتار تیز اتنی ہوتی کہ گویا — زمیں چل رہی ہو قدم سے لپٹ کر

بمشکل ہی اصحاب کو ساتھ ملتا — چلا کرتے جب بے تکلّف پیمبر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

[1] حوالہ بابت رفتار مبارک ۔

ایک صحیح روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس جب راستہ چلتے تو قدرے جھک کر چلتے ، دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا کہ گویا کسی بلندی سے اتر رہے ہیں ،

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب آپؐ چلتے تو نہایت قوت کے ساتھ زمین سے قدم اٹھاتے ،

حضرتؓ ابوہریرہ کا بیان ہے کہ ہملوگ بڑی کوشش کے بعد آپؐ کا ساتھ پکڑ سکتے تھے ، وغیرہ

(معاون مرتب)

حضورؐ کی قوت جسمانی

اگر دیکھنا چاہو قوت نبی کی	روایت رکانہ کی دیکھو اٹھا کر
جو اک نامور پہلواں تھے عرب کے	لڑے جن سے دو بار کشتی پیمبر

فصلی علیہ و بارک وسلم

دیا جب انھیں دعوتِ حق نبی نے	یہی شرط کی تھی انھوں نے مقرر
کہ اسلام اس وقت لاؤنگا حضرت	کہ غالب جب آجائیں سرکار مجھ پر

فصلی علیہ و بارک وسلم

یہ شرط ان کی منظور کرلی نبیؐ نے	کیا ان کو چت دم کے دم میں گرا کر
مگر محوئے حیرت بنے تھے رکانہ	جو بھاری تھے تنہا ہزار آدمی پر

فصلی علیہ و بارک وسلم

اٹھے اور پھر عرض کی یوں ادب سے	کہ اک بار اور آزمائیں گے لڑکر
دوبارہ بھی جب ہارے کشتی تو بولے	کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَر[1]

فصلی علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضرت رکانہ بولے "میں اللہ پر ایمان لایا وہی سب سے بڑا ہے"

بتاؤں تمھیں راز اس معجزہ کا ،،　　　　کہ جنت کے چالیس[1] مردوں کے جوہر

خدا نے عنایت کئے تھے نبی کو　　　　جو رہتے تھے جسمِ پیمبر میں مضمر

فصل علیہ وبارک وسلم

رجال بہشتی[1] کی قوت بھی سن لو　　　　کہ اک مرد ہوتا ہے سو کے برابر

تو اس طرح تھی ایک ذاتِ پیمبر　　　　چہل صد جوانانِ بارضی کے ہمسر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] بخاری شریف باب الشجاعت فی الحرب۔ (معاون مرتب)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی طاقت وعظمتِ ہاشمی کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیا کی مثالیں دی ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ کا عصاء، حضرت طالوت کا جسم شریف۔ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکانہ سے مقابلہ جب ابتدائے اسلام میں حضورؐ نے تین بار ان کو پچھاڑ دیا تھا۔

پھر غزواتِ بدر و احد وحنین و خندق وغیرہ (مسند ابن حنبل ج۔)

معاون مرتب

حضورؐ کی صفت شجاعت

شجاعت جو پوچھو رسول خدا کی
ملے گی مثال اس کی دنیا میں کم تر

فتوحاتِ بدر و حنین اور مکہ
یہ سب ہیں نبی کی شجاعت کے مظہر

فصل علیہ و بارک وسلم

جنابِ علی، شیرِ مرداں ہیں شاہد
جنہوں نے کئے سیکڑوں معرکے سر

کہ جب بدر میں زور کا رَن پڑا تھا
تو ہم سب کی مأمن تھی ذات پیمبر
پناہ گاہ

فصل علیہ و بارک وسلم

بیانِ براء ابن عازب بھی دیکھو
حنینی روایات میں ہے جو اکثر

کہ ہاں خوف سے بھاگ نکلے تھے ہم سب
مگر آپ ثابت قدم تھے وہیں پر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اک واقعہ اور بھی یاد ہوگا
کہ جس شب میں غل تھا مدینہ کے اندر

کہ کوئی غنیم آج آکر کہیں سے
نہ ہو حملہ آور دیارِ نبی پر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہاں بھی سبھی نوجوانوں سے پہلے　　نظر آتے بنوی شجاعت کے جوہر

شہنشاہِ کون و مکاں جاکے تنہا　　لگا آئے بیرونِ شہر ایک چکر

فصل علیہ و بارک وسلم

اٹھے اور فوراً لیا ایک گھوڑا　　معاً بیٹھ کر کس لئے زین و بکتر

گئے اور سب پرخطر راہ دیکھی　　پیامِ اماں سب کو بخشا پلٹ کر

فصل علیہ و بارک وسلم

ا؎ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شجاع نہیں دیکھا ،

۲؎ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دوسرے لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت دی ہے ۔ سخاوت ۔ شجاعت ۔ قوت جسمانی اور مقابل پر غلبہ ۔

۳؎ حنین کی جنگ میں حضور اپنی جگہ پر جمے رہے ۔ اور کفار کی طرف زمین کی خاک پھینک دی جس سے وہ اندھے ہو کر بھاگ گئے ۔

مسند ابن حسنینؒ ۔ جلد اوّل ص ۱۲۶ و مسلم شریف غزوہ حنین ۔ بخاری شریف ۔ باب الشجاعت فی الحرب ۔

معاون مرتب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہسواری

زمین پر نہ پوچھ ان کی شانِ سواری　　جو تھا شہسوارِ براق آسماں پر

سوار آپ جس جانور پر بھی ہوتے　　وہ حضرت کی برکت سے ہو جاتا شہ پر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اک مرتبہ اک صحابی کا گھوڑا　　نظر آرہا تھا جو سُست اور لاغر

ہوئے پشت پر جب سوار آپ اسکی　　رواں ہو گیا باد سے بھی سوا تر

فصل علیہ و بارک وسلم

کبھی کوئی گھوڑا کبھی تیز گدھا　　کبھی اونٹ ہوتے کہ یا تیز خچر

غرض شہسواری تھی مرغوب خاطر　　سواری پہ ہوتے سوار آپ اکثر

فصل علیہ و بارک وسلم

نبی کی سواری کی تعداد کیا تھی؟　　اگر آپ چاہیں تو بتلا دوں گن کر

وہ تھے تین عدد اونٹ اور سات گھوڑے　　عدد خچروں کی تھی چھ اور دو خر گدھے

فصل علیہ و بارک وسلم

صحیح بخاری شریف باب الشجاعت فی الحرب ،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آلاتِ حَرَب یعنی جنگی ہتھیار

وہ غزوات میں درسِ غازی کی خاطر — پہن لینا حضرت کا مخصوص مِغفَر

لوہے کا خود

وہ خودِ مبارک وہ لوہے کی ٹوپی — جو تھی فتح مکہ میں حضرت کے سر پر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ زرہیں جو رکھتی ہیں حضرت سے نسبت — عدد ان کے ہیں سات مشہور و مخبر

وہ ذاتُ الحواشی و تُبرا و خرنق — وہ ذات الوشاح سغدیہ اشہر

فصل علیہ و بارک وسلم

مسمّٰی بہ ذات الفُصول اور فِضّہ — اُحد میں جو تھیں زیبِ دوشِ مُطَہّر

جو پہنی گئیں بہرِ تعلیمِ اُمّت — ہے حکمِ خدا و حیلٗ رکھ دال جس پر

بکڑو استعمال کرو۔ مگر احتیاط لازم ہے۔

فصل علیہ و بارک وسلم

سیوف پیمبر کی تعداد نو تھیں — کھلے شانِ اسلام کے جس سے جوہر

تلواریں

یہ تلواریں تھیں ایسے ہاتھوں کے اندر — کہ جو ہاتھ مطلق نہ اٹھتے عدو[1] پر

دشمن

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] صرف اپنا بچاؤ کرنے کے لئے استعمال فرماتے تھے، (سبحان اللہ کیا شان ترحم تھی)

(معاون مرتب)

وہ قلغی، قضیب اور ماثور نامی　　　وہ بتّار اور ذوالفقارِ مفخّر

وہ چاندی کی تھیں جسکے قبضہ کی ٹوپی　　　روایات میں جس کا ہے ذکر اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ تلواریں تھیں شہرہ آفاقِ عالم　　　لرزتے تھے ان سے سلاطین اشہ

صحابہ نے بنوائی تھیں ان کی نقلیں　　　برائے تبرک یکے بعد دیگر

فصل علیہ وبارک وسلم

کمانیں جو منسوب سرکار سے ہیں　　　بتائیں ہیں پانچ اہل سیرت نے لک

ہیں مشہور بیضا و روحا و صفرا　　　سواد اور زوراء اکتوم گر

فصل علیہ وبارک وسلم

بحوالہ سیرت حبیبہ بیان صلاح صفحہ ۳۲۹ میں پانچ کمانیں درج ہیں
نیزے ڈھالیں اور جبّے کے اشعار مسودے میں بھیگ کر خراب ہو گئے ہیں، اس
درج نہیں ہو سکے۔ قارئین معاف فرمائیں (معاون مرتب)

آپؐ کا خوفِ الٰہی

وہ حضرت کے خوفِ الٰہی کا عالم ۔ مرے جیسا عاصی بتائے تو کیونکر ؟
مگر ہاں روایات کی روشنی میں دکھاتا ہے کچھ آپ کو آج لکھ کر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ معلوم ہے آپ ختم الرسل تھے خدا نے بنایا تھا معصوم یکسر
مگر پھر بھی ثابت نہیں ہے کہیں سے کہ تا عمر حضرت ہنسے بھی تھے کھلکر

فصل علیہ و بارک وسلم

احادیث میں صاف ہے ذکر اس کا یہ ارشاد فرما چکے ہیں پیمبر
کہ ہوتے اگر تم مری طرح واقف تو آتی ہنسی کم مگر روتے اکثر

فصل علیہ و بارک وسلم

اگر ابر و طوفاں کبھی دیکھ لیتے دعا مانگتے قبلہ رو آپؐ ہو کر
لگیں پوچھنے عائشہؓ جب نبیؐ سے کہ ہیں کیا وجوہات خوفِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ فرمایا اے عائشہ کیا خبر ہے — کہ ہوھود کی قوم کا پیش منظر

کہا تھا عذاب الٰہی کو جس نے — یہ بادل نکل جائے گا بس برس کر

فصل علیہ و بارک وسلم

پیمبر کو تھا اس قدر خوفِ مولیٰ — کہ روتے نوافل میں راتوں کو اکثر

کبھی شب میں اتنا قیام آپ کرتے — کہ آتا نظر اک وَرم پشت پا پر

فصل علیہ و بارک وسلم

غرض آپؐ کے خوف و خشیہ کا نقشہ — حدودِ زبان و قلم سے ہے باہر

روایت میں ہے ذکر خوفِ خدا سے[1] — کسی لمحہ غافل نہ رہتے پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] آندھی طوفان بادل، چاند گرہن، سورج گرہن وغیرہ کے اوقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوراً نمازیں شروع فرماتے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امن وامان اور سلامتی کی دعائیں فرماتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ۔ بخاری شریف ترمذی ابو داؤد)۔ معاون مرتب۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے **اخلاق مبارک** کا کچھ ذکر خیر

صفاتِ حمیدہ ہیں جتنے جہاں میں — حبیب خدا سب کے تنہا تھے پیکر

ہیں اخلاق انساں کے جتنے بھی افضل — ہوا ہے نہ کوئی بھی حضرت کا ہمسر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اخلاق علیاں بیاں ہونگے کیسے — کہ تھا متصف جس سے خُلق پیمبر

وہ خُلقِ مجسم . . . . . نبیٔ مکرم — مخلوق[1] بہ اخلاقِ خلاقِ اکبر

فصل علیہ و بارک وسلم

ان اخلاق کا ذکر ہے کیسے ممکن — جس اخلاقِ حسنہ کے تھے آپ مظہر

جن اخلاق کی ہے زمانہ میں شہرت — مچی دھوم ہے جس کی دنیا کے اندر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ تکمیل بخشندۂ خُلقِ اعظم — وہی خُلق ہے جس کا قرآن رہبر

وہ تتمیم[2] فرمائے خلقِ مکارم — وہی اسوہ کونین میں ہے جو اشہر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] وہ مقدس ہستی جو خداوند قدوس کے اخلاق کے مطابق پیدا کی گئی تھی، [2] وہ ذات برتر و بالا جو اعلیٰ اخلاق کو مکمل کرنے والی تھی۔ مختصرا عرض ہے کہ حضور کی زندگی سادہ تھی (باقی اگلے صفحہ پر)

وہ آیاتِ قرآں کا تالئِ عالی[1]   وہ مومن دلوں کا مزکئ اکبر[2]

(تلاوت کرنے والا)   (دلوں کو پاک کرنے والا)

کتاب اور حکمت کا اعلیٰ معلم   وہ مبعوثِ برحق رسول مبشر[3]

(استاد)   (بشارت کے ذریعہ آیا ہوا رسول)

فصل علیہ و بارک وسلم

بہ ہنگامِ آغاز ... وحیِ الٰہی   نبی جب ہوئے تھے ہراساں و مضطر

جنابِ خدیجہ کے اقوال زرّیں   ہیں خود شاہدِ حُسنِ خُلقِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

جو دیکھو بیاں حضرتِ عائشہ[4] کا   تو کھل جائیں اخلاق حضرت کے تم پر

جہاں صاف الفاظ میں ہے یہ مروی   کہ قرآن تھا خُلقِ ذاتِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

جب اک شخص نے عائشہؓ سے یہ پوچھا   کہ تھا شغل کیا آپ کا گھر کے اندر

تو فرمایا گھر کے سبھی کام کرتے   کبھی دیتے جھاڑو بھی خود ہی پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

(پچھلے صفحہ کا باقی) سادہ کھانا تھا، آدھا پیٹ کھاتے تھے، موٹا کپڑا پہنتے تھے، سادہ بستر پر آرام فرماتے، حالانکہ آپؐ کے پاس سب کچھ تھا مگر اللہ کی راہ میں لوگوں میں تقسیم فرما دیتے تھے، [2] تلاوت کرنے والا، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت قرآن فرماتے تو سننے اور سمجھنے والوں پر ایک ایسا رعب خداوندی طاری ہوجاتا کہ لوگ کپکپا اٹھتے اور بالکل مسحور ہوجاتے، ان کے دل تمام تر پاک صاف ہوجاتے اور بے ساختہ آپ پر ایمان لاتے، سبحان اللہ! (معاون مرتب) [3] ام المومنین حضرت عائشہؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ ح۔ع۔ع

جنازوں کی شرکت عیادت کی خاطر — چلے جاتے تھے دور تک پیادہ چل کر

پیدل

حضور اپنے نعلین خود ٹانک لیتے — پہن لیتے کپڑے بھی پیوند سِل کر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ حد ہے غلاموں کی دعوت خوشی سے — قبول آپ فرمالیا کرتے اکثر

غرض آپؐ کا خُلق تھا خُلقِ اعظم — ہے تائید خود جس کی قرآن کے اندر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اقوال ھند ابنؓ ھالہ کی دیکھو — جو تھے مثل پروردۂ ذاتِ اطہر

حضورؐ کے پالے ہوئے

تو پھر جاتے آنکھوں میں بالکل تمہاری — پیمبر کے اخلاق کا حسنِ منظر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ قولِ حسین ابن حضرت علی بھی — ہے آئینۂ حُسنِ اخلاق اطہر

غرض ہو کہاں تک بیان خُلق نبوی — بھرے ہیں پڑے جس سے دفتر کے دفتر

فصل علیہ و بارک وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق کیسا تھا، تو آپؐ نے فرمایا "حضور کا اخلاق قرآن عظیم کے مطابق تھا [1] ایک صحابی جن کو حضور نے خود پالا تھا، [2] حضورؐ خود اپنے دست مبارک سے بہت سارے محنت و مشقت کے کام کیے ہیں، جیسے خندق کھودنا، پتھر اٹھانا، قربانی کرنا،

اسلام محنت کر کے ایمانداری سے روزی کمانے کی تاکید کرتا ہے سستی کاہلی اور بھیک مانگنے کو سختی سے منع کرتا ہے،

حضورؐ کی تواضع

نبی کی تواضع بھی تھی بس نرالی　　　کہاں تک دکھائے کوئی اس کا منظر

مگر پھر بھی چند ے برائے تبرک　　　دکھاتے ہیں ہم آپ کو آج لکھ کر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

ذرا آئیے دیکھ لیں وہ روایت　　　کہ جب اک سفر میں صحابہ نے مل کر

کیا قصد آج ایک بکری پکائیں　　　کریں پیش جس کو بہ روئے پیمبر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

تو ہر شخص نے کام اک ایک لے کر　　　شروعات کر دی یکے بعد دیگر

خبر جب یہ حضرت کو پہونچی تو بولے　　　کہ میں لکڑیاں لاؤں جنگل سے جا کر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

ادب سے ہوئے ملتجی یوں صحابہ　　　کہ ہم لوگ سب کام کر لینگے مل کر

مگر تھا یہ ارشاد فخر دو عالم　　　کہ میں کیوں بنوں[1] تم میں ممتاز و برتر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

---

[1] حضور اکرمؐ اپنے کو دوسروں سے ممتاز کہلانا ناپسند فرماتے تھے، کیونکہ یہ غرور کی بات تھی، سب کے ساتھ ملکر کام کرنا زیادہ پسند فرماتے تھے، سبحان اللہ (معاون مرتب)

وہ اک شخص ملنے جب آیا نبی سے — لرزتا تھا جو رعب نبوی سے تھر تھر

تو حضرت نے یوں اسکو تسکین بخشی — کہ رہ مطمئن دیکھ کر مجھکو مت ڈر

فصل علیہ و بارک وسلم

میں کوئی شہنشاہ بھی تو نہیں ہوں — کہ تو خوف سے ہے ہراسان و مضطر

مری ماں تھی بس ایک عورت قریشی — جو سوکھا ہوا گوشت کھاتی پکا کر

فصل علیہ و بارک وسلم

صحابہ کے ساتھ آپؐ یوں مل کے رہتے — کہ اغیار پہچانتے بھی نہ اکثر

غرض تھا شعار آپؐ کا خاکساری — نہ بنتے کبھی آپ ممتاز و برتر

فصل علیہ و بارک وسلم

لہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں ہمیشہ ملے جلے رہتے تھے، مگر لوگ آپؐ کے رخ زیبا پر پرتوئے نورِ الٰہی دیکھ کر پہچان جاتے تھے ۔ (معاون مرتب)

آپؐ کی راست گوئی (سچائی)

صداقت کا حضرت کی ہے ذکر ہی کیا ۔۔۔ کہ یہ وصف ہے خود نبوت کا جوہر
مگر آج صدقِ پیمبر کی بابت ۔۔۔ وہ سُن لو جو تھا دشمنوں کی زباں پر

صلی علیہ وبارک وسلم

وہ نضر ابن حارث رئیسِ قریشی ۔۔۔ جہاں دیدہ تھا ان میں جو سب سے بڑھکر
کہا اس نے اک روز ... محفل میں اپنی ۔۔۔ محمدؐ کی باتیں.... سُنی میں نے اکثر

صلی علیہ وبارک وسلم

مگر میں نے شعر و جنوں کچھ نہ پایا ۔۔۔ وہ کہتے ہیں جو بات ہے پاک و برتر
یہ تم پر مصیبت ہی کوئی نئی ہے ۔۔۔ وگرنہ محمدؐ نہیں ہیں مُسَحّر (سحرزدہ)

صلی علیہ وبارک وسلم

ابو جہل جو دشمنِ دین حق تھا ۔۔۔ کہا کرتا جب بات ہوتی یہ اکثر
محمد! میں کہتا نہیں تم کو کاذب[1] (جھوٹا) ۔۔۔ جو کہتے ہو تم ہے وہ البتہ منکر

صلی علیہ وبارک وسلم

---

[1] ابو جہل جو حضورؐ کا جانی دشمن تھا وہ بھی ہمیشہ یہی کہتا کہ آپؐ سچے ہیں، صادق ہیں مگر آپ کی ایک خدائے واحد والی بات کا میں منکر ہوں۔

یونہی جب بہ حکمِ خداوند اکبر — پکارا تھا حضرت نے کوہِ صفا پر

کہ دیکھو! اگر میں کہوں آج تم سے — کہ آتا ہے پیچھے سے دشمن کا لشکر

فصل علیہ و بارک وسلم

تو بتلاؤ! اس پر یقین تم کروگے — کہا سب نے ہاں ہم کو ہوگا یہ باور

کہ تم کو کبھی آج تک اے محمدؐ! — نہ دیکھا گیا جھوٹ کہتے کہیں پر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اک واقعہ اور بھی ... یاد ہوگا — گئے جب قریشی بہ دربارِ قیصر

کیا جب سوال اس نے، اچھا بتاؤ — محمدؐ کبھی جھوٹ بولے کہیں پر؟

فصل علیہ و بارک وسلم

جواباً کہا سب[1] نے مجبور ہو کر — کہ ایسا نہیں اے شہنشاہِ قیصر

کہا "باندھتے جھوٹ گر وہ خدا پہ — تو کب رہتے پھر افترا سے وہ بچ کر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] ہرقل بادشاہ کے جواب میں کافر ابوسفیان نے مجبوراً کہا تھا کہ حضور! وہ تو ہمیشہ سچ بولتے ہیں تب بادشاہ نے فرمایا تھا کہ تب ان کی سب باتیں سچی ہیں، وہ خود مسلمان ہونا چاہتا تھا مگر درباریوں اور رعایا کے ڈر سے کھلے بند مسلمان نہیں بن سکا، مگر حضورؐ کو مطلع فرمایا تھا کہ وہ مسلمان ہوگیا ہے، جس کو حضور نے تسلیم نہیں فرمایا۔ (معاون مرتب)

حضورؐ کی صفت مساوات

نبی کی مساوات کیا پوچھتے ہو ،،،، کہ اس وصف میں آپ ہیں سب سے اشہر

امیر و غریب و غلام اور آقا . یہ سب جس کے دربار میں تھے برابر

فصل علیہ و بارک وسلم

کہا جس نے ہر آدمی ہے مساوی نہ کی جس نے تفریق ابیض (سفید) و احمر (سرخ)

ہوئے جس کے باعث سلاطین کے ہمسر بلالؓ اور سلمانؓ صہیبؓ و ابوذرؓ

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ احزاب (غزوہ احزاب) میں جبکہ گردِ مدینہ بناتے تھے اصحاب خندق کا چکر

پیمبر نے فرمائی خود اتنی محنت کہ مٹی کی تہ جم گئی تھی شکم (پیٹ) پر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ جس وقت مخذومیہ (قبیلہ بنی مخذومیہ کی عورت) کی سزا میں سفارش اسامہؓ لگے کرنے آکر

نبی نے یہ فرما دیا "حد لگے گی" جو چوری میں ماخوذ ہو میری دختر

فصل علیہ و بارک وسلم

اسلام میں امیر غریب، غلام آقا بادشاہ رعایا سب برابر ہیں۔ انصاف کے معاملہ میں بھی سب کو سزا جزا ملتی تھی
حضورؐ مشکل کاموں میں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ کام کرتے تھے۔ (بخاری باب احزاب۔ مسلم ابوداؤد)

بنی جب مدینہ میں مسجد نبی کی — تو لاتے تھے خود آپؐ اینٹیں اٹھا کر

صحابہ بصد عاجزی باز رکھتے — مگر ساتھ مشغول رہتے پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ جب بدر میں اتنی کم تھی سواری — کہ اک اونٹ تھا تین تین آدمی پر

پیمبر بھی بے امتیازِ نبوت — صحابہ کے ہمراہ تھے پیادہ اکثر

فصل علیہ و بارک وسلم

صحابہ اگر روکتے آپؐ کہتے — کہ تم سب توانا (مضبوط) نہیں مجھ سے بڑھ کر

علاوہ ازیں یہ بھی ارشاد ہوتا — کہ میں حاجتِ اجر[۲] میں ہوں برابر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[۱] صحیح بخاری باب الہجرہ و بناء المسجد ، [۲] مسند ابن حنبلؒ ج اوّل ص ۴۲۴ مسند ابو داؤد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کے ہمراہ رہ کر سبھی کاموں میں حصہ دار بن جاتے تھے ، حالانکہ لوگ آپؐ سے التجا کرتے کہ آپ تکلف نہ فرمائیں ، مگر آپ فرماتے کہ میں بھی تمہاری ہی طرح ہوں ۔ (سبحان اللہ کیا مساوات کا نمونہ تھا)

(معاون مرتب)

حضورؐ کا کفار و مشرکین کیساتھ سلوک (برتاؤ)

یہاں تک پڑھا خُلقِ نبوی جو تم نے
تو وابستہ تھے مسلموں سے یہ اکثر

مگر آؤ اب تمکو یہ بھی بتائیں
کہ غیروں سے تھا کیا سلوک پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

منافق ہو، کافر ہو، یا کوئی مشرک
رہی مہرباں سب پہ وہ ذاتِ اطہر

وہ اسلام کے ضعف کا دَور چھوڑو
سُنو جب شہنشاہ تھے خود پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہاں واقعے چند لکھتا ہوں ایسے
کہ اسلام جب ہو چکا تھا قوی تر

ہوئے ہیں کئی بار کفّار مہمان
کئی بار تھے میزباں خود پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

مگر ہے یہ تاریخِ شاہد کہ سب میں
کریمانہ تھا میزبانی کا منظر

وہ صاحب غفاری ابوبصرہ نامی
جو تھے کفر میں مہمانِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

لہ حضورؐ کا برتاؤ، کافر مشرک اور منافق سب کے ساتھ یکساں تھا، سبکی عیادت فرماتے، سبکے جنازے میں شرکت فرماتے، سب کی مدد کرتے،

انھیں آپؐ نے سیر فرمایا اتنا　　　کہ بھوکے رہے رات بھر آلِ اطہر

یونہی ایک کافر جو تھا شب کو مہماں[1]　　　سویرے جو واپس ہوا کلمہ پڑھ کر[2]

فصل علیہ و بارک وسلم

دعا، کے لئے ہاتھ اٹھانا... نبیؐ کا　　　جو دشنام دیں بو ہریرہؓ کی مادر

وہ وفدِ نصاریٰ جب آیا مدینہ　　　تو تھا قابلِ دید لطفِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

نفاقِ مدینہ کا.... بانیِ اول　　　کہ ابنِ اُبَیٔ نام ہے جس کا اشہر

کرم آپ نے اس پہ فرمائے اتنے　　　جنھیں سُن کے رہ جائینگے آپ ششدر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ حد ہے کہ جس وقت وہ مرگیا ہے　　　کفن کے لئے لوگ تھے سخت مضطر

تو حضرت نے جو رحمتِ دو جہاں ہیں　　　کیا دفن اُسے اپنا کرتا پہنا کر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضورؐ نے اپنے کافر مہمان کو جنکا نام عفاری ابو بصرہ تھا، گھر کے تمام لوگوں کا کھانا کھلا دیا تھا اور خود بھوکے رہ گئے، [2] ایک دوسرا کافر مہمان زیادہ کھانا کھانے کی وجہ سے اپنا گندہ کپڑا چھوڑ کر بھاگ گیا، صبح ہونے پر حضورؐ اس کے کپڑے دھو رہے تھے کہ وہی کافر اپنا بھولا ہوا سامان لینے واپس آیا، حضورؐ کو اس حالت میں دیکھ کر معافی چاہی اور ایمان لایا، [1] مسند ابن حنبل ج ۶ ص ۳۹۷، [2] جامع ترمذی ↑ ابواب الطعام باب المؤمن یاکل فی معی واحد صفحہ ۳۹ صحیح بخاری کتاب الاطعمہ، ۳ صحیح بخاری روایت متعدد منقول ہے (مؤلف)

غربا کیساتھ حضور کی شفقت و محبت

غریبوں سے سرکار کو اک شغف تھا ہمیشہ رہے مہرباں آپ اُن پر
قلوبِ مساکین کی تقویت کو دیا کرتے تھے آپ تسکین اکثر

فصل علیہ و بارک وسلم

مہاجر مساکین کو وہ بشارت چمک اٹھتے تھے انکے چہرے جو سن کر
کہ جنت چہل سال پہلے مِلے گی مہاجر فقیروں کو ..... اللہ اکبر

فصل علیہ و بارک وسلم

اُسامہ رضؓ سے حضرت کا ارشاد کا می کہ میں نے یہ دیکھا ہے جنّت کے اندر
کہ اُمرا کی تعداد کے بالمُقابل ہے جنت میں تعداد غربا کی بڑھکر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ فرمان حضرت کا تھا عائشہ رضؓ کو کہ رکھو غریبوں پہ شفقت برابر
چھوہارے کا ٹکڑا ہی گر ہو تو دیدو مگر جائے سائل نہ محروم ..... ہو کر

فصل علیہ و بارک وسلم

ا۔ مشکوٰۃ شریف باب فضل الفقرا بہ روایت رازی ،

غریبوں کو اپنے سے نزدیک رکھو　　تو رکھیگا تم کو بھی نزدیک داور

عوالی کی وہ ایک خوش بخت عورت　　جنازہ پڑھا جس کا حضرت نے جاکر
جگہ کا نام

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اک بار جب از تقاضائے بشری　　نہ مائل ہوئے آپ اعمیٰ کے اوپر

تو نازل ہوئیں چند آیاتِ ایسی　　کہ جن سے بڑھا اورِ خُلقِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

دعا میں نبیؐ خود یہ فرماتے اکثر　　کہ رکھ مجھ کو مسکین اے میرے داوَر

مساکین کے ساتھ ہو حشر میرا　　مجھے جب اٹھانا تو مسکیں بنا کر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] مشکوٰۃ باب فضل الفقراء بروایت ترمذی و ابن ماجہ و بیہقی ،
[2] نسائی کتاب الجنائز ،
[3] دیکھو سورۃ عبس وتولیٰ (پارہ عم)

حضور کا عفوودرگذر

معاف کرنا۔ چھوڑ دینا

صفت عفو کی ہے وہ نایاب جوہر — جو ملتا ہے عالم میں شاذ اور کمتر

مگر آگے دیکھو، جو گلزار نبویؐ — ملے ہر گلِ عَفْو یکسر معطّر

فصل علیہ و بارک وسلم

قریشی مظالم کی وہ داستانیں — لرز جائے انسان کا دل جسکو سن کر

وہ برسوں نبی کو نظر بند رکھنا[1] — کہ اک دانہ بھی جانے پائے نہ اڑ کر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ معصوم بچوں کا بھوکوں تڑپنا — پھر ان ظالموں کا تمسخر وہ ہنس کر

وہ اثنائے سجدہ پیمبر پہ رکھنا[2] — وہ بوجھ اونٹ کی اوجھڑی کا اٹھا کر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] صحیح بخاری ص ۶۲۷ میں پورا واقعہ درج ہے کہ برسوں حضور اور حضور کے خاندان پر رسد بند کردی گئی تھی، [2] ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور شیبہ نے ایک اونٹ کی تازی اوجھڑی حضورؐ کی گردن میں ڈال دی، آپؐ کی دختر بی بی فاطمہؓ ابھی بچی تھیں، جب وہ یہ حالت دیکھیں تو دوڑ کر آئیں اور اوجھڑی ہٹائیں۔ کفار کو بددعائیں دیں، اور بدر کی لڑائی میں یہ سب داخل جہنم ہو گئے،

وہ ہجرت کے دن آپکی جاں کے بدلے | جو سو اونٹ انعام کے تھے مقرر
سراقہ[له] نے جس کا اٹھایا تھا بیڑا | جو پہونچے تھے گھوڑے سے نزدِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

کئی واراں کے جو ناکام ٹھہرے | کئی بار گھوڑے نے کھائی جو ٹھوکر
تو آخر میں کی نیتِ بد سے توبہ | نبی سے اماں کی سند مانگی لکھکر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہ سُن کر تھیں ہوگی حیرت یقیناً | کہ بخشی گئی اک سند ان کو لکھکر
وہ پھر فتح مکہ میں ایمان لائے | مگر ذکر تک بھی نہ لائے پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

یونہی وہ عمیر آپکے خون کے پیاسے | جو نکلے تھے شمشیر مسموم (زہریلا) لے کر
وہ جس وقت دربار عالی میں آئے | تو پہچان میں آگئے ان کے تیور

فصل علیہ وبارک وسلم

عمرؓ نے یہ چاہا کہ دکھلائیں سختی | تو مانع ہوئے خود رسولِ مطہر
بٹھا کر قریب اپنے کیں چند باتیں | کیا راز پھر ان کے دل کا اجاگر

فصل علیہ وبارک وسلم

له (اگلے صفحہ پر)

ہوا یوں اثر ان پہ اس معجزہ کا — کہ پلٹے وہاں سے تو اسلام لاکر

بنے پھر نبوت کے گرویدہ ایسے — کہ تبلیغ کرنے لگے مکہ جاکر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

وہ دورانِ صلحِ حدیبیہ جس دم — بوقتِ سحر آیا تھا ایک لشکر

وہی کوہ تنعیم سے جو چلا تھا — ارادہ تھا بس جس کا قتلِ پیمبر

(ایک پہاڑی کا نام)

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

ہوا جب گرفتار یہ دستہ پورا — تو دیکھو ذرا عفوِ نبوّی کا منظر

کہ حضرت نے سب کو رہائی عطا کی[1] — نہ حرفِ شکایت بھی لائے زباں پر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

یونہی قبل بعثت کے اور بعد بعثت — حیاتِ حبیب خداوند اکبر

اگر کوئی ایمانداری سے دیکھے — نمونہ ہے عفو خطا کا سراسر[2]

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

---

[1] (پچھلے صفحہ کا) سراقہ پہلوان سّو اونٹوں کی لالچ میں حضورؐ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کے ارادہ سے قریب آیا تھا، تو اسکے گھوڑے کو دو تین ٹھوکریں ایسی لگیں کہ وہ یہ معجزہ دیکھ کر حلقہ غلامی میں شامل ہوگیا (معاون مؤلف) [1] جامع ترمذی تفسیر فتح مکہ [2] ایک دیہاتی نے حضور کی گردن میں سے چادر اسطرح کھینچی کہ گردن مبارک میں نشانات بن گئے، صحابہ ناراض ہوئے اور بدلہ لینا چاہا حضور نے منع فرمایا اور اسکو ایک اونٹ کا بوجھ لاد کر کھجوریں دے دیں۔

(بقیہ حاشیہ)

بچوں پر حضور کی شفقت

عجب قابلِ دید ہوتا تھا ہمدم وہ بچوں پہ حضرت کی شفقت کا منظر

یہ معمول تھا سرورِ دو جہاں کا جو تشریف لاتے سفر سے پلٹ کر[1]

فصل علیہ و بارک و سلم

نظر آتے گر راہ میں چند بچے بٹھا لیتے اپنی سواری پہ اکثر

سلام[1] آپ بچوں کو فرماتے خود ہی اگر سامنے دیکھ لیتے کہیں پر

فصل علیہ و بارک و سلم

نیا میوہ گر پیش کرتا تھا کوئی تو دیتے تھے بچوں کو حضرت بُلا کر[2]

انھیں چومتے آپ اور پیار کرتے کبھی پھیرتے ہاتھ شفقت سے سر پر

فصل علیہ و بارک و سلم

---

[1] حضورؐ جب سفر سے واپس آتے تو جو بچہ ملتا اسکو سلام فرماتے۔ [2] کوئی نیا پھل ملتا تو پہلے بچوں کو کھلاتے پھر خود نوش فرماتے، [3] ہر قوم اور ہر فرقے کے بچوں سے یکساں سلوک فرماتے، ......
[4] حضورؐ کی نماز میں حسنین رضی اللہ عنہما آپؐ کے کندھوں پر سوار ہو جاتے آپ درگذر فرماتے، نماز پڑھتے وقت کسی بچہ کے رونے کی آواز آجاتی تو نماز مختصر فرماتے کہ بچہ کی ماں کو پریشانی نہ ہو،
[1] ابوداؤد کتاب الادب [2] معجم صغیر طبرانی [3] ابوداؤد کتاب الجہاد وغیرہ،

یہ لطف و کرم عام بچوں پر ہوتا — نہ تھی اسمیں تخصیص ملت کی یکسر

صحابہ سے حضرت نے فرما دیا تھا — کہ بچے ہیں کفار کے تم سے بہتر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

یہ تاکید تھی آپؐ کی غازیوں ... کو — کہ بچوں کو مت قتل کرنا کہیں پر

جب ایک غزوہ میں مر گئے چند بچے — ہوئے سُن کے آزردہ بیحد پیمبر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

غرض دشمنوں کو بھی جس نے دعا دی — وہ بچوں پہ شفقت نہ فرمائے کیونکر

نماز ایسی محبوب شے میں بھی حضرتؐ — مراعات بچوں کی فرماتے اکثر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

---

[1] صحابہ کرام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ کسی بچے کو کسی بوڑھے کو اور ناداروں کو قتل نہ کیا جائے، [2] زید نامی ایک بچہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کر پالا تھا' اور اتنی شفقت دی کہ جب ان کا باپ ان کو لینے آیا تو حضورؐ نے دے دیا مگر زید نے جانے سے انکار کر دیا، یہی زرخرید لڑکا بعد میں جید عالم اور نامی صحابی بن گیا (سبحان اللہ)

مسند ابن حنبل صفحہ ۳۴۵ . بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ وغیرہ،

غلاموں پہ حضور کی شفقت

غلاموں پہ حضرت کی شفقت کا عالم   نظیر آپ تھا اپنی، دنیا کے اندر
یہ ارشاد تھا "ہیں یہ بھائی تمہارے"   ہمیشہ انھیں ...... رکھو اپنے برابر

فصل علیہ و بارک و سلم

غلام آپ کی مِلک میں جتنے آتے   انھیں کر دیا کرتے آزاد اکثر
مگر وہ، بہ حسنِ سُلوکِ پیمبر   نہ جاتے کہیں چھوڑ کر آپؐ کا در

فصل علیہ و بارک و سلم

اُسامہؓ جو تھے آپ کے پرورش میں   محبت میں آپؐ ان کی فرماتے اکثر
کہ ہوتے اُسامہ اگر کوئی لڑکی   تو میں ان کو پہنا دیا کرتا زیور

فصل علیہ و بارک و سلم

بخاری شریف باب المعاصی من امر الجاہلیۃ اور ابو داؤد کتاب الادب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ
غلاموں کو اپنا بھائی خیال کرو، اپنے برابر سمجھو، جو خود کھاؤ پیو وہی ان کو بھی دو، ان کو میرا بچہ یا میری بچی کہہ کر پکارو، وہی کام لو جو تم خود کر سکتے ہو، سبحان اللہ
اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین   (معاون مرتب)

غلاموں کے بارے میں تھا حکم نبوی — کہ آواز مت دو "غلام" ان کو کہکر

مرا بچہ یا میری بچی پکارو — کہ خوش ہوں گے دل انکے یہ لفظ سُنکر

فصل علیہ و بارک وسلم

ابوذر رضؓ نے اک بار جب کہدیئے تھے — کسی عبد عجمی کو... الفاظ سنکر

سُنا جب تو فرمایا حضرت نے ان سے — جہالت کی بُو تم میں ابتک ہے بوذرؓ

فصل علیہ و بارک وسلم

غلاموں پہ شفقت کی حد اللہ اللہ — بہ ہنگامِ رحلت وہ حُکمِ پیمبر

رعایت غلاموں کی ملحوظ رکھنا — رہے ان کے بارے[1] میں اللہ کا ڈر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] عالم نزع میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزوں کی تاکید فرمائی تھی کہ نماز اور غلاموں کے حقوق کا خیال رکھنا۔ اسی طرف اشارہ ہے۔ (معاون مرتب)

مستورات کے ساتھ حضور کا برتاؤ

پیمبر کا حسنِ سلوک عورتوں سے — ہے اظہر من الشمس عالم کے اندر
(آفتاب سے روشن)

مثال اس کی لانے سے قاصر ہے دنیا — شہنشاہ کوئی ہو، یا کوئی رہبر

فصل علیہ و بارک وسلم

شرف ہے یہ سرکار کو صرف حاصل — کہ فرمایا حق عورتوں کا مقرر

وگرنہ تمہیں علم ہے اس سے پہلے — کہ عورت کے حالات تھے کتنے بدتر

فصل علیہ و بارک وسلم

بخاری میں قول عمر دیکھ لیجے — کہ عورت کی وقعت نہ تھی پہلے یکسر

مگر قول و فعلِ رسولِ خدا نے — حقوق عورتوں کے بنائے ہیں برتر

فصل علیہ و بارک وسلم

مثالیں اگر دیکھنا چاہتے ہو.... — تو آؤ دکھاؤں میں کچھ تم کو لکھ کر

وہ اک بار جب عورتوں نے ادب سے — گذارش یہ کی تھی پیمبر سے آکر

فصل علیہ و بارک وسلم

لہ بعثت اسلام سے پہلے عرب کے لوگ لڑکیوں کو کسی نہ کسی بہانہ، جان سے مار دیتے تھے (باقی اگلے صفحہ پر)

کہ مردوں سے ہم ہمدہ بر آنہ ہونگے　　ہمہ وقت رہتا ہے بس ان کا محفر

ملے گا ہمیں درسِ ارشاد کیسے؟　　ہمارا الگ وقت کیجے مقرر

فصل علیہ وبارک وسلم

حبیب خدا نے یہ سنتے ہی فوراً　　انھیں مطمئن کردیا[1] وقت دیکر

وہ پھر بے تکلف سوالات کرتیں　　جوابات نرمی سے دیتے پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم　　حضرت اسماء کی برتری

وہ اسماء جب آئیں حفصہ سے ملنے　　جنابِ عمر بھی تھے موجود گھر پر

کہا ان سے جب گفتگو میں عمرؓ نے　　کہ حق ہے ہمیں تم سے زیادہ نبی پر[2]

فصل علیہ وبارک وسلم

عمر کا یہ کلمہ نہ بھایا تھا۔ ان کو　　کہا اے عمرؓ! یہ غلط ہے سراسر

تمھیں ساتھ حضرت کے کیا خوف و غم تھا　　حبش میں ہمیں اپنی جان کا بھی تھا ڈر

فصل علیہ وبارک وسلم

(پچھلے صفحہ کا باقی) تاکہ داماد نہ آنے پائے، جو اُن کے نزدیک شرم کی بات تھی. مگر اسلام نے اس بری عادت کو بند کر دیا۔ قرآن مجید سورہ نساء میں عورتوں کے حقوق کی تفصیل آچکی ہے آج تک دنیا اس سے سبق لے رہی ہے. [1] صحیح بخاری کتاب العلم ھل یجعل النساءِ یوماً علیٰحدۃ. [2] ایک بار حضرت عمرؓ اور حضرت اسماءؓ میں یہ تکرار ہوگئی کہ حضورؐ پر زیادہ حق کس کا ہے، تو حضورؐ نے حضرت اسماء کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا، (معاون مرتب)

اسی وقت لائے جو تشریف حضرت ۔۔۔ سُنایا پھر اسماء نے کُل قصہ کہہ کر

ہوا جس پہ ارشاد والا کہ اسماء ۔۔۔ عمرؓ سے سوا حق تمہارا ہے مجھ پر

فصل علیہ و بارک وسلم

کہ ان لوگوں نے کی ہے صرف ایک ہجرت ۔۔۔ مگر تم نے کی دو یکے بعد دیگر""

ان الفاظ شاہی کی شہرت جو پھیلی ۔۔۔ حبش کے مہاجر بہت خوش تھے سُن کر

فصل علیہ و بارک وسلم

صحابہ لگے جوق در جوق آنے ۔۔۔ رہا کرتی ایک بھیڑ اسماء کے گھر پر

یہ مژدہ انھیں اس قدر جاں فزا تھا ۔۔۔ کہ فرمائشیں کرکے سنتے تھے اکثر

فصل علیہ و بارک وسلم

یونہی جب رسولِ خدا اک سفر میں ۔۔۔ گئے ساتھ ازواج بھی اپنی لیکر

ہوئے حضرت انجشہ جب حُدی خواں[1] ۔۔۔ لگے دوڑنے اونٹ بھی مست ہوکر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] کسی سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ازواج مطہرات اونٹ گاڑی پر چل رہی تھیں، حضرت انجشہ نے اپنے اونٹوں کو تیز دوڑانے کے لئے للکارا، اونٹ گاڑی تیز ہوگئی۔ (سیرۃ النبی ج ۲ ص ۳۹۰ معارف پریس)

یہ آواز حضرت نے دی انجشہ کو — "کہ ہاں! آبگینے نہ ٹوٹیں سنبھل کر

غرض آپؐ تھے صنفِ نازک کے حق میں — خداوند رحمٰں کی رحمت کے مظہر"

فصل علیہ وبارک وسلم

لہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہمارے نے ہمراہ عورتیں ہیں جو مثل شیشہ کے نازک ہوتی ہیں' ان کو صدمہ ہو سکتا ہے (بخاری شریف غزوۂ خیبر)

حیوانات پر حضورؐ کا رحم وکرم

یہ حضرت کا رحم وکرم یہ تلطف — نہ تھا منحصر صرف جنس بشر پر

ملیں گی روایات خود ان پہ شاہد — کہ تھے آپؐ کل خلق پر مہرباں تر

فصل علیہ وبارک وسلم

مظالم جو حیواں پہ ہوتے عرب میں — انھیں کر دیا بند حضرتؐ نے یکسر

وحوش، و طیور اور مخلوق ساری — رہیں شفقتیں آپؐ کی عام سب پر

فصل علیہ وبارک وسلم

لہ صحیحین میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تاکید فرمائی ہے کہ 'جانوروں' پرندوں وغیرہ کو بھوکا پیاسا رکھنا' داغنا' ان کو باندھ کر نشانہ لگانا' یا کسی طرح کا ظلم کرنا سخت منع ہے' اور حضورؐ نے لعنت فرمائی ہے؛ ایک صحابی نے چڑیے کا انڈا اٹھا لیا' چڑیا بے چین ہو گئی' حضورؐ نے فورًا انڈا گھونسلے میں رکھوا دیا' سبحان اللہ (معاون مرتب)

حضورؐ کے ضبط و تحمل کا ذکر

تحمل کا جوہر وہ ذاتِ نبی میں
کہاں ہے کوئی اس کا عالم میں ہمسر

یہ دس بیس کیا سیکڑوں واقعے ہیں
کہ بے مثل تھا جس میں حلمِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اک حادثہ[1] شاہکارِ حوادث
جو ہے "اِفک" کے نام سے اب بھی اشہر

اسی پر اگر غور فرمائے مُنصِف
بنا دے گا حلمِ نبی اس کو ششدر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہی عائشہؓ رشکِ عالم عفیفہ
وہ محبوبۂ پاک، .... صدیق دختر

ہوئیں متہم جب عدوئے خدا سے
ہوا ہو گا کیا حال قلبِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

جب اشرار میں ہر طرف تھا یہ چرچا
مدینہ کی ساری فضا تھی مکدّر

یہ بس آپؐ ہی کی اُولُوالعزمیاں تھیں
کہ حدِ تحمل سے ..... آئے نہ باہر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] ایک بار منافقین نے حضرت عائشہؓ پر بہتان باندھا تھا، جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی برأت میں آیتیں نازل فرمائیں؛ اسی کی طرف اشارہ ہے۔

یہاں تک کہ نازل ہوا فضلِ باری — برأت کی آیات .... اتریں نبیؐ پر
صفائی

پڑی دشمنِ حق پہ لعنت خدا کی — ہوئی جس سے تسکینِ قلبِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

لبید ابن اعصم منافق کو دیکھو — کیا سحر (جادو) جس نے جنابِ نبیؐ پر

جو آمادہ تحقیق پر عائشہؓ تھیں — ہوا حکم "شورش نہیں امرِ بہتر"

فصل علیہ و بارک وسلم

مظالم وہ طائف کے بھی یاد ہونگے — جو سہتے رہے مدتوں تک پیمبر

وہ تذلیل شانِ نبوت کی توبہ — مکدر رہا جس سے بہت قلبِ اطہر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] لبید ابن اعصم نامی ایک منافق نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ جادو وغیرہ کر دیا تھا،..... حضرت عائشہؓ چاہتی تھیں کہ تحقیقات کر کے اس سے باز پرس کریں۔ لیکن حضورؐ نے منع فرمایا کہ جانے دو اللہ تعالیٰ میرا محافظ ہے، بات بڑھانا مناسب نہیں ہے۔ سبحان اللہ۔ یہ تھی شانِ ترحم (معاون مرتب)

[2] ابتدائے اسلام میں جب حضورؐ طائف کے لوگوں میں تبلیغ کیلئے تشریف لیگئے تو اوباشوں نے حضورؐ کو بہت ایذائیں پہونچائیں، زخمی کر دیا۔ حضورؐ بے ہوش ہو گئے۔ لیکن حضور اکرمؐ نے جو...... رحمت العالمین تھے، کبھی کوئی بد دعا نہیں دی، بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوئے کہ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دیدے (سبحان اللہ)

مگر اس رحیم مجسم کے صدقے　　جو اک بد دعا بھی نہ لائے زباں پر

مظالم ہوئے جب سوا ان کے حد سے　　تو تھا "اھدِ قومی" برابر لبوں پر
میری قوم کو ہدایت دے

فصل علیہ و بارک وسلم

یہاں تک کہ بخشی ہدایت خدا نے　　وہی اہل طائف پشیمان ہو کر

ہوئے حاضرِ آستانِ نبوت　　بنے دم کے دم میں غلامِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

یونہی وقتِ تبلیغ ارشادِ نبوی　　کہ لوگو! کہو کلمۂ حق ..... تو بہتر

وہ کہنا ابوجہل کا خاک اڑا کے　　"نہ برگشتہ ہونا ..... محمد کی سُن کر"

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم لات و عزیٰ　　کے منکر بنو اور کہو ان کو مُنکَر

مگر اللہ اللہ وہ شانِ تحمُّل[1]　　کہ اک بار بھی اسکو دیکھا نہ مڑ کر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] کافروں نے مدتوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اہل بیت پر کھانا پانی بند رکھا۔ طرح طرح کے مظالم کئے، لیکن حضورؐ نے کبھی بھی اس کا بدلہ نہیں لیا نہ اس کا طعنہ دیا۔

حضورؐ کا انصاف

نہ پوچھو بیاں، عدل پیغمبری کا — کہ ہے اس کا اظہار طاقت سے باہر
وہ عدل نبی کیسے آخر بیاں ہو — کہ نوشیرواں بھی نہ تھا جس کا ہمسر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ صخرؓ ابن عیلہ تمہیں یاد ہوں گے — ہوا جن کے ہاتھوں سے طائف مسخّر
مغیرہؓ نے فریاد کی جب نبیؐ سے — کہ پھوپھی مری بند ہے صخرؓ کے گھر

فصل علیہ و بارک وسلم

سنا جب یہ قصہ رسولِ خدا نے — دیا حکم یوں صخر کو پھر.... بلا کر
کہ پہونچا دو گھر ان کے پھوپھی کو انکی — نہ مطعون ہو شانِ عدلِ پیمبر (بدنام)

فصل علیہ و بارک وسلم

لہ طائف کی جنگ میں حضرت صخرؓ کے ہاتھوں فتح ہوئی ۔ مغیرہؓ کی پھوپھی ان کی قید میں تھیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب فریاد کی گئی تو ان کی پھوپھی کو چھوڑ دیا گیا ۔ اسی طرح پانی کا چشمہ بھی دے دیا گیا تھا ۔

(معاون مرتب)

ازاں بعد پھر اک قبیلہ جو آیا   تو آیا گلہ صخرؓ کا ... وہ بھی لیکر

کہا یوں کہ پانی کا چشمہ ہمارا   تصرف میں ہے صخرؓ کے اے پیمبرؐ!

فصل علیہ وبارک وسلم

انھیں حکم دیں آپ اب واپسی کا   کہ ہیں مستحق ہم اب اسلام لاکر

یہ فرما دیا صاف پھر مصطفیٰ نے   کہ اے صخرؓ چشمہ بھی لوٹاؤ جاکر

فصل علیہ وبارک وسلم

ان احکام کی پیروی تھی نہ آسان   مگر صخرؓ نے شوق سے خم کیا سر

اطاعت کا یوں دیکھ کر خاص منظر   تأثر تھا فرحت کا روئے نبی پر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ مخدومیہ[1] جس کی بابت قریشی   اُسامہؓ کو لائے تھے شافع بنا کر

کہا جس پہ حضرت نے ناراض ہوکر   کہ اگلے بھی غارت ہوئے تھے اسی پر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] قبیلہ مخذومیہ کی ایک امیر عورت نے چوری کیا تھا، ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوئی، بہت سے لوگوں نے اور خود حضورؐ کے متبنیٰ (کے گود لئے ہوئے) حضرت اسامہؓ نے بھی سفارش فرمائی مگر حضورؐ نے فرمایا کہ اسلامی قانون سب کیلئے برابر ہے، اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو بھی یہی سزا ہوتی (سبحان اللہ یہ تھا عدل وانصافِ نبوی) صحیح بخاری کتاب الحدود۔

وہ خیبر کی بابت مجبصہ کا دعویٰ
کہ قاتل ہیں عم زاد کے اہل خیبر"

مگر جب نہ تھی کوئی عینی شہادت
لگائی نہ حضرت نے حد کوئی ان پر

فصل علیہ وبارک وسلم

یونہی عدل کے سیکڑوں واقعے ہیں
کہ ہو جائیں پُر جن سے دفتر کے دفتر

خود ارشاد نبوی کہ "حد ہو گی جاری"
جو چوری کریں فاطمہ میری دختر

فصل علیہ وبارک وسلم

حضورؐ کی سخاوت

سخاوت نہ پوچھو رسولِ خدا کی
مقابل میں تھا جس کے حاتم بھی کمتر

تواریخ میں ہیں ہزاروں مثالیں
کہ ہے جس سے روشن یہ اہل نظر پر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہ رکھتی نہیں ہے نبی کی سخاوت
مثال اپنی دنیا کے پردے کے اندر

یہاں مجملاً صرف اتنا بتا دوں
کہ ہو جس سے اندازِ جودِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

سخاوت تو فرماتے حضرت ہمیشہ مگر ماہِ[1] رمضان میں اور بڑھکر

ہے یہ بھی اک اعجاز (معجزہ) ذاتِ گرامی کہ سائل سے "لا" (نہیں) تک نہ لائے زباں[2] پر

فصل علیہ و بارک وسلم

روایات میں صاف ہے ذکر اسکا کہ جب مانگتا کوئی حضرت سے آکر

مقرر تھا دستورِ..... دربارِ عالی کہ وہ لوٹتا تھا[3] مراد اپنی.....پاکر

فصل علیہ و بارک وسلم

ہوئے ہیں کبھی اتفاقات یوں بھی کہ مانگی ہوئی شے نہ تھی اپنے گھر پر

تو حضرت جو تھے رحمتِ ہر دو عالم کہیں جاتے خود[4] ساتھ سائل کو لیکر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہاں پھر یہ ہوتا تھا ارشادِ عالی کہ سائل کی حاجت روائی ہے بہتر

اسے آج تم میرے ذمہ پہ دیدو میں دے دونگا تم کو بوقت مقرر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی سائل کو نا امید نہیں فرماتے تھے [2] رمضان شریف میں سب سے زیادہ خیرات کرتے تھے ، یہی تاکید مسلمانوں کیلئے بھی ہے ، قرآن کریم (بنی اسرائیل) میں ہے کہ نہ اتنے بخیل بنو کہ سائل محروم ہو جائے ، نہ اتنے سخی بنو کہ خود محتاج ہو جاؤ ، ہر کام میں اعتدال ضروری ہے (معاون مؤلف) [2] صحیح بخاری کتاب الادب باب حسن خلق ، [3] صحیح مسلم جلد دوم ص ۲۹۰ ،

حضورؐ کی مہمان نوازی

وہ حضرت کی مہماں نوازی کا منظر[1] بھی تھا خود مثال اپنی روئے زمیں پر

وہ اطراف عالم سے لوگوں کی آمد اترنا وہ دربارِ نبوی میں آکر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ وفد ثقیفی[2] کی مہمان داری کفالت وہ اصحاب صفہ[3] کی اکثر

وہ خوش بخت اُم شریکؓ اور رُملہؓ کہ مہمان سرائے نبی میں تھیں آکر
صحابیات کے نام

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اک بار جب حضرت بوہریرہؓ[4] پڑے تھے پریشان بھوکے زمیں پر

انھیں دیکھکر آپؐ کا مسکرانا ضیافت وہ لیجا کے پھر اپنے گھر پر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ اپنے کو اور اپنے اہل خانہ کو اکثر بھوکا رکھ کر بھی مہمان کو کھانا کھلا دیتے تھے،

[2] ثقیفی جنھوں نے طائف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بری طرح زخمی کر دیا تھا، جب وفد لیکر حضورؐ کے دربار میں آئے تو حضورؐ نے خود ان کی میزبانی فرمائی،

[3] اصحاب صفہ کو اکثر آپؐ اپنے پاس سے کھلاتے تھے، [4] حضرت ابوہریرہؓ کو اکثر حضورؐ نے بلاکر شکم سیر فرمایا تھا، اسی طرح کے ہزاروں واقعے ہیں جو بڑی کتابوں سے معلوم ہوں گے،

وہ مہمان نوازی کا مخصوص پیالہ[1] ... اٹھاتے جسے چار اشخاص ملکر

وہ گرد اسکے اصحابِ صُفّہ کا حلقہ ... ضیافت وہ حضرت کی سب کو بٹھاکر

(ضیافت: مہمان نوازی)

فصلِ علیہ وبارک وسلم

ثقیفی، جنھوں نے کہ طائف میں پہلے ... بنایا تھا مجروح .... پائے پیمبر

(مجروح: زخمی)

وہ ۹ھ میں جب وفد کیساتھ آئے ... بنے میزباں ان کے خود ذاتِ اطہر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

یہ حد ہے کہ مہماں نوازی کی خاطر ... کھلادیتے آپ اپنا کھانا اٹھا کر

ضیافت میں ایسا بھی ہوتا عموماً ... کہ فرماتے خود آپ فاقے ...... مکرر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

---

[1] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بہت بڑا پیالہ تھا، جس میں کھانے کی اشیاء رکھکر سب لوگ اِرد گرد بیٹھکر کھایا کرتے تھے،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سوالی کو اپنی ساری بکریاں دے دیں۔ وہ جب اپنے قبیلہ میں گیا تو لوگوں سے بولا کہ تم لوگ مسلمان بن جاؤ، رسول اللہؐ اتنا دیتے ہیں کہ خود مفلس بن جاتے ہیں' (معاون مرتب)

حضورؐ کا ایثار

صفاتِ نبوت میں ایثارِ نبوی
بھی دنیا میں رکھتا نہیں اپنا ہمسر

جہاں تک تواریخ میں دیکھتا ہوں
نظر آتے ہیں آپؐ ممتاز و برتر

صلی اللہ علیہ و بارک و سلم

مخیریق کے سات باغ نخیلی
جو موہوب تھے شاہِ خلدِ بریں پر

مخیریق نضری — کھجوروں کے باغ — ہبہ کی ہوئی

انھیں آپؐ نے وقف فرما دیا تھا
یتامیٰ مساکین و غربا کے اوپر

صلی اللہ علیہ و بارک و سلم

وہ اک بار جب لائیں تشریف خود ہی
جنابِ پیمبر کی محبوب دختر

ہوئیں ملتجی ایک خادم کی خاطر
کفِ دست کے اپنے چھالے دکھا کر

ہتھیلی

صلی اللہ علیہ و بارک و سلم

---

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باغات اور ہبہ کی ہوئی تمام چیزیں یتامیٰ اور مساکین کے نام وقف فرما دی تھیں، جو ایثار اور قربانی کی بہترین مثال ہے (معاون مرتب)

تو حضرت کے ایثار کی شان دیکھو　　　کہ بیٹی سے ارشاد تھا صاف کھلکر"

کہ ہے ابن صُفّہ کی حاجت مقدم　　　بقیہ امور اس کے آگے مؤخر

فصل علیہ و بارک وسلم

ہوا پھر یہ ارشاد والا..... کہ بیٹی!　　　یہ تسبیح[1] و تحمید و تکبیر اطہر

نمازوں کے بعد ان کا پڑھ لینا تم کو　　　ہے خادم کی راحت رسائی سے بہتر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] تسبیح فاطمہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۳۳ بار سبحان اللہ ۔۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر بعد نماز فرض پڑھنے کی تاکید ہے اور اس میں بہت برکت ہے ۔

امام جعفر صادق اور امام باقر نے سوتے وقت اور ہر نماز کے بعد پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے اور اس وظیفہ کو سب سے بڑھ کر فرمایا ہے ، اس سے دین و دنیا کے تمام مصائب دور ہوتے ہیں ' (اصول الکافی و فروغ الکافی) ج ۲ ص ۵۰۰ و ج ۱ ص ۳۴۲ ، ۳۴۳ ۔

آپؐ کا ایفائے عہد

وہ ایفائے عہد آپؐ کا اللہ اللہ — کہ تھے معترف جس کے دشمن بھی اکثر
کئے تھے سوالات قیصر نے جتنے — سوال اس میں تھا ایک یہ بھی اہم تر
فصل علیہ و بارک وسلم

وہ وحشی جو قاتل تھے عَمِّ نبی کے — مدینہ میں جانے سے بھی جن کو تھا ڈر
کہا اہل طائف نے ان سے کہ جاؤ — سفیروں کے قاتل نہیں ہیں پیمبر
فصل علیہ و بارک وسلم

وہ صلح حدیبیہ میں ٹھیک جس دم — شرائط ابھی ہو رہی تھیں مقرر
ابو جندل[1] رضؓ آئے جو فریاد لیکر — یہ ارشاد فرما رہے تھے پیمبر
فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] صلح حدیبیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جندلؓ کو صلح کے مطابق دشمنوں کو دیدیا تھا، حالانکہ ابو جندل چاہتے تھے کہ آپؐ ان کو نہ دیں۔

ابو جندل اس وقت تم صبر کر لو   کہ لازم ہے ایفائے وعدہ بھی مجھ پر

بہت جلد فضلِ خدا ہوگا شامل   بسر ہوگی پھر زندگی ساتھ ملکر"

فصل علیہ وبارک وسلم

نبوت سے پہلے کا ہے اک وقوعہ   جو ایفائے وعدہ کا ہے ٹھیک مظہر

جب اک شخص نے اپنے[1] آنے کا وعدہ   نبی سے کیا۔ اور گیا گھر۔ بٹھا کر۔۔۔۔

فصل علیہ وبارک وسلم

رہا یاد اس کو نہ جب قول اپنا   گیا تین دن بعد پھر اس جگہ پر

تو دیکھا کہ حضرت یہ فرمارہے ہیں   کہ ہوں منتظر تیرا جب سے یہیں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

حُذَیفَہ و بُوحَسل[2] بھی یاد ہوں گے   وہ روکا تھا کفار نے جن کو کہہ کر

کہ تم لوگ جاتے ہو نزد پیمبر   تو انکار فرما گئے دونوں یکسر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک شخص عبداللہ بن ابی الجسار نے رسول اکرمؐ سے کچھ تجارتی معاملہ کیا تھا اور وعدہ کیا کہ کل میں ملونگا مگر گھر جاکر بھول گیا اور تیسرے دن آیا تو حضورؐ کو انتظار کرتے دیکھا تھا۔

[2] خذیفہؓ اور بوحسلؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آرہے تھے تو کفار نے انھیں شرط پر جانے دیا تھا کہ وہ لوگ رسول اللہؐ کی کوئی مدد نہ کریں گے جب یہ لوگ آگئے تو رسول اللہؐ کی (باقی اگلے صفحہ پر)

رہائی جنھیں اس بنا پر ..... ملی تھی — کہ ہوں جنگ میں وہ نہ عونِ پیمبر[مددگار]

سنا جب یہ قصہ پیمبرؐ نے، بولے — بہ ہر شکل وعدہ وفائی ہے بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

حضور اکرمؐ کی امانت داری[1]

امانت تو ہے ان کی مشہور عالم — امین تھا عرب میں لقب جنکا اشہر

قریشی جو تھے دشمنِ جانِ مولا — بھروسہ تھا ان کو بھی اتنا نبی پر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہ گر بیش قیمت کوئی چیز ہوتی — جسے چاہتے تھے وہ رکھنا بچا کر

تو بایں ہمہ بغضِ دین و نبوت — امانات رکھتے اسی آستاں پر

فصل علیہ وبارک وسلم

(پچھلے صفحہ کا باقی) مدد کرنا چاہا، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ جب تمہارا وعدہ مدد نہ کرنے کا ہو چکا ہے تو اس کی پابندی کرنا ضروری ہے (معاون مرتب)

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت داری و دیانت داری پر اتنا بھروسہ تھا کہ کفار جو دشمنِ اسلام اور دشمنِ بانیِ اسلام تھے، اپنی چیزیں حضورؐ کے پاس امانت رکھتے تھے۔ (سیرۃ النبی حصہ ج ۲ ص ۳۰۱)

- معاون مرتب۔

گداگری اور سوال سے حضورؐ کا تنفر

حبیب خدا یوں تو بحرِ کرم تھے — لٹایا کئے مال و زر زندگی بھر

نہ محروم رہتا کبھی کوئی سائل — فیوضِ نبوتؐ رہے عام سب پر

فصل علیہ و بارک وسلم

خراج و غنیمت سے جو مال آتا — غریبوں پہ ہوتا تھا تقسیم دن بھر[1]

مگر باوجود اس کے غیرت تھی اتنی — کہ رکھتے نہ محبوب بننا گداگر

فصل علیہ و بارک وسلم

سوال آپؐ سے کوئی ناحق جو کرتا — گذرتا گراں یہ مزاجِ نبی پر

بہ نرمی یہ ارشاد سائل سے ہوتا — کہ بہتر نہیں یہ طریقہ ..... برادر

فصل علیہ و بارک وسلم

اگر لکڑیاں کاٹ کر جنگلوں سے — کوئی لادلے پیٹھ پر اپنی ..... گٹھر[1]

اسے بیچ کر کام ..... اپنے چلائے — ہے لاریبؐ اس گدائی سے بہتر[2]

فصل علیہ و بارک وسلم

(لہ و لہ صحیح بخاری کتاب الصدقات)۔ حضورؐ نے محنت کر کے کمانے کھانے کی تاکید فرمائی ہے۔ گداگری سے منع فرمایا ہے۔

صدقات سے حضورؐ کا پرہیز

تقاضائے شانِ رسالت یہی تھا،،،، کہ ہے جسم طاہر تو ہو روح اطہر

لباس آپ کا ہو .... مصفّیٰ مشفّٰی طعام آپ کا ہو مزکّیٰ ... مُطَہَّـــر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہی راز تھا غالبًا اس میں پنہاں کہ تھا صدقہ ممنوع حضرت کو یکسر

اگر کوئی دیتا بھی صدقات لاکر نہ کھاتے تھے ہرگز ہمارے پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

کبھی کوئی افتادہ خرما بھی ملتا جسے چاہتے آپ کھانا اٹھا کر

تو صدقے کے شبہہ میں ہوتا یہی تھا کہ دستِ مبارک جاتے تھے ان پر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ پرہیز خود آپؐ ہی تک نہ رہتا شریک اسمیں ہوتے تھے سب آلِ اطہر[1]

جنابِ حسن کو اُگلنی پڑی تھیں جب ایسی کھجور آئے تھے منھ میں لیکر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] زکوٰۃ خیرات وغیرہ سے سخت پرہیز فرماتے اور اپنے اہل بیت کو بھی اس سے بچاتے تھے۔

[2] ایک بار بچپن میں حضرت حسنؓ ایک افتادہ کھجور منھ میں لیکر آئے تو آپؐ نے اگلوادی تھی کہ کہیں صدقہ خیرات کی نہ ہو۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۲۲۸)۔ معاون مرتب۔

یہی راز ہے جس سے سیّد پہ اب بھی ‏ ‏ زکاتیں ہیں قطعاً حرام اور منکر

یہ فرمان ہے ذاتِ خیر الوری کا ‏ ‏ کہ ہے "صدقہ ممنوع...... آلِ نبی پر"

فصل علیہ و بارک وسلم

حضور اکرمؐ ھدیہ قبول فرماتے تھے

تحائف جو حضرت کی خدمت میں آتے ‏ ‏ قبول آپؐ فرمالیا کرتے ..... اکثر

مگر شرط یہ تھی کہ ہوتے وہ ہدیہ ‏ ‏ زکوٰۃ آپؐ پر تھی حرام اور منکر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ تخصیص تھی خُلقِ پیغمبری کی ‏ ‏ کہ مہدی کو دیتے تھے ہدیہ سے بڑھکر
ہدیہ پیش کرنے والے

روایت ہے بنتِ مُعَوّذ کی شاہد ‏ ‏ جو لائی تھیں کچھ ککڑیاں آپ کے گھر

فصل علیہ و بارک وسلم

عنایت کیا ان کو سرکارِ دیں نے ‏ ‏ کفِ دست سونا کہ اتنا ہی زیور

عوض تحفۂ غیر کے بالمقابل ‏ ‏ بڑھا رہتا تھا حُسنِ خُلقِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

لہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ھدیہ قبول فرماتے اور بدلہ میں اس سے زیادہ ہدیہ دیتے۔ اور یہی تاکید بھی فرماتے، یہانتک کہ اگر بدلے میں کچھ نہ ہوسکے تو صرف شکریہ ہی ادا کرنا ضروری ہے (شمائل ترمذی ص۱۹۴ بہ روایت حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراؓ (معارف دین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم وحیا کا بیان

نبی کی حیا تم کو گر دیکھنا ہے
بیاناتِ خُدرِی کے دیکھو اٹھا کر

وہ کہتے ہیں ناکتخدا لڑکیوں سے
بھی زیادہ تھی شانِ حیائے پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

ادھر یہ بیاں حضرت عائشہؓ کا
کہ مجھ تک نے دیکھی نہ سترِ پیمبر

بتاتے ہیں ہم کو ..... کہ ہم غور کرلیں
وہ عفت بھی کیسی تھی اللہ اکبر

فصل علیہ وبارک وسلم

حضور کی نفاست پسندی

نفاست پسندی نہ پوچھو نبی کی
کہ اس وصف میں آپ تھے سب سے بڑھکر

عرب جو صفائی سے ناآشنا تھے
نمونہ بنے آپ کے ساتھ ..... رہکر

فصل علیہ وبارک وسلم

روایات میں بارہا..... آچکا ہے
کہ جب پیش آتا کوئی گندہ منظر

پیمبر بہ انداز صد حسن وخوبی
صفائی کی تاکید فرماتے اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہانتک کہ مسجد میں گر کوئی عامی ۔۔۔ کبھی تھوک دیتا تھا دیوار و در پہ

چھڑی سے مٹاتے تھے سرکار خود ہی ۔۔۔ غضبناک آتا نظر...... روئے انور

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اک بار جب آئے تھے کوئی صاحب ۔۔۔ پیمبر کے گھر میلے کپڑے پہنکر

ہوا تھا یہ ارشاد کیا خوب ہوتا ۔۔۔ اگر تم پہنتے[2] انھیں صاف دُھلکر

فصل علیہ و بارک وسلم

یونہی ایک عورت نے انصار کی جب[3] ۔۔۔ مَلا عطر مسجد کے دھبّے مٹا کر

ہوئی دیکھکر آپ کو خاص راحت ۔۔۔ کیا ان کی تحسین مسرور ہو کر

فصل علیہ و بارک وسلم

سدا اک تنفر سا تھا گندگی سے ۔۔۔ روایات میں ہے یہ قولِ پیمبر

کہ جب دے خدا کوئی نعمت کسی کو ۔۔۔ بہ صورت بھی ہے اس کا اظہار بہتر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفائی ستھرائی کو بیحد پسند فرماتے تھے، مگر عرب کا کوئی جاہل آدمی مسجد یا دیوار پر تھوک دیتا تو آپؐ خود اس کو کسی چیز سے صاف فرماتے تھے، مگر چہرۂ مبارک پر غصہ کے آثار ہوتے تھے (معاون مرتب) [2] ایک صاحب میلے کپڑے پہن کر آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنے کپڑے صاف دھولیا کرو۔ [3]

مزاج مبارک میں تھی وہ لطافت — کہ تھا عام سب کو بحکم پیمبر

کہ پیاز اور لہسن سے پرہیز رکھیں — نہ آئیں انھیں کھا کے مسجد کے اندر[1]

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

حضورؐ کی خوش لباسی

یہ معلوم ہے خوب اہلِ نظر کو — کہ حضرت تکلّف سے تھے پاک یکسر

بہت صاف اور سادہ سی زندگی تھی — بری تھی بناوٹ سے ذاتِ مطہر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

نہ پہنے کبھی آپؐ نے ایسے کپڑے — کہ ہو شائبہ جن میں شہرت کا تل بھر

مگر پھر بھی تسہیلِ امت کی خاطر — پہنتے کبھی آپؐ بہتر سے بہتر[2]

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

حضورؐ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ رنگ

جو تھے رنگ مرغوب طبعِ پیمبر — وہ دو قسم ہیں یعنی ابیض و اصفر
(سفید اور زرد)

یونہی سرخ رنگت سے تھی ایک نفرت — کیا منع جب کوئی آتا ... پہنکر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

---

[1] یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمکو کوئی نعمت دے تو اسکا اظہار بھی ہونا چاہیے (معاون مرتب) [2] حضور اکرمؐ تکلف بناوٹ، شہرت شیخی، غرور وغیرہ سے مبرا تھے۔ بجد سادہ زندگی بسر فرماتے، تاہم دیکھا گیا کہ کبھی کبھی عمدہ لباس بھی زیب تن فرمایا (معاون مرتب)

صبح تا شام معمولاتِ حضورِ اقدس ﷺ

وہ معمول روزانہ کی .... زندگی کا وہ از صبح تا شام .... شغلِ پیمبر

پسِ فجر مسجد میں تشریف رکھنا تخاطب صحابہ سے پھر ...... مسکرا کر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اس رشکِ یوسف کا تعبیر دینا صحابہ کے خوابوں کی تفصیل سُن کر

وہ پھر وعظ و پند اور حکمت کی باتیں بنیں جس سے اخلاق انسان کے بہتر

فصل علیہ و بارک وسلم

کبھی بہرِ تنشیط ...... طبعِ صحابہ تبسم بھی فرماتے شعر و سخن پر

اسی وقفہ میں پھر خراج و غنیمت کے اموال تقسیم فرماتے اکثر

فصل علیہ و بارک وسلم

پھر چاشت کی نفل کے بعد اٹھنا وہ مسجد سے تشریف لانا مکاں پر

گھریلو مشاغل میں مصروف رہنا ہر اک کام انجام دینا وہ مل کر

فصل علیہ و بارک وسلم

یونہی عصر تک گھر میں مشغول رہنا وہ جانا پھر ازواج تک عصر پڑھ کر

وہ دریافت احوالِ ازواج کر کے قیام اسکے ہاں، جسکی باری ہو شب بھر

فصل علیہ و بارک وسلم

حضور کی خانہ اطہر میں آمد اور تقسیم اوقات

وہ بیتِ مطہر میں حضرت کی آمد — وہ تقسیم اوقات خود گھر کے اندر

وہ کچھ بہر اللہ، کچھ بہر امت — کچھ اپنے لئے[1] کچھ پئے آلِ اطہر

فصل علیہ و بارک وسلم

پھر اس جزوِ ذاتی کی تقسیم ثانی — وہ تشکیل ایثار کی اک مسکرر"

حسن سلوک کی شکل پیدا کرنا

وہ اظہارِ اذکار اہل فضائل — وہ حاجت روائی بقدر مقدر[2]

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ تثلیث لمحات اوقات فرصت — وہ توضیع حسنات اللہ اکبر"

تین حصوں میں تقسیم کرنا — فرصت کے اوقات — نیکی کے پھولوں کو لٹانا

وہ تکمیل حاجاتِ مجبور و مضطر — وہ تبلیغ شاہد کا حکم مؤقر

حضور کا حکم تبلیغ

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اصحاب کا جوق در جوق آنا — نکلنا وہ لمحات میں بن کے رہبر

ذرا دیر

تواضع مذوقات سے جسم و جاں کی — وہ تشبیع ارواح و اجسام یکسر

خاطر۔ کھانے کی چیزیں — روح کی جمع — جسم کی جمع

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر جب خانہ اطہر میں تشریف لاتے تو اپنے وقت کو تین چار حصوں میں تقسیم فرماتے ایک حصہ عبادت الٰہیہ کیلئے۔ ایک حصہ گھر والوں کیلئے۔ ایک حصہ امت کیلئے (شمائل ترمذی ص ۱۷۹ بروایت حضرت امام حسین ابن علیؓ) معاون مرتب

حضورؐ کا خانۂ اطہر سے باہر تشریف لانا

وہ اس بدرِ کامل کا باہر نکلنا — وہ خانہ سے اپنے خروج پیمبر
(بدر: پورا چاند)

وہ حفظِ لساں از خرافاتِ عالم — وہ تالیف و تسکینِ قلبِ مکسّر
(حفظِ لساں: حفاظتِ زبان — خرافات: دھاتی برائیاں — تالیف: الفت ڈالنا۔ تسکین: ڈھارس دینا — قلبِ مکسّر: ٹوٹے ہوئے دل)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

وہ اکرام۔ وہ تولیت۔ وہ تحذّر — توجہ وہ حسنِ بشاشت سے ان پر
(اکرام: عزت افزائی — تولیت: ولی بنانا — تحذّر: برائیوں سے ڈرانا)

وہ تحسینِ احسن وہ تقبیحِ اقبح — تفقّد وہ حالات کا ان کے اکثر
(تحسینِ احسن: اچھے کو اچھا کہنا — تقبیحِ اقبح: برے کو برا فرمانا — تفقّد: دلجوئی۔ غم خواری)

فصلِ علیہ و بارک وسلم

دستورِ مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بھلا ایسی مجلس کی تعریف کیا ہو — جو تھی مشتمل ذکرِ حق پر سراسر

وہ مجلس جو تھی پاک شور و شغب سے — نہ ہوتا کوئی مہتمم جس میں آکر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

وہ علم و حیا اور صبر و امانت — ہوں جس مجلسِ پاک کے خاص جوہر

فضیلت کا معیار تھا جس میں تقویٰ — جہاں چھوٹے مرحم بڑے تھے موقر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضورؐ جب باہر تشریف لاتے تو لوگوں سے خندہ پیشانی سے باتیں فرماتے۔ لوگوں کو تسکین دیتے۔ لوگوں کی خیریت دریافت فرماتے۔ [2] آپؐ کی مجلس بڑی پرسکون ہوتی۔ شور و شغب سے دور۔ بڑوں کا احترام کیا جاتا چھوٹوں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

نفل نمازوں اور نفل روزوں کا ذکر

نمازِ نوافل میں تھا یہ طریقہ — کہ اکثر ادا کرتے اپنے مکان[1] پر

یہ ارشاد ہے خود رسولِ خدا کا — کہ پڑھنا نوافل کا ہے گھر پہ بہتر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

رہی نفل روزوں کی تفصیل باقی — تو ملتی ہیں ایسی روایات اکثر

کہ روزوں سے سرکار کو اک شغف تھا — جو رکھتے تھے روزے تو رکھتے برابر[2]

فصلِ علیہ و بارک وسلم

یہاں تک کہ اصحاب کو خیال ہوتا — کہ شاید نہ افطار فرمائیں سرور

یونہی جب کبھی آپ افطار کرتے — تو چلتا تھا کچھ روز افطار اکثر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

یہاں تک کہ ہوتا گماں ساتھیوں کو — کہ اب صوم شاید نہ رکھیں پیمبر

غرض اختلافاتِ عاداتِ حضرت — بھی امت کے حق میں ہیں رحمت کے مظہر

فصلِ علیہ و بارک وسلم

---

[1] نوافل گھر پر پڑھنا سنت ہے۔ [2] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل نفل روزے رکھتے، کبھی مسلسل ناغہ فرماتے تاکہ امت کیلئے اسکا کرنا ضروری نہ ہو جائے۔ (معاون مرتب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

صفت قرآن خوانی

یہاں آپ کو آج یہ بھی بتادوں
کہ قرآن کس طرح پڑھتے پیمبر

یہ کیفیت قرأتِ ذاتِ اقدس
احادیث میں یوں ہے موجود اکثر

فصل علیہ و بارک وسلم

کہ جب ام سلمہ سے راوی نے پوچھا
کہ پڑھتے تھے قرآن کیسے پیمبر

تو فرمایا ہر حرف ہوتا تھا واضح
نہایت مبیّن نہایت مفسّر

فصل علیہ و بارک وسلم

یونہی جب قتادہ نے پوچھا انسؓ سے
کہ پڑھتے تھے سرکار قرآن کیونکر

تو ارشاد فرمایا اک لفظ مدّا
غرض یہ کہ ترتیل سے[1] اور بہتر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک قرأت کے ساتھ صاف صاف تلاوت فرماتے تھے۔

(معاون مرتب)

ہم کو بھی چاہیے کہ اس کی پیروی کریں۔ اور معنی مطلب اور تفسیریں دیکھیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا

گذر اوقات

حبیب خدا کی معیشت بھی سُن لو — بسر جیسے کی آپ نے زندگی بھر

روایات نعمان اور عائشہؓ کی — بتائیں گی حالات عیشِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

جناب انسؓ کی روایت بھی دیکھو — شکم پر تھے جب سب کے ایک ایک پتھر

دکھایا شکم جب حبیبِ خدا نے — تو دُہرے حجر تھے بہ بطن مطہر
پیٹ پر

فصل علیہ و بارک وسلم

کرو یاد حضرت کا وہ واقعہ ..... بھی — کہ جب گھر سے نکلے تھے بے وقت باہر

ملے آکے جس وقت حضرت سے دونوں — وہ صدیق و فاروق خلفائے اکبرؓ

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ ہیثم جو تھے جاں نثار اک صحابی — جہاں لیگئے لوگ تشریف مل کر

جہاں دعوتِ مخلصانہ ہوئی تھی — جہاں سے اُٹھے آپ آسودہ ہو کر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہی بھوک تھی وجہ تکلیف حضرت — یہی پیاس لائی تھی سب کو یہاں پر

مگر یہ بھی بتلا دوں یہ حال کیوں تھا — کہ تھا فقر خود مدعائے[1] پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

حضورؐ کے معمولات ذاتی

خوشبو لگانا

وہ اس نفس قدسی (پاک ذات) کا خوشبو لگانا — جو تھا گویا خود منبع (خزانہ۔ کان) مشک و عنبر

وہ عطریت رشک ریحان جنت — مدینہ کی گلیاں تھی جس سے معطر

فصل علیہ وبارک وسلم

ضرورت نہ تھی اسکو خوشبو کی مطلق — فقط میل طبعی کا تھا ایک مظہر

وہ قلب معطر (مراد حضور اقدس) کا شوق تعطر — وہ سونے پہ گویا سہاگہ مکرر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہی عطر دانی معرف (مشہور) بہ سکہ — لگاتے تھے خوشبو نبیؐ جس سے لیکر

انھیں رغبت بوئے خوش اسقدر تھی — نہ فرماتے انکار جو دیتا ...... لاکر

فصل علیہ وبارک وسلم

لہ شمائل ترمذی صفحہ ۱۹۸-۱۹۹۔

[1] احادیث سے ثابت ہے کہ دونوں جہاں کی نعمتیں حضور کیلئے حاضر تھیں لیکن حضور کا مدعا ہمیشہ فقر و فاقہ کا تھا

یہ فرمان ہے فخرِ کون ومکاں کا   کہ انکار ہے تین چیزوں سے منکر

نہ واپس کرو تم...... اگر ہدیہ پاؤ   وِسادٌ ولبن اور عطرِ معطر[1]
(تکیہ) (دودھ) (خوشبو)

فصل علیہ وبارک وسلم

سرمہ لگانا[2]

وہ ہر رات کو نیند سونے سے پہلے   سلائی پہ اُثْمُدْ کا سرمہ اٹھا کر

لگانا وہ دستِ مبارک سے خود ہی   کبھی دو سلائی، کبھی تین لیکر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ چشمِ کحیل اور پھر حسن سرمہ   بیاں کیسے ہوں ایسی آنکھوں کے جوہر
(سرمگیں آنکھیں)

جو ہم بھی لگاتے تو کیا خوب ہوتا   علیکم بالاثمد کا فرمان سُن کر
(تمھیں اثمد کا سرمہ لگانا چاہئے)

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہدیہ میں اگر دودھ۔ تکیہ یا خوشبو ملے تو قبول کرنا چاہئے اور بدلے میں کچھ دینا چاہئے، اگر ممکن نہ ہو تو شکریہ ادا کرنا ضروری ہے (معاون مرتب)

[2] رات کو سونے سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اثمد کا بنا ہوا سرمہ لگاتے تھے اور لگانے کی تاکید فرماتے۔ (معاون مرتب)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی کبھی سینگی لگوانا[1]

روایات سے ہے یہ ثابت کہ گاہے ۔۔۔ لگی سینگیاں بھی ہیں جسم نبی پر

کبھی گردِ گردن کے لگواتے حضرت ۔۔۔ کبھی صاف و شفاف پشتِ قفا پر

گردن کے پیچھے

فصل علیہ و بارک وسلم

آپؐ کے سفید بالوں کا ذکر

بڑھاپے کا حضرت کے ہے ذکر ہی کیا ۔۔۔ ابھی تھے کہاں حضرت ایسے معمّر

جو تعداد ہے پختہ بالوں کی مروی ۔۔۔ وہ چودہ[2] تھے یا سترہ[3] بال گن کر

فصل علیہ و بارک وسلم

حضورؐ کا خضاب لگانا

حضابی روایات دیکھی جو میں نے ۔۔۔ ملے ان میں کچھ اختلافات مضمر

جو ہے ایک مثبت خضابِ نبی کی ۔۔۔ تو مظہر ہے انکار کی ان میں دیگر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] روایتوں میں آیا ہے کہ کبھی کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگیاں بھی لگوائی ہیں (معاون مرتب) (شمائل ترمذی) ص ۳۸-۳۹) [2] و [3] شمائل ترمذی ص ۲۲-۲۳۔

جناب انس[1] دونوں صورت کے قائل مگر بوہریرہ[2] کو اقرار کیہ
بہر نوع کہ میلان اقوال یوں ہے کہ نفیٔ خضاب نبی ہے اصح تر
فصل علیہ و بارک وسلم

بالوں میں کنگھی فرمانا

وہ فرمانا حضرت کا بالوں میں کنگھا وہ آرائش ریش و زلفِ معنبر
داڑھی بال خوشبودار
جو تھے بال خود حسن و خوبی میں یکتا نکھر جائے وہ اور دونا سنور کر
فصل علیہ و بارک وسلم
مگر ہے یہ ارشاد فخرِ دو عالم کہ تسریح ہے ناغہ کے ساتھ بہتر
تیمّن بھی تھا کتنا مرغوب خاطر جو رہتا ترجّل میں ملحوظ اکثر
داہنی طرف سے شروع کرنا۔ پسند کنگھی کرنا
فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] و [2] شمائل ترمذی صفحہ ۳۶۔۳۷ حصہ میں مفصل مذکور ہے
[3] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں میں کنگھا فرماتے تھے، اور پہلے داہنی طرف سے شروع فرماتے تھے، آپؐ کا فرمان ہے کہ ایک دن کے ناغہ سے کنگھی کی جائے (معاون مرتب)
حوالہ شمائل ترمذی صفحہ ۳۱۔

حضورؐ شاعر نہیں تھے مگر اچھے اشعار کی تعریف فرماتے تھے

اگر شاعری دیکھنا ہو.... نبی کی
تو سُن لو کہ شاعر نہیں تھے پیمبر

نہ ہونے پہ شاعر۔ نبی کے ہے شاہد
وما ینبغی لہ کا فرمان.... برتر

فصل علیہ و بارک وسلم

مگر ہاں روایات سے ہے یہ ثابت
کہ نفرت بھی تھی شاعری سے نہ یکسر

رواحہ بعید اور طرفہ وغیرہ
کے اشعار ہوتے تھے مرغوب سرور

فصل علیہ و بارک وسلم

انھیں پڑھ کے حضرتؐ نے تعریف کی ہے
احادیث میں آچکا ہے یہ اکثر

پڑھی مدح حسان نے جب نبی کی
تو مسجدؐ میں رکھا گیا ایک ممبر

فصل علیہ و بارک وسلم

قصہ گوئیؐ

سمر جس کو کہتے ہیں ہم قصہ گوئی
ہے منقول خود شب میں حضرتؐ سے گھر پر

وہ حضرت سے تشریح نام خرافہ
ہے مذکور ازواج سے قصہ کہکر

بتاتی ہے اُم زرع کی روایت
کہ تنشیط ازداج ملحوظ رکھکر

کبھی آپ نے قصہ گوئی بھی کر کے
دکھائے ہیں اخلاق کے اپنے جوہر

فصل علیہ و بارک وسلم

حضور اقدسؐ کے مزاح کا ذکر

زاہرؓ صحابی سے حضورؐ کا مزاح

نبی جس سے تفریح فرمائیں خود ہی　　بیان کیسے ہو ان کا حسن مقدر

وہ زاہر جو تھے ایک بدوی صحابی　　تحائف جو لاتے تھے حضرت کو اکثر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ اک بار جب بیچتے تھے کوئی شے　　تو چپکے سے حضرت نے پیچھے سے آکر

انھیں اپنی آغوش میں یوں دبایا　　کہ بول اٹھے من ھذا ارسلنی کہکر

یہ کون ہے، مجھے چھوڑ دو

فصل علیہ و بارک وسلم

مگر جب یہ سمجھے کہ پیچھے نبیؐ ہیں　　تو فرطِ محبت میں وہ نیک اختر

لگے پشت حضرتؐ سے اپنی ملانے　　کہ حاصل ہو کچھ برکت صدر اطہر

سینۂ مبارک کی برکت

فصل علیہ و بارک وسلم

ایک ضعیف سے مذاق

ضعیفہ کا قصہ بھی ..... تو یاد ہو گا　　تمنائے جنت جو آتی تھیں لے کر

تو فرمایا حضرت نے ان سے مزاحًا　　کہ بڑھیا نہ جائے گی جنت کے اندر

فصل علیہ و بارک وسلم

سنا جب ضعیفہ نے ارشادِ والا تو آنسو بہانے لگیں رنج ہو کر

بشارت یہ دی تب رسولِ خدا نے کہ تم کو بھی جنت ملے گی مقرر۔

فصل علیہ و بارک وسلم

مگر ہے یہ دستورِ جنت میں داخل کہ جب عورتیں جائیں جنت کے اندر

باعزاز اہلِ جناں ان کو پہلے بنائیں گے اِک حورِ عیں جیسی عورت

فصل علیہ و بارک وسلم

کسی صحابی سے مزاح

وہ اک واقعہ اور ہے یونہی مروی کسی نے جب اک اونٹ مانگا تھا آکر

تو حضرت نے فرمایا ان سے جواباً میں اک اونٹنی بچہ دونگا مقرر۔

فصل علیہ و بارک وسلم

سنا جب یہ سائل نے گھبرا کے بولا سواری کرونگا میں بچہ یہ کیونکر؟

تو فرمایا سرکار نے مسکرا کے کہ ہر اونٹ ہے ابن ناقہ برادر

فصل علیہ و بارک وسلم

متعلقاتِ نبوی ﷺ

ازواجِ مطہرات[1]

وہ تعداد ازواج شاہِ دوعالم — بحسب روایات ہیں گیارہ گن کر

تعداد ازواج میں تضاد ہے

وہ اوّل کہ ہے نام جن کا خدیجہؓ — جو ایماں میں ہیں سب سے اوّل و اکبر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ پہلی مددگار تھیں دین حق کی — بنا جس سے اسلام کا اولیں گھر

وہی جن کا تھا رشک خود عائشہؓ کو — وہی جو مزوّج تھیں نزدِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ پھر سودہؓ و عائشہؓ اور حفصہؓ — کے اسمائے علیاں ہیں محسوب لکھکر

وہ پھر نام امّ المساکین زینبؓ — جو حضرت کی ازواج میں تھیں سخی تر

فصل علیہ و بارک وسلم

ہیں پھر حضرتِ امّ سلمہ و زینب — جویریہ ریحانہ اسمائے برتر

ہیں پھر نام امِ حبیبہ ... و صفیہ — کے مابعد میمونہ ہیں زوجِ اطہر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] صرف حضورؐ کے لیئے جائز تھا کہ کئی شادیاں کریں کیونکہ توسیع اسلام کیلئے ضروری تھا۔ بی بی خدیجہ بیوہ تھیں اور حضور کی پہلی بیوی بنیں۔ حضرت فاطمہ آپ کے بطن سے تھیں (باقی اگلے صفحہ پر)

حضورؐ کے خدّام

وہ مخصوص خدام ذات گرامی — جو مشغول خدمات نبوی تھے اکثر

روایات میں تین ہیں نام ان کے — بلالؓ و انسؓ ابن مسعودؓ اشہر

فصل علیہ و بارک وسلم

حضورؐ کی دایہ شریفہؓ

وراثت میں سرکار کون و مکاں نے — جو پاتے تھے سامان متروکہ گھر پر

انھیں میں تھیں اک دایہ بھی ام ایمن — رہیں خدمتِ پاک میں جو برابر

فصل علیہ و بارک وسلم

حضورؐ کی متروکہ زمین یا باغات

زمیں آپؐ نے بعد اپنے جو چھوڑی — وہ تھیں چند باغ فدک اور خیبر

علاوہ ازین باغ کچھ اور بھی تھے — جو پڑتے حدودِ مدینہ کے اندر

فصل علیہ و بارک وسلم

آپ حضورؐ پر سب سے پہلے ایمان لائیں، اپنا تمام مال راہ خدا میں صرف فرما دیا، پہلی مسجد نبوی انھیں نے تعمیر فرمائی تھی، زندگی بھر حضور کو تسکین و تسلی دیتی رہیں۔ حضرت حفصہؓ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں مگر حضرت عمرؓ نے حضور کی وراثت میں سے حضرت حفصہؓ کو کوئی حصہ دیا نہ بی بی فاطمہ کو، کیونکہ نبی کی وراثت نہیں ہوتی ہے۔ حضرت بی بی زینب تمام ازواج میں سب سے سخی تھیں۔ حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی تھیں، حضورؐ کو ان سے بےحد الفت تھی۔ انھیں کے زانوؤں پر حضورؐ کا وصال ہوا تھا، تب انکی عمر صرف اٹھارہ سال کی تھی، زیادہ تر احادیث انکی طرف سے ملی ہیں، ہمکو ان تمام پر درود

مگر یہ روایات میں آچکا..... ہے | کہ ان میں بھی وقف تھے راہ حق پر

فقط ایک خیبر کی ایسی زمیں تھی | کہ تھا جس میں حق آپ کا کچھ مقرر

فصل علیہ و بارک وسلم

حضورؐ کے آثار متبرکہ

وصال نبی پر جو تھیں ..... یادگاریں | صحابہ کو محبوب تھیں جان سے بڑھکر

انھیں بھی تواریخ اپنا چکی ہے | بتائے ہیں راوی نے نام انکے گن کر

فصل علیہ و بارک وسلم

انھیں میں تھے نعلین پائے مبارک | انھیں میں تھے کچھ موئے راس مطہر

انھیں میں تھا اک کاسۂ چوبی شکستہ | ملا تھا جو چاندی کا اک تشت دیگر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ ہیں سہ تبرک بفضلِ ..... الٰہی | تھے محفوظ انس ابن مالک کے گھر پر

ابو طلحہؓ نے بھی اکٹھا کئے تھے | بمقدار کافی یہی موئے اطہر

فصل علیہ و بارک وسلم

علاوہ بریں اور تھیں چند چیزیں | احادیث میں جن کا ہے ذکر اکثر

عصائے مبارک تھا اور اِک انگوٹھی | جو مہور کرتی خطوط پیمبر"

فصل علیہ و بارک وسلم

---

۱ بخاری شریف کتاب الجنس (منقول از سیرت النبی حصہ اول و دوم مطبوعہ دارالمصنفین اعظم گڑھ)

وہ تھی ذوالفقار علی بھی انھیں میں ۔۔۔ تواریخ میں نام ہے جس کا اشہر

وہ کپڑے بھی رکھ چھوڑے تھے عائشہؓ نے ۔۔۔ وصالِ پیمبر ہوا جس کے اندر

فصل علیہ و بارک وسلم

حضورؐ کی ۔ عمر شریف

اگر شوق ہے علم عمرِ نبی کا ۔۔۔ روایت شمائل کی دہراؤ پڑھکر

کہا ابن عباس نے صاف جس میں ۔۔۔ کہ ترسٹھ برس کی تھی عمرِ پیمبر[1]

فصل علیہ و بارک وسلم

مگر جس روایت میں ہے ذکر پیسٹھ ۔۔۔ سمجھ لو کہ ہے کوئی راز اس میں مضمر[2]

ہے بس اتفاق اس پہ علمائے حق کا ۔۔۔ کہ ترسٹھ برس عمر ہے معتبر تر

فصل علیہ و بارک وسلم

چہل سال بعثت کے پہلے کے گن لو ۔۔۔ وہ مکہ کے تیرہ برس ہیں جو اشہر

وہ دس سال جو مدینہ میں گذرے ۔۔۔ ہوئی صرف ترسٹھ کی یوں عمرِ اطہر

فصل علیہ و بارک وسلم

یونہی حضرتِ عائشہؓ خود ہیں راوی ۔۔۔ کہ حق سے ملے آپؐ ترسٹھ کے ہوکر

معاویہؓ نے بھی پڑھا تھا جو خطبہ ۔۔۔ تو فرمایا تھا اس میں ترسٹھ ہی کہکر

فصل علیہ و بارک وسلم

[1]۔[2] شمائل ترمذی ص۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ کی روایتوں سے حضور کی رحلت کے وقت عمر ترسٹھ سال ۔۔۔ (بھی ... (معارف))

حصہ سوم

اب آؤ ذرا ذکر معراج سُن لو — کہ اس میں بھی ہے برکت و خیر مضمر

بتائیں احادیث کی روشنی میں — کہ سرکار تا عرش پہونچے تھے کیونکر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ انعام تکمیل نور نبوت — ہوا ختم جب ذاتِ خیر البشر پر

خدا نے پھر اپنے ہی فیض و کرم سے — نوازا نبی کو یہ اعزاز دیگر

فصل علیہ و بارک وسلم

وجہ معراج شریف

وہ جب وقت ہجرت قریب آچکا تھا — مظالم بڑھے[1] حد سے بھی جب سوا تر

تو پھر بہر تنشیط ذاتِ گرامی — بلائے گئے عرش پر میرے سرور

حضور کو خوش کرنے کیلئے

فصل علیہ و بارک وسلم

ہوا حکم لاھوت کو اب سجائیں — بنائیں اسے آج بہتر سے بہتر

آسمانی دنیا

معطل نہ ہو لمحہ کو کارِ عالم — کہ ناسوت سے آرہے ہیں پیمبر

زمین کی دنیا

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] کفار و مشرکین کے مظالم سے حضور اقدسؐ آزردہ خاطر تھے۔ ہجرت نبوی بھی قریب آگئی تھی۔ اسی درمیان ۲۷ ستائیسویں رجب کی شب میں جب حضورؐ اپنی چچازاد بہن ام ہانی کے مکان پر محو خواب تھے کہ ایک فرشتہ نے حضور کو جگایا اور مقام حطیم پر لے گیا۔ سینۂ اقدس چاک فرما کر دل کو آب زمزم سے دھویا اور نور ہدایت سے بھر دیا۔ پھر براق پر سوار کر کے معراج کیلئے روانہ ہوگیا۔ تفصیلات احادیث میں موجود ہیں۔
(معاون مرتب)

بتایا گیا جبرئیلِ امین کو — کہ ہو جائیں آمادۂ حکمِ داور

ابھی حاضرِ بارگاہ نبی ہوں — براق ایک ہو ساتھ میں برق پیکر

فصل علیہ و بارک وسلم

ادب سے یہ پیغام پہونچائیں پہلے — کہ معراج کا جو شرف تھا مقدر

اسی کا ظہور آج ہوگا جہاں میں — کہ ہے اب وہی ساعتِ نیک اختر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہی مقصدِ عین ہے حاضری کا — چلیں میرے ہمراہ تشریف لیکر

ہوئے آپ سنتے ہی تیار فوراً — بقصد لقائے خداوند اکبر

فصل علیہ و بارک وسلم

کیا صاف جبریل نے قلبِ اطہر — پھر اس میں بھرا نورِ حکمت کے جوہر

ازاں بعد لائے براق ایک ایسا — جو تھا برق سے تیز تر نور پیکر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] شق الصدر کا یہ چوتھا واقعہ تھا۔ فرشتوں نے حضور کا سینۂ اقدس چیر کر دل کو صاف کرکے سرِ عالم ملکوت و دیدار جلوۂ الٰہی کیلئے نور و ہدایت سے بھر کر بند کر دیا۔

(معاون مرتب)

یہ تھا عالم برق رفتار اس کا　　　　کہ رکھتا قدم منتہائے بصر[1] پر

سوار اس پہ ہونا جو چاہا نبی نے　　　　مسرت[2] میں وہ شوخ کودا اچھل کر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

کہا اس سے جبریل نے کر نہ شوخی　　　　کہ ہیں پشت پر تیری محبوب داور

سوار آج تک کوئی تجھ پر ہوا ہے　　　　فضیلت میں جو ہو محمد سے بڑھ کر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

ادب سے ہوئی خم یہ سنتے ہی گردن　　　　عرق میں غرق ہو گیا جیسے یکسر

حرم سے چلے دونوں حضرات پہلے　　　　رکے باب بیت المقدس پہ آکر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

کیا پیش پھر لا کے روح الامین نے　　　　شراب اور شیر ایک اک پیالہ بھر کر

قبول آپ نے کر لیا شیر شیریں　　　　مئے ناب چھوڑی جہاں تھی وہیں پر

میٹھا دودھ صلی اللہ علیہ و بارک وسلم شراب

---

[1] اس کی رفتار کا اندازہ آج کل کی دنیا میں یوں تصور فرمائیے کہ ریڈیائی لہروں سے سیکڑوں گنا زیادہ تھی۔

[2] براق پر جب حضورؐ سوار ہوئے تو مارے خوشی کے وہ اترایا پھر شرم سے پسینہ پسینہ ہو گیا۔

جو دیکھا یہ جبریل نے بول اٹھے — کہ صد شکر فطرت ہے مرغوب سرور

اگر آپ پیتے..... مئے ارغوانی — تو امت بھی گمراہ ہوتی مقرر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہاں سے بڑھے جب تو تشریف لائے — بچشم زدن آئے پہلے فلک پر

یہاں اِذن چاہی جو روح الامیں نے — تو دربان بولا کہ ہے کون در پر

فصل علیہ و بارک وسلم

کہا جبرئیلِ امیں نے کہ میں ہوں — کہا کون ہے آپ کے ساتھ اس پر

بتایا انھوں نے پھر اسمِ گرامی — محمدؐ جو ہیں شافعِ روزِ محشر

فصل علیہ و بارک وسلم

تو پوچھا کہ کیا وہ بلائے گئے ہیں — یہ بولے کہ ہاں ہیں یہ مطلوب داور

دیا کھول دروازہ سنتے ہی اس نے — بہ ترحیب و تبریک مسرور ہو کر

عزت و احترام کے ساتھ

فصل علیہ و بارک وسلم

کہا پھر کہ باشندگانِ فلک بھی — بہت ہوں گے مسرور یہ مژدہ سُن کر

خدا گر ہمیں واقفیت نہ بخشے — تو ہم مطلع ہوں نہ حالِ زمیں پر

فصل علیہ و بارک وسلم

بڑھے یاں سے آگے تو دیکھا نبی نے　　　کہ بیٹھے ہیں اک شخص خاموش[1] ہوکر

چپ و راست انکے ہیں سائے بہت سے　　　نظر ڈالتے ہیں وہ جس پر برابر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ ہنستے ہیں جب داہنے دیکھتے ہیں　　　مگر روتے ہیں دیکھکر بایاں منظر

نبی کو مرے دیکھتے ہی وہ بولے　　　کہ ہو مرحبا ابن صالح پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

جو پوچھا یہ حضرت نے روح الامین سے　　　کہ بیٹھے ہیں یہ کون صاحب برادر!

تو بولے یہ ہیں آپ کے باپ آدمؑ　　　وہ ارواح اولاد ایمن وایسر

آدم کی اولاد کی روحیں۔ داہنے ۔ بائیں

فصل علیہ و بارک وسلم

جو ہیں داہنی سمت وہ جنتی ہیں　　　جو بائیں ہیں وہ دوزخی ہیں مقرّر

وہ جب اپنے دونوں طرف دیکھتے ہیں　　　تو ہوتا ہے اسکا اثر انکے دل پر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضورؐ نے دیکھا کہ ایک بزرگ خاموش بیٹھے ہیں۔ ان کے داہنے بائیں دھندلی شکلیں نظر آتی ہیں۔ جب آپ داہنی طرف رخ فرماتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں، مگر جب بائیں طرف کی شکلوں کو دیکھتے ہیں تو رنجیدہ نظر آتے ہیں۔ آپؐ نے یہ راز جبرئیل سے دریافت فرمایا۔ وہ بولے' یہ بزرگ حضرت آدمؑ ہیں' اور داہنی طرف ان کی نیک اولادیں ہیں اور بائیں طرف ان کی گنہگار اولادیں ہیں'

(معاون مرتب)

نظر آئیں دو نہریں حضرت کو آگے — تو پوچھا یہ نہریں ہیں کیسی یہاں پر ؟

کہا آپ ؐ سے جبرئیل امیں نے — کہ نیل و فرات اس سے ملتی ہیں آکر

فصل علیہ وبارک وسلم

جو آگے بڑھے کچھ تو حضرت نے دیکھا — کہ اک نہر ہے اور جاری وہاں پر

کنارے بنا جس کے ہے خوش نما سا — زمرّد و لؤلؤ کا اک قصر اخضر

(قیمتی پتھر) (موتی) (ہرے رنگ کا محل)

فصل علیہ وبارک وسلم

بتاؤں تمھیں خوبیاں اسکی کیسے — مجسم تھی جس کی زمیں مشک اذفر

(اذفر کی مشک)

جو پوچھا نبی نے تو جبریل بولے — کہ ہے نام اسی نہر کا.... نہرِ کوثر

فصل علیہ وبارک وسلم

جو مخصوص ہے ذات والا کی خاطر — نہیں جس میں ہے شرکتِ غیر یکسر

یونہی آپ بڑھتے رہے ہر فلک پر — دکھائے فرشتوں نے اک ایک منظر

فصل علیہ وبارک وسلم

ملے آکے حضراتِ یحیٰ و عیسیٰ — جو پہونچے نبی دوسرے آسماں پر

گئے تیسرے پر تو یوسف ؑ کو پایا — کہ تھا حسن جن کا زمانہ میں اشہر

فصل علیہ وبارک وسلم

بڑھے خاتم الانبیا.... اور آگے ملے آکے ادریسؑ چوتھے فلک پر

کہ ہے جس کی رفعت پہ قرآن شاہد مکاناً علیّاً کے..... الفاظ برتر

فصل علیہ و بارک وسلم

ملے پانچویں آسماں پر نبی سے وہ ہارون و موسیٰ کے اکثر برادر

جو پہونچے چھٹے پر تو دیکھا نبی نے کہ تشریف فرما ہیں موسیٰ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

کہا میرے سرکار کو دیکھتے ہی کہ ہو مرحبا..... اے رسولِ مطہر

اچانک ہوا گریہ موسیٰ پہ طاری چلے جب رسولِ خدا ان سے مل کر

فصل علیہ و بارک وسلم

نِدا جانبِ حق سے آئی کہ موسیٰ! یہ بتلاؤ آنکھوں میں ہیں اشک کیونکر؟

کہا باادب ہو کے . بار الٰہا ہوا یہ جواں بعد میرے پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

مگر باوجود اسکے ہے فرق اتنا کہ ہے یہ مراتب میں مجھ سے سوا تر

مِرے امتی بھی نہ جائیں گے اتنے کہ اس شخص کے جائینگے جنت کے اندر

فصل علیہ و بارک وسلم

خلیلِ خدا سے ہوئے پھر ملاقی　　　جو پہونچے نبی ساتویں آسماں پر

ملے بیتِ معمور پر آپؐ ان سے　　　وہ بیٹھے تھے پشت اپنی جس سے لگا کر

فصل علیہ و بارک وسلم

جہاں روز ہوتے ہیں داخل ہزاروں　　　فرشتے نئے حکمِ معبود پا کر

خلیلِ خدا نے کیا خیر مقدم　　　کہ ہو مرحبا ابن و صالح پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

بتایا یہ روح الامیں نے نبی کو　　　یہ باپ آپ کے ہیں براہیم آذر

ہوئے آپ مشغول سیرِ جناں پھر　　　کہ تھے جس میں موتی کے گنبد سراسر

فصل علیہ و بارک وسلم

خدا ہی کو معلوم ہے پورا نقشہ　　　مگر گل زمیں اس کی تھی مشک اذفر

غرض پھر حضور اتنے نزدیک پہونچے　　　صدائے صریرِ قلم تھی جہاں پر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہاں سے بڑھے سدرۃُ المنتہیٰ تک　　　جو ہے مطلعِ حسنِ انوارِ یکسر

نظر آئے پھر آپ کو ایسے جلوے　　　کہ اظہار ہے جس کا طاقت سے باہر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہی "سدرہ" ہے وہ مقام مبارک   جہاں حسب ارشادِ ذاتِ پیمبر

پہنچتی ہے ہر چیز دنیا سے آکر   اترتی ہے ہر شے وہاں سے زمیں پر

صلی علیہ و بارک وسلم

دکھائی یہیں جبرئیل امین نے   وہ شکل اپنی سب تھیں جو چھ سو عدد پر

بڑھے پھر حبیب خدا اور آگے   خیالاتِ انسان کی حد سے باہر

صلی علیہ و بارک وسلم

جہاں جلوہ ہائے...... جمالِ الٰہی   بہ ہر لمحہ رکھتے ہیں اِک حُسن عبقر (عجیب)

ہوئے مرحمت پھر کچھ انعام ایسے   جو مخصوص تھے بہر ذاتِ مطہر

صلی علیہ و بارک وسلم

ازاں جملہ تھیں چند آیات قرآں   جو بقرہ کی سورۃ میں ہیں خاتمہ پر

ملا پھر یہ مژدہ...... بہ فضلِ الٰہی   کہ بخشونگا اے میرے محبوب اکبر

صلی علیہ و بارک وسلم

انعامات معراج :- نماز پنجگانہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو خاص عطیے عطا ہوئے،
(۱) ایک یہ بشارت کہ امت محمدیہ میں جو شرک نہیں کرے گا اسکی مغفرت ہوگی
(۲) دوسرا عطیہ سورہ بقرہ کا آخری رکوع۔ للہ ما فی السموٰت ....
کافرین۔ جو فاتحہ خوانی میں آج بھی شامل ہیں۔

نرے امتی میں جو مشرک نہ ہوں گے ۔۔۔ نہ ٹھہرائیں گے جو مرا کوئی ہمسر

ہوئیں فرض پھر پنج وقتہ نمازیں ۔۔۔ جو ہیں آج بھی فرض مومن کے اوپر

فصل علیہ و بارک وسلم

مگر ان نمازوں کی تعداد پہلے ۔۔۔ خدا سے تھی پنجاہ وقتہ مقرر

ہوئے آپ واپس جو دربار حق سے ۔۔۔ تو موسیٰ نے فرمایا کُل قصہ سُن کر

فصل علیہ و بارک وسلم

کہ اے مصطفیٰ تری امت میں ہرگز ۔۔۔ نہیں اتنی طاقت کہ عامل ہوں ان پر

ذرا آپ تشریف لے جائیں رب تک ۔۔۔ جو تخفیف ہو جائے ان میں تو بہتر

فصل علیہ و بارک وسلم

معاف ہوئی پہلے کچھ رکعتوں کی ۔۔۔ جو کی عرض سرکار نے میرے جاکر

جو لوٹے تو موسیٰ نے پھر یہ بتایا ۔۔۔ کہ ہے اب بھی امت کی طاقت سے باہر

فصل علیہ و بارک وسلم

گئے تین بار آپ یونہی خدا تک ۔۔۔ پھر آخر ہوئی پانچ وقتوں کی گھٹکر

بہ لطف خدا پھر یہ پیغام پہونچا ۔۔۔ کہ یہ مژدہ بھی سُن لیں مسرور ہوکر

فصل علیہ و بارک وسلم

تغیر سے احکام ہیں پاک میرے یہی پانچ پنجاہ کے ہیں..... برابر

ادا جو انھیں پنج وقتہ کریں گے وہ پائیں گے دس گونہ اجر اے پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ سب ہو چکا جب تو سرکار لوٹے چلے آئے بیت المقدس..... اُتر کر

جماعت نظر آئی اک انبیا کی خلیل اور موسیٰ تھے نفلوں کے اندر

فصل علیہ و بارک وسلم

بیاں پھر کئے آپ نے چند حلیے کہ اس شکل و صورت کے تھے پیمبر

کہا حلیۂ موسوی کی بہ نسبت کہ قد تھا طویل ان کا اور لون اسمر

گندمی

فصل علیہ و بارک وسلم

کہ بال انکے الجھے تھے اور گھنگریالے "ازدشنوہ" کا جیسے ہو کوئی پیکر

یہ فرمایا پھر حلیۂ موسوی میں کہ قد میانہ تھا ان کا اور رنگ ازھر

فصل علیہ و بارک وسلم

مگر بال تھے انکے سیدھے و لانبے چلے آتے ہوں جیسے فوراً نہا کر

وہ تھے "عروہ ثقفی" سے گویا مشابہ نظر انکی ہوتی ہے چسپاں انھیں پر

فصل علیہ و بارک وسلم

ہوا پھر یہ ارشاد سرکارِ عالم
کہ شکلِ خلیلِ خداوندِ اکبر

مشابہ تھی بالکل تمھارے نبی سے
وہ تھے یونہی جیسے تمھارے پیمبر
فصل علیہ وبارک وسلم

حضور امام الانبیا ہیں

کہا بعد اسکے حبیب خدا نے
کہ آیا نظر پھر مجھے ایسا منظر

کہ میں سرفرازِ امامت .... ہوا ہوں
ہوئے ہیں مِرے مقتدی سب پیمبر[1]
فصل علیہ وبارک وسلم

فراغت ہوئی جب امامت سے مجھکو
تو آئی نِدا غیب سے اے پیمبر

یہ دوزخ کا داروغہ حاضر ہوا ہے
سلام ان کو فرمائیں حضرت تو بہتر
فصل علیہ وبارک وسلم

مگر خود سلام اس نے فرمایا مجھکو
نظر میں نے جب ڈالی اس سمت مُڑکر

یہ سب منزلیں ہو گئیں طے تو حضرت
اٹھے کعبہ میں جیسے بیدار ہو کر
فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] اس سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں کے امام بنے تھے۔
(معاون مرتب)

واقعات معراج پر اہل قریش میں حیرت و استعجاب کا طوفان

ہوئی صبح جب تو حبیب خدا نے — بیاں کر دیا یہ وقوعہ ..... عجب تر

نمایاں ہوا اضطراب ایک خاصا — قریشی رئیسوں میں یہ بات سُن کر

فصل علیہ و بارک وسلم

کسی نے کہا کذب ہے افترا ہے — کسی نے کئے کچھ سوالات آ کر

کہا آخرش تاجروں نے کہ اچھا — گئے تھے وہاں واقعی گر پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

بیاں پھر کریں حلیہ بیتُ المقدس — کریں فیصلہ ہم بھی کچھ جسکو سُن کر

مگر چونکہ تھا نقشہ سے ذہن خالی — ہوئے کچھ پریشان محبوبِ داور

فصل علیہ و بارک وسلم

اظہار معجزہ

بیت المقدس کا حضور کی نگاہوں میں منعکس ہونا

اچانک بفضل خدا بیتِ مقدس — ہوا خود نگاہے نبی میں ..... مصوّر
بیت المقدس کی پوری شکل سامنے آگئی

ہوئے آپ خوش اور پھر بے تکلّف — بتاتے رہے پوچھتے تھے جو ..... اکثر
پڑ کفار

فصل علیہ و بارک وسلم

جواب آپ کا سُن کے حیرت زدہ تھے مگر لاتے ایماں کہاں یہ مقدر

غرض یہ بھی تھا معجزہ اک نبیؐ کا کیا سب نے تسلیم صدقِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

واقعہ معراج پر مصنف کی ہدایات

رہی بحث اب یہ کہ معراج نبوی ہوئی خواب میں یا کہ بیدار ہو کر

فقط روح کو تھا یہ اعزاز حاصل کہ روح وجسد دونوں تھے ساتھ ملکر

جسم شریف

فصل علیہ و بارک وسلم

تو ہے اختلافِ روایات اس میں پڑیں ہم نہ اس بحث میں گر تو بہتر

سمجھ لیں جو اتنا تو ہو جائے کافی کہ جب آپ سب سے بڑے ہیں پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

حبیب خدا اشرف الانبیا ہیں ہوئے آپ سے خرق عادات اکثر

عام عادات کے خلاف باتیں ہونا

تو پھر اس میں اشکال ہی کون سا ہے کہ معراج فرمائیں با جسمِ اطہر

فصل علیہ و بارک وسلم

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ ہمارے رسول اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں، اشرف الانبیا ہیں، بے شمار معجزات حضور کو عطا ہو چکے ہیں۔ انھیں میں سے ایک معجزہ معراج کا بھی ہے۔ اسی کی بنا پر آپ فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے آخری مقام پر فائز ہیں۔ اللہ رب العلمین نے حضور کو جسم اطہر سے معراج کرائی تھی۔ ہر مسلمان صاحب ایمان کو بے چوں و چرا یقین کرنا چاہیے کہ یہ ایک معراج جسم اطہر کے ساتھ ہوئی تھی بقیہ اور معراجیں اور معجزات روحانی تھیں یہی ہدایات تمام علمائے ربانی نے بیان کیں (مؤلف)

حصّہ چہارم

وجوہاتِ ہجرت[1]

سُناؤں تمہیں آج ہجرت کا قصّہ　　ہوئے بے وطن جب یہ گھر سے پیمبر

بتاؤں وجوہات ترکِ وطن کی　　دِکھاؤں قریشی مظالم کا منظر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ ہجرت جو تمہید فتح و ظفر تھی　　ہوئی جو بحکم ...... خداوند اکبر

نکلنا وہ دو[2] بندگانِ خدا کا　　بس اللہ کی راہ میں چھوڑ کر گھر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ حضرت کا مکّہ سے جانا مدینہ　　وطن کے مظالم سے مجبور ہو کر

ابو بکر کی وہ رفاقت .... سفر میں　　وہ جب ثور میں اترے حضرت کو لیکر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ تبلیغِ توحید کی ابتدا میں　　بغاوت ہوئی قوم کی جب سِواتر

یہانتک کہ قتلِ پیمبر کی خاطر　　لیا گھیر اعداء نے بیتِ مطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] نبوت کے بعد تیرہ[۱۳] برس آپؐ مکہ میں رہے۔ پھر کفار کی زیادتیوں سے بحکم خداوند کریم ہجرت فرمائی۔ پہلے غار ثور میں ہجرت فرماکر مدینہ منورہ تشریف لیگئے۔ وہاں سے آٹھ نو سال کے بعد پھر مکہ میں تشریف لائے۔ اب اسلام پورے ملک پر چھا چکا تھا، سبحان اللہ۔ آپؐ کے ہمراہ حضرت علی اور حضرت ابو بکر بھی تھے۔ ہجرت کی تاریخ یکم ربیع الاوّل ۱ھ بتائی گئی ہے۔ (معاون مرتب)

ہوئیں مجلسیں منعقد مشوروں کی　　ہوئے جمع جب ایک سے ایک اکفر

لگے مشورے ہونے قتل نبی کے　　لگی ہونے تحلیلِ خونِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

کسی نے دیا مشورہ قید کردو　　کوئی بول اٹھا .... کردو مکّہ سے باہر

کوئی بہرِ ترکِ موالات بولا　　کسی نے کہا قتل کرنا ہے بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

غرض جب کوئی مشورہ طے نہ پایا　　کیا فیصلہ..... بوجہل نے یہ اٹھکر

کہ ہر اک قبیلہ سے اِک اِک بہادر　　کریں وار حضرت پہ اک ساتھ مِلکر

فصل علیہ وبارک وسلم

کہ ہم سب کا مقصد بھی ہوجائے پورا　　ہو مشکل قصاص آلِ ہاشم سراسر

پسند آئی یہ بات ابلیس کو بھی　　اسی پر کہی آفریں سب نے ملکر

فصل علیہ وبارک وسلم

اسی فیصلہ کے مطابق وہ ظالم　　وہ ملعون آمادۂ قتل ہوکر

شب تار میں لے کے شمشیر و خنجر　　اِکٹھا ہوئے نزد بیتِ مطہّر

فصل علیہ وبارک وسلم

یہاں پختہ تھا عزمِ قتلِ نبی کا — وہاں تھی مشیت بہ منشائے دیگر

یہاں نخلِ ایماں کی جڑ کاٹنی تھی — وہاں آبیاری تھی اس کی مقدر

فصل علیہ وبارک وسلم

حضرت علیؓ کا ایثار وحُبِّ رسول[1]

اچانک اٹھے سیّدِ ہر دو عالم — بہ حسبِ پیامِ خداوندِ اکبر

اٹھے اٹھ کے آہستہ تشریف لائے — جہاں محوِ راحت تھے مولائے حیدر
حضرت علیؓ

فصل علیہ وبارک وسلم

جگا کر سُنایا...... پیامِ الٰہی — کہا آگیا..... حکمِ ہجرت برادر

وہ ہجرت جو داؤد و موسیٰ نے کی تھی — وہی اے علی فرض ہے آج مجھ پر

فصل علیہ وبارک وسلم

وہ دیکھو، مرے قتل کا ہے تہیّہ — وہ ظالم کھڑے ہیں مرا گھیر کر گھر

مگر ہے گذرنا بھی.... مجھکو ضروری — بہ حکمِ خدا ان کی صف میں سے ہو کر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] عموماً ایسے خطرناک مواقع پر کوئی بھی معمولی انسان اپنی جان خطرہ میں نہیں ڈالتا ہے مگر ایمان کامل اور خلوص و حُبِّ رسول کی بنا پر حضرت مولائی علی کرم اللہ وجہہ فوراً حضور کی جگہ بسترِ مبارک پر آرام فرمانے لگے اور آپ کی چادرِ پاک بھی اوڑھ لی۔ سبحان اللہ۔ (معاون مرتب)

یہ بستر سنبھالو یہ لو میری چادر کرو جانشینی مری..... خوابگہ پر

خدا تم کو محفوظ و مامون رکھے نہ اندیشہ لانا...... کوئی دل کے اندر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ قومی امانات ہیں دھیان رکھنا امانت ادا سب کی ہو جائے یکسر

ادا تم سے ہو جائیں جب یہ فریضے چلے آنا تم بھی مرے پاس اُٹھکر

فصل علیہ و بارک وسلم

جناب علی بھی اسی وقت اٹھے معًا لیٹ کر تان لی پاک چادر

غرض جب بڑھی آگ بغض حسد کی بھڑکنے لگے شعلے جب تیز ہو کر

فصل علیہ و بارک وسلم

اظہار معجزہ

اسی وقت حضرت بھی نکلے مکاں سے زمیں سے لیا خاک اِک مشت[1] اٹھا کر

پڑھیں چند آیاتِ قرآن اور پھر وہ مٹی دیا پھینک ان ظالموں پر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے تھوڑی سی مٹی لیکر کچھ آیاتِ قرآنی پڑھکر پھونک دیں اور دشمنوں کی طرف پھینک دیا، جس کی برکت سے دشمنان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھ سکے اور حضور سب کی صف میں سے ہو کر بخیریت باہر نکل آئے ۔

زبانِ مبارک کا اعجاز ..... دیکھو
کہ سب رہ گئے ہو کے مبہوت و ششدر

صفیں چیرتے آپ اُن کافروں کی
بفضلِ خدا مطمئن ..... آئے باہر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

ملے جب نہ بستر پہ اعدا کو حضرتؐ
پلٹ آئے حیران و ناکام ہو کر

مگر پھر بھی ظالم خجالت میں لائے
جنابِ علیؓ کو حرم تک پکڑ کر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

پتہ جب نہ حیدرؓ سے پایا نبی کا
تو کچھ دیر تک قید رکھا وہیں پر

مگر اسطرح بھی نہ جب کام نکلا
رہا کر دیا ان کو ..... مجبور ہو کر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

حضرت ابوبکرؓ کی رفاقت رسولؐ

ادھر خود رفیقِ رسولِ خدا تھے
سفر کیلئے منتظر اونٹ لے کر

یہ اونٹ عامر بن فہیرہ لئے تھا[1]
بہ حسبِ ہدایاتِ صدیقِ اکبر

صلی اللہ علیہ و بارک وسلم

---

[1] عامر بن فہیرہؓ حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وہ باہر اونٹ پکڑے کھڑے تھے۔

وہ تھی اونٹنی نام تھا جس کا قصویٰ ۔۔۔ ہوئے تھے خریدار جس کے پیمبر

شرف تھا سواری کا حاصل اسی کو ۔۔۔ وہی لے گئی ثور تک تیز چل کر

فصل علیہ و بارک وسلم

شبِ تار اور یہ سفر پہلا پہلا ۔۔۔ ضرورت تھی ہو کوئی ہشیار رہبر

ہوئی بات ابن اریقط[1] سے پختہ ۔۔۔ بہ اُجرت ہوا..... رہبری پر مقرر

فصل علیہ و بارک وسلم

ہوا جمع رختِ سفر جب نبی کا ۔۔۔ ضرورت ہوئی سب کو باندھیں ملا کر

تو اسماء[2] نے پٹی نکالی کمر کی ۔۔۔ کئے پھاڑ کر اس کے دو جُز برابر

فصل علیہ و بارک وسلم

دیا باندھ پھر اس سے سامانِ ہجرت ۔۔۔ جسے دیکھکر ہو گئے خوش پیمبر

خطاب ان کو ذات النطاقین بخشا ۔۔۔ کہ ہیں جس سے وہ خوش نصیب اب بھی اشہر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] عبداللہ بن اریقط ایک کافر تھا مگر قابل بھروسہ تھا۔ وہ اجرت لیکر راضی ہوگیا تھا کہ ان لوگوں کو غار ثور تک بچتے بچاتے پہونچا دیگا۔ اس نے پہونچا دیا۔ [2] حضرت اسماء، حضرت ابوبکرؓ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ ان لوگوں کے سامان کو اپنے کمربند یا دوپٹہ کو دو برابر حصوں میں پھاڑ کر ایک حصہ سے باندھ دیا۔ بعد میں روزانہ رات کو کھانا پہونچاتیں۔ عامر بن فہیرہ شام کو بکریاں پہونچاتے اور وہ لوگ دودھ نکال لیتے۔ حضرت ابوبکر کے لڑکے حضرت عبداللہ دن بھر کی خبریں رات کو جاکر بتلاتے تھے۔ اسی طرح آپ لوگ تین دنوں تک غار ثور میں رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی تھی۔

(مولوی مرتب)

معجزۂ دیگر

سراقہؓ کا قتلِ رسول کو جانا اور مسلمان ہونا

سراغ آپؐ کا جب نہ پایا کسی نے
تو فکرِ تعاقب ہوئی سب کو مِل کر

سراقہ جو مشہور اک پہلوان تھا[1]
جو طاقت میں تھا سیکڑوں کے برابر

فصل علیہ و بارک وسلم

کہا اس سے لوگوں نے سَو اونٹ دینگے
اگر قتل کردو ...... محمدؐ کو پاکر

یہ انعام سُن کر ہوئی طمع اس کو
کسی زین، اُڑا، اپنے گھوڑے پر چڑھکر

فصل علیہ و بارک وسلم

مگر فال بہرِ شگوں جب نکالی
تو مقصد کے برعکس نکلی وہ یکسر

مگر حرص میں جونہی آگے بڑھا وہ
کئی بار رہوار نے کھائی ٹھوکر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] جعشم کا لڑکا سراقہ پہلوان نہایت غریب تھا مگر پہلوانی میں سیکڑوں سے بڑھکر تھا. جب ایک سَو اونٹوں کی لالچ دی گئی، تو حضورؐ کو پکڑنے اور قتل کرنے کے لیئے روانہ ہوگیا. مگر تین بار گھوڑا گر گیا، پھر زمین میں دھنس گیا. خود اس کی فال نے منع کیا، تب یہ معجزات دیکھکر ایمان لایا. اور معافی نامہ لکھوا کر واپس ہوا. سبحان اللہ

رُکا جب نہ پھر بھی تو دیکھا اچانک — کہ گھوڑا تھا مجبورِ رفتار دھنس کر

اب اس مرحلہ پر اسے ہوش آیا — پئے عفو پہونچا..... حضورِ پیمبر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

ہوا ملتجی..... اپنی عفو خطا کا — پئے امن چاہی سند ایک لکھ کر

ہوئیں التجائیں یہ منظور دونوں — چلا جب وہ پروانۂ امن لے کر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

مزید ایک مژدہ[1] سُنایا نبی نے — جو اُس وقت تھا فہم انساں سے باہر

کہ اِک دن سراقہ کے ہاتھوں میں ہونگے — وہ کنگن جو ہیں دستِ کسریٰ کے زیور

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

یہی تھا وہ فرمان جس کو عمرؓ نے — خلافت میں سچ کر دیا ان کو دیکر

بہ ہنگام تقسیمِ مالِ غنیمت — وہ کنگن تھے دستِ سراقہ کے اندر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

---

[1] حضرت سراقہ ایمان لائے اور جب معافی نامہ لے کر جانے لگے تو حضورؐ نے پیشن گوئی فرمائی کہ اے سراقہ ایک دن تیرے ہاتھوں میں بادشاہ کسریٰ کے ہاتھوں کا کنگن ہوگا۔ اور یہ بات حضرت عمرؓ نے پوری فرما دی تھی۔

اظہار معجزۂ دیگر

بریدہ نامی پہلوان کا قتل رسول کے بجائے

ایمان لانا اور تبلیغ اسلام کرنا

یونہی ایک شخص اور بنام بریدہؓ — معیت میں ستّر جوانوں کو لیکر
تعاقب میں حضرت کے گھوڑے سے دوڑا — مگر جب وہ پہونچا ہے نزدِ پیمبر
فصل علیہ وبارک وسلم

ہوئے اس سے جسوقت حضرت مخاطب — سُنا اس نے جس لمحہ کلماتِ برتر
تو اعجاز سے آپ کی گفتگو کے — مسلماں ہوا مع رفیقانِ دیگر
فصل علیہ وبارک وسلم

مسرت میں اپنا عمامہ اتارا — عَلَم اک بنایا پھر اس کو اٹھا کر
چلا پھر معیّت میں حضرت کی یثرب — جماعت کو بھی اپنے ہمراہ لیکر
فصل علیہ وبارک وسلم

لہ حضرت بریدہ مع اپنے ستر ساتھیوں کے حضورؐ کی دشمنی میں نکلے مگر حضورؐ کے قریب جاکر حضور کی چند الہامی باتیں سُن کر ایمان لائے اور خود مع ساتھیوں کے مبلغ اسلام بن گئے۔

جب ان مرحلوں سے ہوئے آپ فارغ — تو سوئے مدینہ بڑھے تیز چل کر

یہاں تک کہ آیا.... سوادِ مدینہ — قبا[1] میں فروکش ہوئے آپ اُتر کر

فصل علیہ و بارک وسلم

زہے میزبانی... زہے میہمانی — جو انصار کے واسطے تھی مقدّر

بہ حسبِ روایاتِ حضرت بخاری — رہے آپ چودہ ۱۴ دنوں تک یہیں پر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہیں پر بنائی گئی سب سے پہلے — وہ مسجد جو ہے سب سے اوّل و اطہر

وہ مسجد کہ ہے جس کی بنیاد تقویٰ — ہے شاہد کلامِ الٰہی بھی جس پر

فصل علیہ و بارک وسلم

مسرت نہ اہلِ مدینہ[2] کی.... پوچھو — جو حاصل تھی حضرت کی آمد کو سُن کر

بڑے تو بڑے راہ میں بچیاں بھی — ترانے سُناتی تھیں دَف کو بجا کر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] احادیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضورؐ کی اونٹنی مقام قبا میں حضرت ایوبؓ کے دروازہ پر جاکر بیٹھ گئی۔ آپؐ سواری سے نیچے تشریف لائے۔ اور چودہ دنوں تک حضرت ایوبؓ کے مہمان برگزیدہ بنے رہے تھے۔ اور پہلی مسجد یہاں بنائی گئی۔ (معاون مرتب)

[2] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر سے تمام اہل مدینہ خرد و کلاں بیحد مسرور تھے، اور بچے دف بجا بجا کر خوشیاں منا رہے تھے۔

نبی کے لئے شائقِ میزبانی مدینہ میں رہتے تھے اک سے ایک بڑھکر
مگر بخت ایوب کی خوش .... نصیبی کہ پہلے بنے ان کے مہمان پیمبر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

مدینہ میں گھر ان کا دو منزلہ تھا فرد کش تھے سرکار نیچے ۔ وہ اوپر
پھٹا چھت پہ اک روز پانی کا برتن لگا پھیلنے جس سے ہر سمت بہہ کر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

یہ اندیشہ تھا چھت سے پانی نہ ٹپکے مبادا کہ ہو قلب اطہر مکدر
ڈبو کر لحاف اپنا پانی سکھایا بہ عجلت میاں اور بیوی نے ملکر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

مہاجرین وانصار میں مواخاۃ

مہاجر جو حضرت کے پاس آ گئے تھے ہے ظاہر کہ تھے بے وطن اور بے گھر
کیا آپ نے انتظام ان کا ایسا کہ جس سے ہوئے سب کے حالات بہتر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

بُلا کر اک انصاری اور اک مہاجر   مواخاة[1] فرما دی دونوں کے اندر

عمل جس پہ ہونے لگا جان و دل سے   ہوئے دونوں جیسے حقیقی برادر

فصل علیہ و بارک وسلم

مواخاہ فرما چکے جب پیمبر   تو حضرت علی نے بھی پوچھا یہ آکر

مواخاہ[2] کس سے مِری ہے مقدّر   کہا آپ تو ہیں ہمارے برادر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضورؐ نے ایک انصار اور ایک مہاجر کو بُلا کر بھائی بھائی کا رشتہ قائم فرمایا' اور انصار نے اپنی زمین' دولت مکان سب آدھا آدھا دے دیا' حتیٰ کہ دو عورتوں میں سے ایک عورت کو طلاق دے کر اپنے مہاجر بھائی کو دے دی تھی۔

[2] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخاة فرما دی تو حضرت علیؓ نے دریافت فرمایا کہ میری مواخاہ کس کے ہمراہ ہوگی۔ اس کے جواب میں حضورؐ نے فرمایا کہ آپ تو دین اور دنیا میں ہمارے بھائی ہیں، آپ کو کسی اور کی مواخاہ کی ضرورت نہیں ہے' سبحان اللہ (ترمذی شریف صـ ۲۷۵، مشکوٰہ شریف صـ ۹۱۰) معاون مرتب

حصہ پنجم

تمہید

وصال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت کا مژدہ تو تم سُن چکے ہو　　　جو تھی رحمتِ عام دونوں جہاں پر

بیانِ وصال و علالت بھی سُن لو　　　مصیبت جو اتری تھی اہلِ زماں پر

فصل علیہ و بارک وسلم

جب اعلانِ تکمیلِ دین ہو چکا تھا　　　جب اِتمامِ نعمت ہوا مسلمیں پر

ہوا فرض تبلیغِ حق کا.... جو پورا　　　عمل جب ہوا عام شرعِ متیں پر

فصل علیہ و بارک وسلم

وہ جب سورۂ فتح[2] بھی کر چکی تھی　　　نبی کے اشاراتِ رحلت اُجاگر

زباں رہتی تر۔ ذکر و شکرِ خدا سے　　　تو دل ذوق دیدارِ حق سے منور

فصل علیہ و بارک وسلم

نبوت کا تھا شغل...... ذکرِ الٰہی　　　نبی وقف[3] شکرِ خداوند اکبر

رفیق العلیٰ کا سدا وِرد رہتا　　　عبادات[4] میں رہتے مشغول اکثر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] ابوداؤد - [2] صحیح بخاری تفسیر اذا جاء...... پارہ عم - [3] سفر ابن عقیل [4] صحیح بخاری شریف

بسر یونہی ہوتا...... رہا یہ زمانہ گذرتے رہے روز و شب یونہی اکثر

کہ ناگہ مشیت کا پیغام پہونچا کہ تشریف لائیں قریب اب پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

سلنہ یازدہ ہجرتِ پاک نبوی بتاریخ انیس [19] صفر المظفر

وہ جب پردہ نصف شب ڈھل چکا تھا نبی فاتحہ پڑھکے آئے جو گھر پر

فصل علیہ و بارک وسلم

ابتدائے علالت وصالِ نبوی

اچانک مزاج اپنا ناساز پایا یکایک گراں ہوگئی طبع اطہر

یہ باری تھی میمونہ[1] کی، بدھ کا دن تھا کہ حضرت نے پکڑا علالت کا بستر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضورؐ قبرستان بقیع میں اکثر فاتحہ پڑھنے جاتے تھے۔ ایک دن واپسی پر طبیعت بھاری ہوگئی۔ چند دنوں بعد بخار تیز ہوگیا۔ یہ خدا کی مرضی تھی کہ دوسروں کو شفا دینے والا خود بیمار تھا۔ گیارہ دنوں تک حضورؐ نماز پڑھاتے رہنے۔ ایک دن عشاء کی نماز کے وقت غش آگیا۔ تین بار یہی حالت ہوئی۔ حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو امامت دے دی۔ یہ بہت بڑا شرف تھا کہ حضورؐ کی جگہ کوئی امامت کرے مگر یہ اشارہ تھا کہ میرے بعد امامت ابوبکر کی ہوگی۔ صحابہ یہ کیفیت دیکھ کر رونے لگے۔ تو حضورؐ بھی ابوبکرؓ کے برابر آکر بیٹھ گئے۔ اور نماز پوری کی گئی۔

ہوئی ابتدائے علالت یہیں سے — یہی دن بنا وقتِ رحلت کا منظر

مگر اس علالت میں بھی پانچ دن تک — نبھاتے رہے آپ معمول اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

مرض میں ہوئی پانچویں دن جو شدت — تو آئے حضورؐ عائشہؓ کے مکاں پر

علالت سے تھی اس قدر ناتوانی — کہ لائے علیؓ اور عباسؓ جا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

نمازِ جماعت کی اہمیت

رہی قوتِ آمد و رفت جب تک — نمازیں پڑھاتے تھے مسجد میں جا کر

نماز آپؐ نے آخری جو پڑھائی — وہ مغرب تھی، رومال سے باندھ کر سر

فصل علیہ وبارک وسلم

۱؎ صحیح بخاری شریف ذکرِ وفات، ۲؎ حوالہ نمبر ۲ سے

وصال سے پانچ دن پہلے حضورؐ نے فرمایا کہ ہم سے پہلے ایک قوم ایسی گذری ہے کہ اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔ تم لوگ میری قبر کے ساتھ ایسا نہ کرنا۔ خدا یہود اور نصاریٰ پر لعنت فرمائے۔ پھر دعائیں فرمائیں کہ اے اللہ میری قبر کو بت خانہ مت بن جانے دیجئے گا، پھر فرمایا، دیکھو میں نے تم لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کر دیا ہے، میں تبلیغ کر چکا۔ اے اللہ آپ اس کے گواہ ہیں،

(معاون مرتب)

بوقتِ عشا جب ہوا کچھ افاقہ　　جماعت کی خاطر ہوئے آپ مضطر

تو پوچھا کہ آیا ہوئی ہے جماعت　　کہا سب نے ہے انتظار پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

تو حضرت نے پانی لگن میں منگایا　　جو چاہا کہ مسجد میں جائیں نہا کر

ولیکن پئے غسل اٹھنا جو چاہا　　تو غش آگیا اور نہ جا پائے اٹھکر

فصل علیہ و بارک وسلم

ہوا ہوش جب پھر وہی بات پوچھی　　جوابِ صحابہ ...... وہی تھا مکرر

تو پھر غسل فرما کے چاہا کہ اُٹھیں　　مگر غش کے باعث پھر اٹھنا تھا دوبھر

فصل علیہ و بارک وسلم

یونہی تیسری بار جب ہوش آیا　　ہوا حسبِ سابق یہ ارشادِ اطہر

کہ باقی ہے یا ہو چکی ہے جماعت　　کہا سب نے ہے انتظارِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

تو اک بار پھر غسل فرما کے اُٹھے　　مگر رہ گئے غش سے مجبور ہو کر

ہوا جب افاقہ تو تھا..... حکم نبوی　　پڑھائیں نماز آ کے صدیق اکبر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ ارشاد سُن کر کہا عائشہ رضؓ نے | کہ دل ہے ضعیف انکا اے میرے سرور
بھلا ان میں ہوگی کہاں تاب اتنی | کہ رہ جائیں قائم، مقام نبی پر

فصل علیہ و بارک وسلم

مگر تھا دوبارہ بھی ارشادِ عالی | پڑھائیں نمازیں ابو بکر..... جا کر
بڑھے آگے صدیق..... پھر امتثالاً | پڑھاتے رہے تین دن تک برابر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہیں سے مزین بنائے گئے تھے | نبی کی خلافت سے صدیق اکبر
امامت یہ جاری رہی تین دن تک | ہوئے سترہ وقت کل جن کے گن کر

فصل علیہ و بارک وسلم

حضورؐ کی آخری وصیتیں

وصیت میں پھر آپ نے تین باتیں | صحابہ سے ارشاد فرمائیں کھل کر
کہ دیکھو عرب میں کہیں کوئی مشرک | نہ رکھنا اقامت پذیر اب کہیں پر

فصل علیہ و بارک وسلم

لہ و لہ و لہ صحیح بخاری شریف باب الامامت جلد اوّل صفحہ ۹۴۔

سفیروں کی یونہی مدارات کرنا — کہ ہے وقت میں میرے جیسے مقرر

یہ دو بات راوی کو تھیں یاد کہتے ہیں — نہ تھی تیسری یاد ..... راوی کو یکسر

فصل علیہ وبارک وسلم

اسی دن مزاج مبارک[1] نبی کا — کچھ آیا نظر ظہر کے وقت بہتر

تو بھروائیں پھر آپ نے سات مشکیں — کیا غسل اور آئے مسجد کے اندر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر ضعف حضرت کو اتنا تھا جس سے — علیؓ اور عباسؓ ..... لائے پکڑ کر

نماز ظہر کی جماعت کھڑی تھی — امامت میں آگے تھے صدیق اکبر

فصل علیہ وبارک وسلم

جو آہٹ ملی رحمتِ دو جہاں کی — تو تھا کتنا ایمان افروز منظر

لگے ہٹنے بو بکرؓ..... آہستہ پیچھے — کہ فرمائیں آکر..... امامت پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر رک گئے آپ کے روکنے پر — کھڑے رہ گئے پھر جہاں تھے وہیں پر

بہ مشکل بڑھے آپ سوئے مصلّی — گئے بیٹھ پھر..... داہنی سمت جاکر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] صحیح مسلم شریف

ابوبکر تھے اقتدائے نبی میں		امامِ صحابہ تھے صدیق اکبر

حبیبِ خدا کی امامت تھی گویا		رفاقت میں تھے پھر رفیقِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

پسِ ظہر پھر...... آخری ایک خطبہ		دیا آپ نے صحنِ مسجد کے اندر

ضروری وصایا پہ جو مشتمل تھا		سراہے گئے جس میں صدیق اکبر

فصل علیہ وبارک وسلم

حضرت فاطمہؓ سے حضورؐ کی آخری سرگوشی

علالت کے دوران کا ہے یہ قصہ		کہ حضرت نے خود فاطمہ کو بلاکر

کہی کان میں کوئی بات انکے ایسی		کہ اشکوں سے دختر کی آنکھیں ہوئی تر

فصل علیہ وبارک وسلم

ازاں بعد پھر کوئی بات ایسی کہدی		جسے سن کے ہنسنے لگیں نیک دختر

جو پوچھا یہ راز عائشہؓ نے تو بولیں		کہ پہلے یہ فرما رہے تھے پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

مری اس علالت میں ہے موت مضمر ۔۔۔ اسی میں ہے وقتِ جدائی مقرر

غم افزا یہی جملہ ثابت ہوا تھا ۔۔۔ میں رونے لگی تھی یہی بات سُن کر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر جب سنا میں نے حضرت کے منہ سے ۔۔۔ کہ مجھ سے مِلو گی ..... تمہیں پہلے آکر

تو یہ مژدہ اتنا مسرت فضا تھا ۔۔۔ کہ میں ہنس پڑی[1] ناگہاں کِھل کِھلا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

علالت کا تھا سلسلہ یونہی جاری ۔۔۔ مرض کے شدائد تھے ۔ قائم برابر

کبھی ڈھانپ لیتے تھے روئے مبارک ۔۔۔ ہٹاتے کبھی روئے انور سے چادر

فصل علیہ وبارک وسلم

اسی حال میں حضرت عائشہؓ نے ۔۔۔ سُنا ۔ یوں کہ ہوتا ہے ارشادِ سرور

یہود اور نصاریٰ پہ لعنت خدا کی ۔۔۔ جو معبد بناتے ہیں قبرِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] صحیح بخاری و مسلم شریف ذکر وفات

حضورِ پرنور کی آخری سخاوت

اسی شدت کرب میں یاد ..... آیا — کہ دینار کچھ بچ گئے ہیں مکاں پر

تو فرمایا پھر عائشہؓ سے ..... کہ بولو — وہ دینار رکھے ہیں تم نے کہاں پر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

انھیں جا کے خیرات اسی وقت کر دو — ملوں گا خدا سے میں بدظن نہ ہو کر

ہوئی حکم سنتے ہی ..... تعمیلِ فرماں — ہوئے مطمئن آپؐ یہ بات سُن کر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

حضور اکرمؐ کا آخری لطفِ طبع

وداعِ نبوت سے اِک روز پہلے — پلائی جو چاہی دوا سب نے مِل کر

نہ تھی چونکہ تلخی ..... دوا کی گوارہ — تو پینے سے منکر ہوئے آپؐ کھل کر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

مگر جب ہوئی غش میں غفلت سی طاری — دوا ڈال دی سب نے پھر منہ کے اندر

پسِ ہوش جب اسکا احساس پایا — کہا سب پئیں یہ دوا خود بھی جا کر

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم

روایات میں تحت اس واقعہ کے اکابر نے بتلا دیا ہے ..... یہ کھل کر

کہ تھا یہ تقاضائے ضعفِ علالت جو اس طرح فرما رہے تھے پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

مگر میرے نزدیک ہے یہ وقوعہ پیمبر کی لطفِ طبیعت کا مظہر

کہ تکلیف حضرت کی بس ظاہری تھی بہ باطن سکونِ دلی تھا ..... میسر

فصل علیہ وبارک وسلم

بہر حال قائم تھی ... یونہی علالت کم وبیش تکلیف ..... رہتی برابر

جو ہوتی تھی شدت تو پانی لگن کا رخِ پاک پر لیکے ملتے تھے اکثر

فصل علیہ وبارک وسلم

بروزِ وصالِ نبوت بظاہر سکوں میں نظر آئی ..... کچھ طبعِ اطہر

تو پھر صبح کے وقت حضرت نے خود ہی نظر ڈالی باہر ..... جو پردہ ہٹا کر

فصل علیہ وبارک وسلم
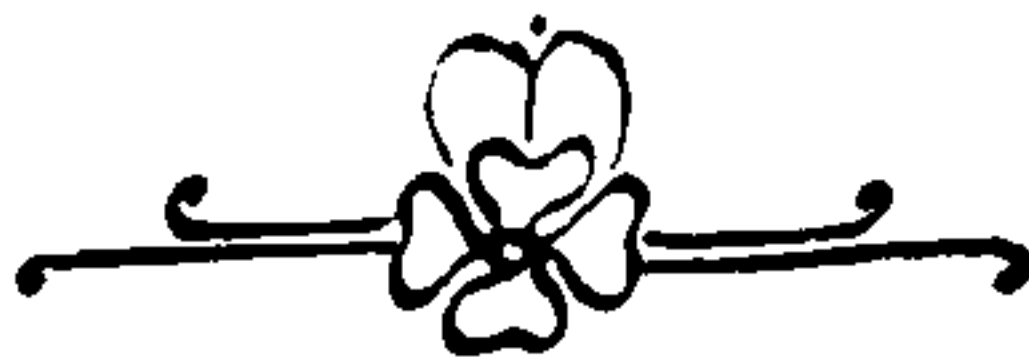
حضورؐ کا آخری تبسم[1]

تو دیکھا کہ دِلدادہ گانِ نبوت
کھڑے ہیں پئے فجر صف بستہ ہوکر

مسرت ہوئی ذات والا کو ایسی
کہ ہنسنے لگے دیکھتے ہی یہ منظر

فصل علیہ وبارک وسلم

جو آہٹ ملی خندۂ مصطفےٰ کی
مسرت کی لہریں گئیں دوڑ سب پر

یہ چاہا ابوبکر نے...... آئیں پیچھے
صفیں ہو گئیں ٹوٹنے کے قریں تر

فصل علیہ وبارک وسلم

اشارے سے حضرت نے پھر آج روکا
ہوئے داخلِ حجرہ...... پردہ گرا کر

مگر ضعف کی انتہا..... آج یہ تھی
کہ فرما سکے تھے..... نہ پردہ برابر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] مسجد نبوی میں فجر کی نماز تیار تھی ۔صفیں لگ چکی تھیں ۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرۂ پاک سے جب یہ منظر دیکھا تو لب مبارک متبسم ہوگئے ، مگر ضعف کے سبب آپ شریک جماعت نہ ہو سکے ۔ حجرہ میں داخل ہو گئے ، پردہ بھی برابر نہ فرما سکے ۔

(معاون مرتب)

صحابہ کو حضورؐ کا آخری دیدار

اَنس ابنِ مالک سے یوں ہے روایت — کہ میں نے نظر کی جو سوئے پیمبر

تو رنگت نقاہت سے تھی صاف ایسی — ورق جیسے مُصحَف کا ہے روئے اطہر

فصل علیہ و بارک وسلم

حضرت فاطمہؓ کی بے قراری

غرض چڑھتا جاتا تھا دن جیسے جیسے — غشی پر غشی ہوتی جاتی ..... برابر

افاقہ تھا کم اور زیادہ غشی تھی — بظاہر نظر آئے ..... بیتاب و مضطر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ تکلیف دیکھی جو خیر البشر کی — تو گھبرا گئیں دخترِ نیک اختر

لگیں کہنے "واکرب اَباہُ" کا فقرہ[1] — دیا آپ نے یہ جواب ان کو سُن کر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] سیدہ فاطمہؓ سے باپ کی بے چینی نہیں دیکھی گئی ۔ بے اختیار رونے لگیں ۔ حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے ان کے آنسو پونچھے اور تسکین دی، پھر نواسوں کو بلایا، پیار فرمایا ۔ ان کی عزت و احترام کی ہدایت فرمائی، پھر حضرت علیؓ کی طلبی ہوئی، وہ آئے؛ مگر پریشان حال ۔ افسردہ و مغموم ۔ حضور پر اب آخری نقاہت طاری تھی ۔ حضرت علیؓ کمرہ سے باہر چلے گئے ۔
حضرت عائشہؓ نے آپؐ کا سر مبارک اپنے زانوئے مبارک پر رکھ لیا تھا (مسلم شریف)

کہ اے بیٹی اب آج کے بعد ہرگز نہ بے چین ہونگے ترے باپ یکسر

مقولہ تھا وہ ..... حضرتِ فاطمہ کا ہوا تھا یہ ارشاد حضرت کا جس پر

فصل علیہ و بارک وسلم

روایت ہے یوں حضرت عائشہ کی کہ صحت میں فرماتے اکثر پیمبر

کہ نبیوں کو ہے اختیارِ اتنا رب سے کہ ہیں موت یا زیست جو سمجھیں بہتر

فصل علیہ و بارک وسلم

کبھی جب یہ فرماتے اے میرے مولا تو ہے سب سے اعلیٰ رفیق اور بہتر[1]

تو میں نے اسی وقت یہ بات سمجھی کہ رب کی رفاقت ہے مطلوب سرور

فصل علیہ و بارک وسلم

آخری مسواک فرمانا

ذرا قبل وقتِ وصالِ نبی سے جو داخل ہوئے ابن بوبکر[1] اندر

لئے عبد رحماں تھے مسواک تازہ تو حضرت نے دیکھا نگاہیں اٹھاکر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضرت عائشہؓ کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر تازی مسواک لیکر خانہ اقدس میں تشریف لائے۔ حضورؐ نے مسواک کرنا چاہا۔ حضرت عائشہؓ نے بھائی سے ایک مسواک لیکر اپنے دانتوں سے کچل کر نرم کرکے حضور کو دیدیا۔ حضورؐ نے مسواک فرمائی۔ پھر فرمایا" الصلوٰۃ الصلوٰۃ و ماملکت ایمانکم (نماز۔ نماز۔ اور غلاموں کے حقوق کا خیال رکھنا) پھر فرمایا۔ اللھم بالرفیق الاعلیٰ (اللہ سب سے اعلیٰ رفیق ہے)

یہ سمجھیں کہ اس وقت خواہش ہے گویا — کہ مسواک فرمائیں سرکارِ اطہر

تو بھائی سے مسواک لی عائشہؓ نے — کیا نرم دانتوں سے اپنے چبا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

دیا پھر اسے بارگاہ ... نبی میں — کیا آپؐ نے مثل صحت کے لیکر

یہ دوشنبہ تھا دوپہر کی گھڑی تھی — قریب اب تھا وقتِ وصالِ پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

اب اسوقت کچھ سانس بدلی ہوئی تھی — لگی ہونے محسوس سینہ میں مرمر[1]

کہ اتنے میں کچھ آپؐ نے لب ہلائے — سُنا سب نے جب کان اپنے لگا کر

فصل علیہ وبارک وسلم

نماز اور غلام کی اہمیت[2]

نماز اور غلام آپؐ فرما رہے تھے — یہ مقصد تھا لازم ہے دو چیز ہم پر

لگن ایک پانی کی ... رکھی ہوئی تھی — ڈبوتے تھے جس میں نبی ہاتھ مل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] طب کی زبان میں سینہ پر بلغم کی آواز کو مُرمُر کہتے ہیں (معاون مرتب)

تری اس سے حاصل جو ہاتھوں کو ہوتی ‏ مَلا کرتے روئے منوّر پہ اکثر

کبھی لاتے منہ تک رِدائے مبارک ‏ ہٹاتے کبھی روئے انور سے چادر

چادر

فصل علیہ وبارک وسلم

وصالِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ اتنے میں انگشت سے اِک اشارہ ‏ کیا دستِ اطہر سے حضرتؐ نے اوپر

کہا تین بار آپؐ نے پھر یہ فقرہ ‏ خدا ہے رفیق و بلند اور برتر[1]

فصل علیہ وبارک وسلم

یہی کہتے کہتے وہ لمحہ..... بھی آیا ‏ کہ نیچے چلے آئے دستانِ اطہر

کھلی آنکھیں تھیں۔ دیکھتی رب کے جلوے ‏ مِلے جا کے مولیٰ سے محبوب[2] داور

فصل علیہ وبارک وسلم

ہوا پردہ پوش آج نورِ نبوت ‏ کہ تھا جس سے اِک ایک ذرہ منوّر

نہ پوچھو کہ کیا حال تھا عاشقوں کا ‏ دلوں میں بپا سب کے تھا غم کا محشر

فصل علیہ وباک وسلم

---

[1] پھر فرمایا "اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیقِ الْاَعْلٰی" (اللہ تعالیٰ سب سے بڑا دوست ہے)

[2] بخاری شریف کتابُ الجنائز باب الدخول علی المیت بعد الموت۔

وصالِ نبوی پر حضرت عمرؓ کی حیرت

تعجب کے عالم میں تھے کُل صحابہ　　یقیں تک نہ آتا وصالِ نبی پر

عمر نے بہ جذباتِ فرطِ تحیّر　　کہا اپنے ہاتھوں میں شمشیر لے کر

فصل علیہ وبارک وسلم

وفاتِ نبی کے لئے[1] جو کہے گا　　اڑا دونگا گردن سے اس کا ابھی سر

غرض اِک عجب عالم کشمکش تھا　　نہ ہوتا تھا کچھ فیصلہ .... آج کھل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

حضرت ابوبکرؓ کی فہمائش

کہ اتنے میں قائم مقام نبوت　　جناب ابوبکر ۔ صدّیق اکبر

جو تشریف لائے تو سب لوگ خوش تھے　　کہ حل ہوں گی اب مشکلات اپنی یکسر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر سے سب کو سکتہ سا پڑ گیا ۔ جاندار جسم بے جان ہوگیا ۔ بی بی فاطمہؓ چیخ پڑیں، بے ساختہ رونے لگیں اور فرمانے لگیں "صبت علی مصائبٌ لو انّھا صبت علی الایام صِرْنَ لیالیا (مجھ پر ایسی مصیبت پڑی ہے کہ اگر دن پر پڑتی تو رات ہو جاتی)

حضرت عمر تلوار لیکر کھڑے ہوگئے کہ جو حضورؐ کو مردہ کہے گا، گردن اڑا دونگا ۔ تب حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ جو لوگ رسولؐ کی پرستش کرتے تھے وہ جان لیں کہ حضور انسان تھے

یہ آئے بڑھے، سوئے نعشِ مبارک نظر اک حکیمانہ ڈالی جسد پر

پڑھی آیت "اِنّکَ مَیِّتٌ" پھر کہا جبہہٗ پاک پر بوسہ دے کر

پیشانی

فصل علیہ و بارک وسلم

کہ شبہہ نہیں ہے وصالِ نبی میں کریں لوگ تجہیز و تکفین..... مل کر

ہوئی مطمئن پوری بزمِ صحابہ کھلی آنکھ سب کی اسی فیصلہ پر

فصل علیہ و بارک وسلم

یہ حکمِ ابوبکر سنتے ہی...... فوراً ہوئے لوگ مصروف غسلِ پیمبر

شرف غسل کا یوں تو سب چاہتے تھے مگر ایسے مجمع میں ممکن بھا کیونکر؟

فصل علیہ و بارک وسلم

غسل کن لوگوں نے دیا اور انصار کی گذارش

علیؓ اور عباسؓ ... وافضلؓ و قیثمؓ . اسامہؓ بھی تھے ساتھ مشغول ہو کر

جب انصار نے پیش کی یہ گذارش کہ ہم بھی ہیں حقدار غسلِ پیمبر

فصل علیہ و بارک وسلم

غسل کہاں دیا گیا

جنابِ علی نے یہ تجویز رکھی کہ دیں غسل حضرت کو محفوظ ہو کر

کواڑ آپنے بند فرمائے پہلے لگے پھر غسل دینے حجرہ کے اندر

فصل علیہ و بارک وسلم

صدیق اکبر کا جواب نفی میں

توصدیق اکبر جواباً یہ بولے نہیں کوئی حقدار حضرت کے اندر

اگر سب کو دیتے رہے ہم اجازت ہر اک کام ہو جائے گا اپنا دوبھر

فصل علیہ وبارک وسلم

اوس ابن خولی کی شرکت

ہوا پھر جو اصرارِ انصار زیادہ تو اوس ابن خولی بھی آئے بُلا کر

یہ انصار تھے اور بدری صحابہ بہت ان کو محبوب رکھتے پیمبر

فصل علیہ وبارک وسلم

غسل دینے کی کیفیت

علی گود میں تھے لئے نعشِ حضرت یہ لاتے تھے پانی پئے غسل اطہر

جو کروٹ بدلتے تھے جسمِ نبی کی وہ عباس اور فضل و قثّم تھے مل کر

فصل علیہ وبارک وسلم

کیا پردہ فضل و اسامہ نے پہلے دیا پھر اسامہ نے پانی جسد پر

یہ سب کام سہ شنبہ[1] کو ہو رہے تھے کہ دوشنبہ تو رہ گیا تھا..... گذر کر

فصل علیہ وبارک وسلم

---

[1] حضرت کا وصال یوم دوشنبہ کو ہوا تھا۔ مگر غسل و تکفین و تدفین سہ شنبہ کو ہوئی تھی (ابن ماجہ۔ مسلم)

تکفین و تدفینِ جسدِ نبوی

نبی کے کفن کا جو جوڑہ تھا پہلے وہ تھی ابن بوبکر کی ایک چادر
بتاتے ہیں راوی یہ چادر یمن کی وہی بعد کو رہ گئی ..... جو اتر کر
فصل علیہ و بارک وسلم

فقط تین کپڑے سفید اور سوتی جو ارضِ سحولی سے آئے تھے بن کر
کفن میں نبی کے ..... یہی کام آئے قمیص و عمامہ نہ تھے جس کے اندر
فصل علیہ و بارک وسلم

ہوئے لوگ فارغ جو غسل نبی سے چھڑی بحث مدفون ہونگے کہاں پر
ہوا اختلاف ایک اس میں بھی پیدا نہ ہوتا کوئی امر قطعی مقرر
فصل علیہ و بارک وسلم

پھر اس وقت بھی جانشینِ نبی نے بہ تائیدِ مولیٰ کہا صاف ..... کھل کر
کہ ہوتا ہے مدفن وہیں انبیا کا جہاں چھوڑ جاتے ہیں وہ جسمِ اطہر
فصل علیہ و بارک وسلم

اسی پر ہوئے متفق سب صحابہ یہی فیصلہ طے کیا سب نے مل کر
کہ قبرِ نبی حجرۂ عائشہؓ ..... میں وہیں پر بنے ..... ہے جہاں جسمِ اطہر
فصل علیہ و بارک وسلم

اب اِک مرحلہ اور یہ رہ گیا تھا — کہ مرقد بنے آپؐ کا کس نہج پر

وہ قبر بغلی — کہ صندوق والی — مدینہ کے یا مکہ کے قاعدے پر

فصل علیہ وبارک وسلم

مدینہ میں مشہور دو گورکن تھے — جو مطلوب تھے بہرِ قبرِ پیمبر

مہارت ابوطلحہ کو تھی جو لحد میں — یونہی بوعبیدہ کو قدرت تھی شق پر

فصل علیہ وبارک وسلم

بڑھی گفتگو جب تو فاروق اعظم — پئے قبرِ نبوی ...... یہ بولے سمجھ کر

کہ دونوں کے پاس آدمی بھیج دیں ہم — جو پہلے پہنچ جائے ..... ہوگا وہ بہتر

فصل علیہ وبارک وسلم

قبر شریف کس نے بنائی اور کیسی بنائی گئی تھی ؟

یہ معقول تجویز سب نے سراہی — گئے دوڑ کر لوگ دونوں کے گھر پر

ابوطلحہ موجود تھے... آئے فوراً — بہ رسم مدینہ بنی قبرِ اطہر

فصل علیہ وبارک وسلم

اٹھائی گئی..... پہلے نعش مبارک — لگے کھودنے قبر بستر الٹ کر

زمینِ لحد چونکہ نم ہو رہی تھی — بچھا اس لئے اس میں حضرت کا بستر

فصل علیہ وبارک وسلم

نمازِ جنازہ کا منظر

سنور جب چکا یہ مبارک جنازہ　　نمازیں ہوئیں پھر یکے بعد دیگر

پڑھی پہلے مردوں نے پھر عورتوں نے　　ادا کی پھر آخر میں بچوں نے آکر

فصل علیہ و بارک وسلم

نہ تھی وسعتِ حجرہ سب کو جو کافی　　جنازہ پڑھا سب نے باری سے جاکر

الگ جاکے پڑھ آتی اک ایک ٹولی　　نہ ہوتی امامت..... کسی کی کسی پر

فصل علیہ و بارک وسلم

نعشِ اطہر قبر مبارک میں کن لوگوں نے اتاری ؟

اب آپ ان کے اسمِ گرامی بھی سُن لیں　　جو اترے تھے نعشِ نبی لیکے اندر

علیؓ[1] اور فضلؓ[2] ابن عوفؓ[3] و اسامہؓ[4] [1]　　یہی چارؓ[2] اصحاب تھے ساتھ مِل کر

فصل علیہ و بارک وسلم

---

[1] حضرت علیؓ حضورؐ کے چچازاد بھائی تھے، فضل ابن عباسؓ دوسرے چچازاد بھائی تھے۔ اسامہ بن زیدؓ حضور کے پروردہ خادم خاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی خاص رشتہ دار تھے۔ (ابوداؤد)

[2] شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خواہش تھی کہ نعش مبارک کا غسل تخلیہ میں ہو۔ زیادہ لوگ نہ آویں۔ ادھر حضرت ابوبکرؓ نے ایک انصاری کے جواب میں فرما چکے تھے کہ حضورؐ کی نعش میں کوئی حقدار نہیں ہے۔ اسی لئے غسل اور تدفین میں گھر کے حضرات شریک رہے تھے۔

(معاون مرتب)

وصالِ نبوی کا دن مہینہ اور سالِ ہجری

ہوا جب غروب آفتابِ نبوت　　سن و ماہ کیا تھے بتا دوں یہاں پر

مگر پہلے اتنا سمجھ لو کہ اِس میں　　روایات ہیں مختلف ان میں اکثر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

مہینہ برس اور دن متفق ہیں　　نہیں ہے کوئی اختلاف انکے اندر

سنہ یازدہ کا..... ربیع نختیں　　دوشنبہ کا دن سب نے مانا ہے مِل کر

فصلِ علیہ وبارک وسلم

مگر گفتگو صرف تاریخ[1] میں ہے　　کہ ہے ایک[1]۔ دو[2]۔ یا کہ بارہ[12]

روایت جو مشہور ہے واقدی[2] کی　　ہے تاریخ بارہ[12] اسی میں مقرر

فَادْعُوكَ یَا رَبِّ بَلِّغْ سَلَامِی

فَصَلِّ عَلَیْهِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

---

[1] ابن اثیر کی روایت ہے کہ دو[2] ربیع الاول [11]ھ میں حضور کا وصال ہوا تھا۔
[2] مگر واقدی نے بارہ ربیع الاول [11]ھ بتلایا ہے اور اسی کو اکثر لوگوں نے صحیح تسلیم کیا ہے۔
(معاون مرتب)

در شان سیدنا حضرت علی

ارشاد نبوی اَنَا مِنْہُ وَاِنَّہٗ مِنّی سے متاثر ہو کر

شاہ مردان ذوالوقار علی — صاحب سیف ذوالفقار علیؓ

مظہر زور بازوئے کونین — مظہر شانِ کردگار ..... علیؓ

گل سر سبد جنت الفردوس — خار قلبِ حقیق نار علیؓ

رونقِ خانۂ رسول اللہ — زینتِ نام چار یار علیؓ

وادیٔ کفر میں خزاں آور — باغ اسلام کی بہار علیؓ

قالع و فاتح درِ خیبر — ظفر و فتح شاہکار علیؓ

شیر و شیدائے رزم ربانی — بزم اسلام کے نگار علیؓ

شان ہے جس کی لا فتیٰ لا سیف — وہ مرے جدّ نام دار .... علیؓ

جانتے بھی ہو مرتبہ ان کا — لو سنو کیا ہے اقتدار علیؓ

ان کا بستر... رسول کا بستر — فاطمہ طلعتِ کنار علیؓ

بہجتِ منکب شہہ کونین — یعنی حسنین یادگار علیؓ

ہیں اسی ذاتِ پاک کے جوہر — ہے یہی باعثِ قرار علیؓ

ان کی الفت سند ہے ایماں کی — دشمنین دیں کی ضرار علیؓ

انا منہٗ و انہٗ .... منی — شاہد عز و افتخار .... علیؓ

رحمتِ حق صدا بود ثاقب — بر ہمہ خرد و برکبار علیؓ

تمت

سید محمد مصلح الدین کاظمی ثاقب

نعشر